قطبِ دائرہ

یعنی

دائرہ حضرت شاہ رفیع الزمان قدس اللہ سرہٗ کے گلِ سر سبد
حضرت شاہ محمد زمان نے، ان کے اجداد و صاحبزادگان
والا تبار کے حالات، نوشتہ جناب مولانا سید شاہ فخر الدین احمد
حکیم بادشاہ

اصل فارسی رسالہ سے ترجمہ

از

شاہ محمد شبیر عطا

58836

کتابت	محمد عرفان القاسمی پینئے پوری
مطبع	نامی پریس نخاس لکھنؤ
	۱۳۹۹ھ
	۱۹۷۹ء

Marfat.com

دیباچہ

از

عزیز گرامی جناب شاہ محمد شبیر عطا صاحب

سجادہ نشین خانقاہ کریمیہ سلون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سنگم کی سرزمین پر

اکبر کے بسائے ہوئے شہر الہ آباد میں اللہ والوں نے بھی اپنے ڈیرے جمائے اور خانقاہی نظام کی داغ بیل ڈالی۔ ان نفوس قدسیہ نے دنیا کے ہنگاموں سے دور انسانیت کی فلاح وبہبود کی خاطر جو

Marfat.com

حصار کھینچے تھے وہ عرف عام میں دائرے کہلائے، الہ آباد کے یہ دائرے سارے ہندوستان میں مشہور ہیں، بروج آسمانی کی طرح ان کی تعداد بھی بارہ ہے، انھیں دائروں میں دائرہ حضرت شاہ رفیع الزمان ہے، اس دائرہ کے بانی حضرت شاہ عبداللطیف قدس اللہ سرہٗ شاہ رفیع الزمان کے جد مادری تھے۔ ابتدا میں حضرت شاہ عبداللطیف دربار اکبری کے ایک اہم رکن اور صوبہ جات بنگال، بہار اور اڑیسہ کے "طرف دار" تھے (مغلوں کے نظام حکومت میں "طرف دار" حاکم اعلیٰ یا جاگیر دار کو کہا جاتا تھا) اسی لیے تذکرہ نگار آپ کو نواب عبداللطیف کے خطاب سے یاد کرتے ہیں، نواب صاحب کی طالع مندی اور فیروز بختی تو دیکھئے کہ بنگال وبہار کی ریاست ترک کر کے دلوں کی شاہی ملی، دربار اکبری چھوڑ کر عارف باللہ حضرت راجو محمد کے دربار کی گدائی نصیب میں آئی۔

نازم بچشم خود کہ جمال تو دیدہ است

حضرت راجو محمد نے ولایت الہ آباد آپ کے سپرد کی، آپ نے اپنے اعزا ورفقا، (مثل مولوی ہدایت اللہ (جد حضرت شاہ رفیع الزمان) سید نظام (نبیرہ شاہ ابوالفتح گیلانی) نیر سید کمال کے جلو میں دریاباد کی جناتی مسجد میں قیام فرمایا، بعد کو یہ قافلہ شہاب الدین پور (دیحیی پور) میں منتقل

Marfat.com

آباد ہوگیا، مخدوم زادگان بخاری نے سید عبدالقادر بخاری و سید نصیرالدین بخاری سے سلسلۂ مصاہرت قائم ہوا (یہ خانوادہ حضرت شاہ عبداللطیف کی آمد سے پہلے مصطفےٰ آباد، دارا گنج میں آباد ہو چکا تھا، دارا گنج کا یہ خاندان الہ آباد کا معزز خاندان تھا ـــــــ بعد کو بھی رشتہ داریوں کا سلسلہ قائم رہا)۔ بیرم خاں خان خاناں آپ کے عزیز سید عبدالقادر بخاری کا معتقد تھا، اس کا نذرانۂ عقیدت ایک فرمان کی شکل میں اب بھی آپ کے خاندان کے ممتاز فرد محترمی جناب سید مظفر حسن صاحب قبلہ سابق وزیر یو پی گورنمنٹ کے ذخیرۂ کتب میں محفوظ ہے،

آپ کے ترک منصب کی خبر جب شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے کانوں تک پہونچی تو اسے اس خبر سے دلی صدمہ پہونچا، اس نے آپ کی خانقاہ کے مصارف کے لئے ایک معافی کا فرمان جاری کیا، لیکن آپ کی ہمت عالی نے اسے قبول نہ کیا، آپ نے بادشاہ کو یہ قلندرانہ جواب دیا۔

وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوعَدُوْنَ

بعد کو یہ معافیاں آپ کے اعزا کے نام منتقل ہوگئیں۔

جہانگیر نے جس زمانہ میں اکبر اعظم کے خلاف بغاوت کر رکھی تھی، اس کا قیام الہ آباد ہی میں تھا، اس نے بھی امیر الامرا، محمد شریف خاں کو

Marfat.com

حضرت شاہ عبداللطیف قدس اللہ سرہٗ کی خدمت میں روانہ کیا تھا، اس واقعہ کی شاہد ایک وصلی ہے، یہ وصلی خطاطی کا شاہکار ہے، آب زر سے لکھی ہوئی اس وصلی پر شریف خان کے دستخط ہیں، اور آخر میں یہ عبارت درج ہے۔

"بشرف قبول حضرت سیادت پناہ میر عبداللطیف مشرف باد"
(یہ وصلی بھی خدا کے فضل سے دست برد زمانہ سے محفوظ ہے)

حضرت شاہ عبداللطیف عرصہ تک مسند رشد و ہدایت پر متمکن رہے، شاہزادہ اورنگ زیب عالم گیر کی عمر کا گیارہواں سال تھا جب حضرت کا وصال ہوا (یہ شاہ جہان کے عہد حکومت کا ابتدائی زمانہ تھا)

"ہائے شیخ عجم" مادہ تاریخ وفات ہے۔

۱۰۳۹

آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے مولانا محمد قائم سجادہ نشین ہوئے آپ کا شمار اس عہد کے مشاہیر علماء میں ہوتا تھا، شاہ صاحب کے قائم مقام و جانشین حضرت شاہ رفیع الزمان قدس اللہ سرہٗ تھے، آپ حضرت کے خواہر زادہ بھی تھے، اور آپ ہی کے نام سے دائرہ مشہور ہوا۔ والد کا اسم گرامی شاہ بدیع الزمان اور دادا کا نام نامی مولوی ہدایت اللہ قادری تھا، شاہ بدیع الزمان بھی شاہ عبداللطیف صاحب کے خواہر زادہ

Marfat.com

اور داماد تھے، شاہان مغلیہ و نوابین اودھ اس خاندان کے مرتبہ شناس تھے۔ شہنشاہِ اکبر و جہانگیر، شاہ جہاں اور اورنگ زیب، نیز فرخ سیر کے فرامین، مولوی ہدایت اللہ، سید نظا، سید لعل، شاہ بدیع الزمان کے نام آتے رہے، امرا عہد مغلیہ میں چین قلیچ خاں (مرید شاہ جہاں)، سید صوفی (مرید عالم گیر)، سید عبداللہ (امیر الامراء)، اور نجبت خان قابل ذکر ہیں ——
آصف الدولہ بھی اس خانوادہ کا قدردان تھا، استغنا و بے نیازی اس خاندان کی مشہور تھی، بادشاہوں اور وزیروں سے دور کا واسطہ تھا، ورنہ جائداد لاکھوں تک پہونچتی، اس کے شاہد وہ فرامین و اسناد ہیں جو وقتاً فوقتاً دربار مغلیہ اور سرکارِ اودھ سے جاری ہوتے رہے۔

محترمی جناب سید مظفر حسن صاحب قبلہ کے ذخیرہ میں سات سو فرامین و اسناد، پروانے اور رقعے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔
(فرامین وغیرہ کا یہ نایاب کلکشن اب الہ آباد میوزیم کی امانت میں دے دیا گیا ہے)۔

اس خاندان کے گل سرسبد حضرت شاہ محمد زمان قدس اللہ سرہٗ تھے انھوں نے اپنے اسلاف کے مانند حکومت و ریاست سے ہمیشہ بے تعلقی برتی اور صحیح معنی میں درویشی اختیار کی، اسی کا ثمرہ تھا کہ ڈیڑھ سو سال تک آپ کے خاندان سے علم منقطع نہیں ہوا، ظاہری وجاہت کا

Marfat.com

یہ عالم تھا کہ بے تاج کے بادشاہ سمجھے جاتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی ایسی دی کہ رشک آتا ہے، سات صاحبزادے تھے، مگر سب لائق فائق اور ممتاز شخصیتوں کے مالک تھے، آپ کے جانشین جناب مولانا سید شاہ فخرالدین احمد عرف حکیم بادشاہ، ہندوستان کے ممتاز ترین علماء میں تھے، وہ اپنے وقت کے میر فتح اللہ شیرازی کہے جانے کے مستحق ہیں، مدرسہ سبحانیہ جس نے اپنی عمر کی ایک صدی پوری کرلی ہے، حکیم صاحب کے مایۂ ناز شاگرد مولوی عبدالسبحان کی یادگار ہے، صوبہ بہار کے مشہور زمانہ عالم مولانا محمد سجاد صاحب کا تعلق اسی سلسلہ سے ہے، دوا بدیں حافظ عباس علی خان (جن کا سلسلہ حیدرآباد دکن تک پہنچا) حکیم بادشاہ کے دست گرفتہ تھے۔ اس کے علاوہ تیرہویں صدی کے بیسوں علماء ومشائخ حکیم صاحب ہی کے نام لیوا ہیں، عہد حاضر کے مشہور مورخ اور تذکرہ نگار علامہ عبدالحی حسنی نے اپنی سدابہار کتاب نزہۃ الخواطر میں (جو ہندوستان کے مشاہیر اور اہل کمال کے حالات میں سب سے مستند ذخیرہ ہے) حکیم بادشاہ کے بارے میں یہ جچی تلی رائے دی کہ

کان اعلم العلماء فی عصرہ
(یعنی آپ سرآمد علماء روزگار تھے)

اسی سے آپ کے علم وفضل کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، تذکرہ علمائے ہند کے مصنف آپ کی طبی مہارت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

Marfat.com

"بوجہ حذاقت وشہرت معالجہ ملقب بہ حکیم بادشاہ شد"
حکیم بادشاہ کے سات بھائیوں میں جناب شاہ محمد حسن اشرف صاحب بڑی خوبیوں کے مالک تھے، حضرت شاہ محمد زمانؒ کے بعد سجادہ نشین آپ ہی ہوئے تھے لیکن موت نے مہلت نہ دی ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

ٹامس ولیم بیل نے آپ کا تذکرہ کیا ہے، فارسی اور ریختہ دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے، اشرف تخلص تھا، ایک دیوان فارسی، نیز مثنوی معدن فیض، مثنوی ترانۂ عشق، ماحرنان اشرف اور منظومہ کیدانی آپ کی یادگار ہیں۔ یہ سب کتابیں عرصہ ہوا شائع ہو چکیں۔

شاہ محمد حسن اشرف کے صاحبزادے شاہ حیدر حسن صاحب تھے جنھوں نے تذکرہ مذاق سخن مرتب کیا ہے۔ یہ تذکرہ ۹۹ سال سے شائع ہو چکا ہے، شاہ حیدر حسن صاحب کے خلف الصدق ملا مظہر حسن تھے آپ حکیم بادشاہ صاحب کے نواسے تھے۔ محترمی جناب سید مظفر حسن صاحب ملا صاحب کے بڑے صاحبزادے ہیں حکیم بادشاہ کے ایک بھائی شاہ علی حسن صاحب تھے، ان کا انتقال ۱۲۷۰ھ میں حجاز مقدس کے راستے میں ہوا اور شہادت کا درجہ نصیب ہوا، ۱۲۷۰ھ میں حاجیوں

Marfat.com

کا ایک جہاز جدّہ کے قریب تہہ آب ہوا تھا، اسی جہاز پر مفتی عنایت احمد صاحب مصنف علم الصیغہ بھی سفر کر رہے تھے، وہ بھی شہید ہوئے۔ خان بہادر مولوی امین الدین احمد صاحب جنھوں نے الہ آباد چوک کی جامع مسجد از سر نو بنوائی تھی، آپ ہی کے صاحبزادے تھے۔ جنگ آزادی میں بھی اس خاندان نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، حکیم بادشاہ کے خلیفہ اور برادر خورد شاہ محمد عباس برطانوی حکومت کے معتوب تھے، انقلاب ۵۷ء میں آپ تحصیل مودہا ضلع ہمیر پور کے تحصیلدار تھے، نواب باندہ کی اعانت کے جرم میں گردن زدنی قرار پائے، گھر بار ضبط ہوا، عباس منزل ویران ہوئی، جائداد نیلام ہو گئی اور جان کے لالے پڑ گئے، عرصہ تک یہ کیفیت رہی، آخر مولوی شکر اللہ صاحب محب الٰہی نے اپنے اثرات سے کام لے کر آپ کی جان بخشی کرائی لیکن معافی اور جائداد واگزار نہ ہو سکی (مولوی شکر اللہ صاحب سر ولیم میور کے استاد تھے) شاہ محمد عباس اس کے بعد عرصہ تک ریاست بھوپال میں معتز عہدوں پر سرفراز رہے۔ آپ کے صاحبزادے شاہ محمد علیم بڑے ذی علم اور نغز گو شاعر تھے۔ اپنے عم نامدار حکیم بادشاہ اور مولانا عبد السبحان سے تعلیم حاصل کی۔ فارسی نظم و نثر دونوں کے نمونے دیکھنے کے لائق ہیں۔ مثنوی "سبع سیارہ" آپ کی یادگار ہے۔ تاریخ گوئی کا ملکہ خداداد تھا، آپ کے قطعات تاریخ انکے شاہد ہیں۔

Marfat.com

فارسی میں آپ نواب عبدالعزیز خاں (از اولاد امجاد حافظ الملک حافظ رحمت خاں) سے اصلاح لی تھی، اردو میں آپ کو میر اعظم علی اعظم الٰہ آبادی سے تلمذ تھا۔

حکیم بادشاہ کے جانشین جناب مولانا حکیم سید شاہ مسیح الدین احمد صاحب الٰہ آباد میں بلا امتیازِ مذہب و ملت بڑی محبوب اور معزز شخصیت کے مالک تھے۔ حکیم مسیح الدین احمد صاحب کے بعد آپ کے فرزند جناب شاہ محمد احسن صاحب سجادہ نشین ہوئے۔ ان کا وصال ابھی حال میں ہوا ہے۔

مشہور صاحب طرز ادیب اور مورخ مولانا مقبول احمد صمدنی بھی اسی خانوادہ سے تعلق رکھتے تھے

ایں سلسلہ از طلاء ناب است

ایں خانہ تمام آفتاب است

حضرت شاہ عبداللطیف صاحب قدس اللہ سرہٗ شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے دربار کو چھوڑ کر جب الٰہ آباد میں فروکش ہوئے تو آپ کے ہمراہیوں میں سید کمال بھی تھے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے انھیں سید کمال کے پوتے جناب حکیم سید احمد علی تھے، حکیم صاحب اپنے وقت کے نامور طبیب ہوئے آپ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے مایۂ ناز شاگرد تھے، حضرت شاہ صاحب کے ملفوظات میں آپ کا نام آتا ہے، حکیم صاحب حضرت شاہ بدیع الزماں

Marfat.com

کے نواسے تھے،

حکیم سید احمد علی صاحب کی اولاد میں جناب حکیم سید شفاء الصمد تھے آپ جناب شاہ نور الحسن صاحب کے نواسے تھے۔

جناب مولانا محمد حسین الہ آبادی کے ارشد تلامذہ میں آپ کا شمار ہے عہ فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شاعری کرتے تھے۔ زبان صاف ہے شاعری میں شائق تخلص تھا۔ مولانا سید شاہ مسیح الدین احمد صاحب سے بیعت تھے آپ نے اپنے پیر و مرشد کی رحلت پر جو قطعہ تاریخ کہا تھا وہ درج ذیل ہے

نورِ مطلق مرشدِ برحق امام العارفین
قبلۂ اربابِ حاجت کعبۂ اہلِ مراد

شاہ مولانا مسیح الدین احمد قادری
نقشبندی سید والانسب عالی نژاد

ہادیٔ راہِ طریقت رہبرِ شرعِ نبی
بحرِ علم کانِ حلم و کنزِ فضل و عقل و داد

شبلیٔ دوراں جنیدِ عصر در کشف و شہود
چوں فلاطون و ارسطو در علاج و اجتہاد

عہ جناب مولانا عبد الحی صاحب فرنگی محلی سے بھی استفادہ کیا تھا۔ ۱۲

ازولِ پاکش ہمہ عالم فراش شد مگر
حب حق عشق محمد مصطفےٰ میداشت یاد
بر یتیمان و مساکین وذوی القربیٰ شفیق
بود عالم باعمل یارب بجنت باد شاد
یوم رحلت چارشنبہ، چار دہ ماہ صیام
وقت رحلت چاشت، سالِ رحلتش مغفور باد

۱۳۳۴ھ

اس خاندان کی تاریخ بہت دلچسپ ہے۔ نزہۃ الخواطر، شمع انجمن، صبح گلشن، نگارستان سخن، تذکرہ علما، حال تذکرہ علماء حدیث نیز اور نیشل بائیوگرافکل ڈکشنری میں اس خاندان کے مشاہیر کے حالات نظر آتے ہیں۔ خاندانی کتابوں میں تذکرہ مذاق سخن، مثنوی شجرۃ العارفین اور مثنوی سبع سیارہ، ارمغان عثمان شاہی اور تاریخ امروہہ سے بھی خاندان کی تاریخ جھلکتی ہے۔ فرامین واسناد کا قابل قدر ذخیرہ بھی موجود ہے اس سے بھی تاریخی کڑیاں مل سکتی ہیں۔ خوش قسمتی سے دربگی محل کے کتب خانہ میں جناب مفتی محمد نعیم صاحبؒ کی فرمائش پر لکھی ہوئی ایک بیاض دستیاب ہوئی یہ بیاض دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں حضرت شاہ محمد زمان اور ان

Marfat.com

کے اسلاف کے حالات ہیں، دوسرے حصہ میں حکیم بادشاہ جناب مولانا حکیم سید شاہ فخرالدین احمد صاحب کے ابتدائی حالات انھیں کے قلم سے درج ہیں۔ یہ دونوں حصے حکیم بادشاہ نے غالباً جناب مفتی صاحب رح کی فرمائش پر لکھے تھے۔ یہ بیاض اس عہد کے مذاق کے مطابق فارسی میں لکھی گئی تھی، محترمی جناب سید مظفر حسن صاحب قبلہ کی فرمائش پر میں نے اس بیاض کو اردو میں منتقل کیا ہے، ترجمہ بامحاورہ ہے، حتی الامکان سلیس اردو میں مفہوم ادا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس ترجمہ کو میں عزیزان گرامی سید نورالعین اشرف عرف نور میاں اور سید نجم الحسن نجمی کے نام معنون کرتا ہوں۔

حکیم بادشاہ صاحب کی بیاض کا ترجمہ "قطب دائرہ" کے نام سے شائع ہو رہا ہے، الفت الہ آبادی کی مثنوی "شجرۃ العارفین" اور شاہ محمد علیم صاحب کی مثنوی "سبع سیارہ" اور قطعات تاریخ کا انتخاب بھی ایک مجموعہ کی شکل میں شائع ہو رہے ہیں۔ مثنوی "شجرۃ العارفین" اور اس کے مصنف شاہ محمد علی الفت الہ آبادی کا تعارف بھی کراتا چلوں۔

الفت کے حالات مجھے محترمی جناب سید مظفر حسن صاحب کے ذریعہ معلوم ہوئے۔

منشی محمد علی الفت الہ آبادی، احمد پور اسردلی پرگنہ چائل کے رئیس

Marfat.com

تھے۔ عرصہ تک ریاست بھوپال میں تحصیلداری کے فرائض انجام دیتے رہے شاعری میں حضرت شاہ غلام اعظم الہ آبادی متخلص بہ اعظم کے شاگرد تھے اور بیعت انھیں حضرت شاہ محمد حسن اشرف سجادہ نشین حضرت شاہ محمد زمانؒ سے تھی۔ جناب شاہ حیدر حسن صاحب نے اپنے تذکرہ ذاق سخن میں الفت کو رشک فردوسی وانوری لکھا ہے، واقعی وہ آستانہ شاہ رفیع الزماں کے فردوسی تھے، اور شجرۃ العارفین ان کا "شاہ نامہ" ہے۔ شجرۃ العارفین میں جو زبان استعمال کی گئی ہے وہ متقدمین شعرا فارسی کی زبان سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ چند نمونے صاحبان ذوق کی خدمت میں پیش ہیں۔

یہ مثنوی سلاست اور روانی میں بے مثل ہے۔ شعریت کی داد نہیں دی جاسکتی۔

اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ محمد حسن اشرف کی مدح میں فرماتے ہیں۔

سعادت خانہ زادِ گوہر او
سیادت زیر فرق انور او

ریاضت را از و سرمایۂ ناز
افاظلت ناز پرورده در او

بچشم اہل بینش بہ ز اکسیر
نماید جلوہ با خاک در او

بسر داران بزم شعرا امروز
نمی یابم کسے را ہمسر او

فصاحت را از و تا زہ و تفاخر
بلاغت باشد ادنیٰ چاکر او

بفرحت می برد جانِ حزیں را | معانی ہائے اشعارِ تر اُو
ہماناں نالہ موزوں کردنش را | شدہ عشقِ حقیقی رہبرِ اُو
بیک دم سر کشد صد شعلۂ طور | ز انوارِ ضمیرِ انورِ اُو
بباتا دی کسی را ز اتو نہ بگزید | کہ بودہ خضرِ معنی رہبرِ اُو
فلک بودی خجل از پستیٔ خود | اگر دیدی مقامِ برترِ اُو
بس اے الفت مقامِ خود نگہدار | کجائی تو کجا شانِ وفرِ اُو

حکیم بادشاہ صاحب کی مدح کس شان سے کی ہے۔

جبینش پُر از نورِ فضل و کمال | سہی سرو از جوئبارِ جلال
طریقت مآب و شریعت پناہ | بملکِ فضیلت یکی بادشاہ
چو با فخر رازی و از بو علی | وہم نسبتش باشد از جاہلی

جناب مولانا حکیم سید شاہ مسیح الدین احمد صاحب سجادہ نشین کی مدح میں فرماتے ہیں۔

حذاقت ہویدا از جبینش عیاں | ملقب شدہ با مسیح الزماں
بگویند اورا حکیمِ ہمام | کہ بر ذاتِ اُو گشت حکمت تمام
بہ تشخیص اُو بسکہ نازد دوا | کہ بردستِ او کرد بیعت شفا

الٰہ آباد کی تعریف میں چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

دیارِیکہ آبادیش از الٰہ است | ز بس شہرہ ہائیش بہر شہر ہاست

Marfat.com

زمینش ہمانا کہ زرنگ سماست — سوادش تو گوئی کہ مینو فضاست
بسہ جانبش بحرہای جزیل — روانند چوں چشمۂ سلسبیل
بنام الہ است آبادیش — زوادی ایمن ہمیں وادیش

یحیٰی پور اور خانقاہ **شاہ رفیع الزماں** کے بارے میں فرماتے ہیں۔

دریں شہر فرخ بسمت جنوب — زمینی بسی زندہ و جای خوب
کہ یحیٰی چو باپور سازیم ضم — شود صاف نام محلہ علم
دریں خاک پاک آن ولایت پناہ — بنا کرد کیوان نشان خانقاہ

مثنوی شجرۃ العارفین ۱۲۸۳ھ میں تصنیف ہوئی اور ۱۲۹۶ھ میں طبع ہوئی تقریباً ایک صدی سے زیادہ عرصہ ہوا اس کی اشاعت دوبارہ نہ ہوسکی۔

حضرت الفت الہ آبادی خانوادہ حضرت شاہ رفیع الزماں کے معتقد، مداح اور ثنا خواں تھے اس لیے ان کی یادگار میں اس کتاب کو دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔ الفت ہی کی زبان میں اس دیباچہ کو ختم کررہا ہوں۔

بدانی تو دانائے سر نہاں — کہ ایں مقبلان ترا مدح خواں
نہ از بہر دنیای دوں گفتہ ام — نہ بہر نمود و نموں گفتہ ام
ہمیں مدعا دبس کہ اے کردگار — طفیل ہمہ با بروز شمار
بخدمت پسندیش آزاد کن — بمقبولی خدمتش شاد کن

آخر میں

اپنے پاکستانی اعزا سے درخواست ہے کہ وہ شاہ محمد علیم الہ آبادی کی کلیات کی اشاعت کا مژدہ سنائیں،

شاہ صاحب کا دیوان پاکستان میں موجود ہے۔ سردست ان کی مثنوی، سبع سیارہ اور قطعات تاریخ کا انتخاب اشاعت کیلئے دیا جارہا ہے۔

شاہ محمد شبیر عطا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً مُصلیاً وَّمسلماً

بزم قادریہ کے صدر نشین حضرت شاہ محمد زماں قدس سرہٗ جن کی ذات سرچشمۂ فیض اور جن کا دل آئینۂ حقیقت تھا، سرآمد روزگار عارفان زماں تھے، حضرت والا کا سلسلۂ نسب چند واسطوں سے حضرت زید ابن امام حسن علیہ السلام تک پہنچا ہے۔

آپ کی ولادت ۱۱۷۲ھ میں ہوئی، خدا کے فضل سے اس خاندان عالی شان کا نسب اب بھی محفوظ ہے، آپ کے اجداد ہمیشہ مسند نشین فقر رہے۔ استغنا اور بے نیازی کو اپنا شعار بنایا، آپ کی خانقاہ کے مصارف کے لئے آپ کے بزرگوں کو شاہان مغلیہ نے بڑے بڑے حاصل علاقے بطور نذر پیش کئے تھے، مگر چند ہی مواضعات جن سے بسر اوقات ہو سکے، قبول فرمائے گئے، یہ مواضعات میرے عہد طفولیت میں باقی تھے بعد کو یہ علاقہ بھی برطانوی حکمرانوں نے ضبط کر لیا۔ صرف ایک گاؤں جس کی آمدنی بارہ سو روپیہ سالانہ ہے، باقی رہ گیا۔ اس کی آمدنی حضرت والا کے فرزندوں کے مصرف

Marfat.com

میں ہے، حضرت والا کی قرابت حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین بخاری کے خانوادہ سے ہے، حضرت مخدوم کی نسل سے جناب سید محمد نصیر الدین وجناب سید عبدالقادر سب سے پہلے الہ آباد تشریف لائے اور مصطفےٰ آباد میں جسے دارا گنج کہتے ہیں قیام پذیر ہوئے، دارا گنج الہ آباد کے قلعہ کے قریب واقع ہے، اس زمانہ میں یہاں غیر مسلم زیادہ تھے، حضرت مخدوم جلال الدین بخاری کے ان دونوں ورثا (یعنی سید نصیر الدین صاحب وسید عبدالقادر صاحب) نے غیر مسلم سرکشوں کو زیر کرکے ان کے عبادت خانے مسمار کر دیئے، یہیں اپنی بود و باش اختیار کی اور یاد الٰہی میں مصروف رہ کر زندگی گذار دی، ان کے ورثا کی بود و باش ہنوز اسی محلہ میں ہے۔ میری والدہ کا تعلق بھی اسی خانوادۂ عالیہ سے ہے۔

حضرت والا اخلاق ومروت کے پتلے اور تقویٰ اور پرہیزگاری میں ممتاز تھے، فیاضی اور سیر چشمی آپ پر ختم تھی، بارہا ان آنکھوں نے یہ منظر دیکھا ہے کہ سائل آیا اور حضرت خاصہ پر ہیں فوراً آپ نے کھانا اُسے بھجوا دیا یا کسی فقیر نے کپڑے مانگے آپ نے اس کو ملبوس خاص عطا کر دیا۔ ایسے عالم میں یہی ہوتا تھا کہ خود حضرت نے اپنی رات فاقہ میں گذار دی اور لباس کے بغیر کسی گوشہ میں آرام کیا آخر جب میری والدہ محترمہ دوسرا لباس تیار کرکے لائیں تو آپ اُسے زیب تن فرما کے برآمد ہوتے، اکثر ایسا ہوا کہ موسم سرما میں کسی ضرورت مند کو لحاف

Marfat.com

توشک بخش دیا اور خود دالان کے بینچ پر دے اوڑھ کر رات گزار دی۔

میرے حضور کے مزاج میں مروت بہت تھی۔ ایک بار آپ کے ملازم حسن علی نے اپنی تنگ دستی کا تذکرہ کیا آپ نے اسے پانچ روپے عنایت کئے اور فرمایا کہ یہ روپیہ کسی تجارت میں لگا دو، اس کے منافع سے اپنا کام چلاؤ۔ چند سال بعد میاں حسن علی اصل مع منافع ہضم کر گئے، آپ کو جب واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اس سلسلہ میں ان سے کسی قسم کی باز پرس نہیں کی، اس سے بھی زیادہ سننے کے لائق یہ ہے کہ آپ اس روپیہ کی زکوٰۃ بھی مستقل ادا کرتے رہے، میں نے عرض کیا آپ پر زکوٰۃ واجب نہیں تو جواب میں کیا خوب فرمایا۔ اگر اسی بہانے عزیمت پر عمل کرنے کا موقع مل جائے تو سبحان اللہ، پھر حسب حال یہ شعر پڑھا۔ ع کار بر رخصت بود حیض رجال

یعنی رخصت پر عمل کرنا کم ہمتوں کا شیوہ ہے۔

واقعی یہ شعر حضرت والا کے حسب حال ہے ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر　　گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

طبیعت انصاف پسند واقع ہوئی تھی، آپ ہمیشہ حق و صداقت کے خواہاں رہے، ہر کام میں خواہ دینی ہو یا دنیاوی سچائی کا خیال رہتا، نماز ہمیشہ خضوع وخشوع سے ادا کرتے۔ تعدیل ارکان کا زیادہ خیال فرماتے۔ کسی کو اگر بدلی سی نماز پڑھتے دیکھ لیتے تو فرماتے۔ میاں نماز اطمینان سے پڑھو، مرغوں کے

Marfat.com

چلنے کا انداز کوئی اختیار کرتا ہے تو خدا کی شانِ بے نیازی اس منظر کو نفرت کی نظر سے دیکھتی ہے ۔ میرا ذاتی تجربہ اور برسوں کا مشاہدہ ہے کہ حضرت والا نے نماز عجلت اور روا روی میں کبھی نہیں پڑھی ، ہمیشہ تعدیل ارکان کا خیال رکھا ، کسی کو بُرا نہیں کہا ، کوئی بات ایسی نہیں کہی جو کسی کو ناگوار ہو یا جس سے کسی کا دل دکھے ، شاید ہی کسی سے بہت ناراض ہوتے تو اسے صرف مرغ مصلی کہہ دیتے یعنی نمازی مرغا ، تقوے اور پرہیز گاری کا یہ عالم تھا کہ کہیں سے اگر کوئی عمدہ اور ذائقہ دار چیز تحفہ میں آتی تو آپ قبول کرنے سے پہلے دریافت فرماتے کہ یہ جائز ہے یا نہیں ۔ جب اطمینان ہوتا تب اُسے نوش فرماتے ۔ اکثر اسی موقعہ پر فرماتے تھے ۔

" دریں راہ اکل حلال و صدق مقال می باید " یعنی فقر و درویشی میں لقمہ حلال کو بڑا دخل ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لحن داؤدی عطا فرمایا تھا قرآن شریف اس خوش الحانی سے پڑھتے کہ راہ چلتے مسافر ٹھہر جاتے ، آپ کا معمول تھا کہ فجر کے بعد اشراق تک ذکر و شغل میں مصروف رہتے اشراق کی نماز آستانہ کی مسجد میں پڑھتے (یہ مسجد شاہراہِ عام سے قریب واقع ہے) نماز کے بعد تلاوت قرآن مجید فرماتے ، اس تلاوت کے اشتیاق میں مسجد کے نیچے ہندو اور مسلمانوں کے ٹھٹ لگ جاتے اور دیر تک آپ کی قرأت سننے کے لئے ہمہ تن گوش رہتے ، چاشت کی نماز تک یہ سلسلہ

S8836

Marfat.com

رہتا آپ، یہ نماز ہمیشہ سنت کے مطابق (تقریباً دس بجے) پڑھتے۔
حدیث شریف میں آیا ہے کہ چاشت کی نماز اس وقت ادا کرنا زیادہ بہتر ہے جب اونٹ کے بچوں کے پیر ریگستان کی تپش سے جلنے لگیں۔
چاشت کے بعد خاصہ تناول فرماتے اور کچھ دیر قیلولہ فرماتے، حدیث شریف میں قیلولہ کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ زوال سے پہلے بیدار ہوتے۔ حوائج سے فارغ ہو کر نماز فیٔ زوال ادا کرتے اور اس نماز کے فضائل جو حدیث شریف میں آئے ہیں، اکثر بیان فرماتے، اس کے بعد ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ ذکر جہرا اور مراقبہ فرماتے، نماز ظہر جماعت کیساتھ پڑھتے، ظہر کے بعد اگر طالب علم ہوتے تو انھیں درس دیتے ورنہ بزرگانِ دین کے سبق آموز قصے سناتے۔ اس موقعہ پر اگر کوئی ملنے والا موجود ہوتا تو اس سے بڑی خوش دلی سے ملتے اور اس درجہ التفات فرماتے کہ اس کا دل حضرت کی محفل سے ہٹنے کا نہ چاہتا۔ ایسا بھی ہوتا تھا کہ آنے والوں میں غیر مسلم بھی ہوتے، آپ ان سے بھی اخلاق سے پیش آتے، اگر کوئی طالب علم یا خاص عزیز نہ ہوتا تو آپ ذکر میں مشغول ہو جاتے یا کبھی مراقبہ فرماتے، عام طور پر یہ مراقبہ قلبی ہوتا، درود شریف کا بھی خاص التزام تھا، کم از کم ہزار بار درود شریف کا یومیہ معمول تھا، عصر تک یہ سلسلہ رہتا، عصر کی نماز باجماعت پڑھتے، پھر وہی ذکر کا سلسلہ مغرب تک جاری رہتا۔ کبھی کبھی مغرب کی

Marfat.com

نماز آخر وقت، عشاء کی نماز اول وقت ساتھ پڑھتے مگر ایسا موقع کم آتا تھا عصر کے بعد اگر خاصہ تیار ملتا تو مسرت کا اظہار کرتے فرماتے تھے عصر کے بعد کھانا تہجد کے لئے بہت مفید ہے، عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر فرماتے "سلطان اللیل شدم" (یعنی اب یہ رات میری ہے) عشاء کے بعد جلد استراحت فرمانے کا معمول تھا۔ میری عمر سات سال تھی یا شاید آٹھ سال کی، صحیح یاد نہیں۔

بہرحال مجھے یہ شرف حاصل تھا کہ میں اس وقت حضرت ہی کے بستر پر سوتا تھا میں نے بارہا دیکھا کہ حضرت آدھی رات کے بعد بیدار ہوتے، طہارت خانے جاتے پھر خشوع وخضوع سے تہجد پڑھتے، میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ حضرت والا نے دیکھتے دیکھتے نماز کی نیت توڑ دی، چند قدم آگے بڑھے اور جلتے ہوئے کسی کو اپنے سامنے سے ہٹا کر باواز بلند لاحول ولا قوۃ پڑھا اور پھر نیت باندھ لی، بارہا ایسا ہوا میں حضرت کی خدمت میں رہتے رہتے کچھ بے تکلف ہو گیا تھا اسی لئے میں نے دریافت کیا۔ حضور والا یہ کیا قصہ ہے۔ فرمایا، میں کیا کروں مجبوراً ایسا کرنا پڑتا ہے۔ ایسا ہوتا ہے کہ نیت باندھتے وقت شیطان ایک شعلۂ آتشیں میرے سامنے لاتا ہے اور مجھے نماز کی نیت توڑ کر اسے ہٹانا پڑتا ہے،

تہجد کے بعد کچھ دیر آرام فرماتے، سحر کے وقت آپ کی گریہ وزاری اور راز ونیاز کا منظر دیکھنے کے قابل ہوتا۔

Marfat.com

؎ آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ"

حضرت والا نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس وقت یہ دعا پڑھا کرو" اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ واستر عیوبی ولا تخزنی فی الدنیا والآخرۃ انك علیٰ كل شیءٍ قدیر۔"

سپیدہ صبح جب نمودار ہوتا، آپ تازہ وضو کرتے، پھر بچوں کو نماز کے لئے اٹھاتے اور پھر خود جماعت کے ساتھ صبح کی نماز ادا فرماتے ہوز عشق آپ کے خمیر میں تھا۔

سنا ہے خاک سے تیری نمود ہے لیکن   تیری سرشت میں ہے کوکبی و مہتابی

ابتدا میں آپ نے بڑے مجاہدے اور ریاضتیں کیں ان ہی ریاضتوں کی بدولت آپ مدارج عالیہ پر سرفراز ہوئے، آپ کو حضرات قادریہ (یعنی حضرت محی الدین غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی) کے سلسلے کے بزرگوں سے جو نسبت تھی وہ اظہر من الشمس ہے، آپ مجاہدہ کے درجہ سے مرتبہ مشاہدہ پر پہونچے۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا   ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

ذکر و شغل سے آپ کو فطری مناسبت تھی اور شاید یہی وجہ تھی کہ آپ باقاعدہ علوم ظاہری کی تعلیم نہ حاصل کر سکے، فقہ اور دینی مسائل سے آپ کو پوری واقفیت تھی۔ باوجود اس کے جب آپ علوم و معارف بیان فرماتے تو بڑے

Marfat.com

بڑے علما رشک کرتے۔ میں نے بار ہا مولانا شکر اللہ مدظلہٗ کو (جنہیں حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی سے نسبی تعلق تھا) یہ کہتے سنا کہ اعلیٰ حضرت کے علم کی تھاہ نہیں ملتی، اکثر حضور نے فرمایا اور مطالعہ کے بعد یہ دیکھا کہ تصوف کی اعلیٰ کتابوں میں بھی یہ سب موجود ہے، حالانکہ حضرت نے شاید وہ کتابیں دیکھی بھی نہ ہوں، واقعی یہ حضرت کا تصرف تھا، دیوان حافظ پر آپ کو پورا عبور تھا۔

آپ کی نسبت بڑی قوی تھی۔ گرمیٔ عشق سے آپ کا قلب گویا میخانۂ باطن تھا۔

جائیے کس واسطے اے درد میخانہ کے بیچ
کچھ عجب مستی ہے اپنے دل کے پیمانے کے بیچ

ایک دن ایک فقیر در دولت پر حاضر ہوا۔ بظاہر تو قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا تھا لیکن اس کا مدعا کچھ اور تھا۔ وہ حضرت والا کی نسبت سلب کرکے چلا نا چاہتا تھا۔ اس وقت حضرت والا محل سرا سے برآمد نہیں ہوئے تھے بہرحال مہمان کی حیثیت سے اس کی تواضع کی گئی لیکن اس کی بدبختی کو کیا کہیے کہ اس نے حضرت والا کے باہر آنے پر اصرار کیا حالانکہ آپ اوراد و اشغال میں مصروف تھے، میں نے بھی حضرت سے اس کی سفارش کی، حضرت کو اپنے کشف سے پہلے ہی اسکی باطنی کا علم ہوچکا تھا، اور طبع نازک پر یہ بات گراں گذری تھی،

Marfat.com

میرے اصرار پر آپ برآمد ہوئے اور اس درویش کے سامنے تشریف فرما ہو گئے درویش نے حضرت والا کی مزاج پرسی بھی نہ کی اور دیکھتے ہی مراقبہ شروع کر دیا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت والا کی گرمیٔ نسبت سے اس درویش کی حالت غیر ہونے لگی، اور فرار کی کوشش کرنے لگا۔ ہر چند اسے روکا گیا مگر وہ خدا کا بندہ نہ چلا ہی گیا، اندازہ یہ ہوا کہ اگر وہ کچھ دیر اور ٹھہر جاتا تو حضرت والا اس کی گستاخی کی وجہ سے اس کی نسبت باطنی سلب کر لیتے۔

حضرت والا استدلال کے مقابلے میں وجدان کے قائل تھے، حالانکہ عام رجحان استدلال کی طرف تھا۔ مسئلہ توحید میں آپ کو شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی کی روش زیادہ پسند تھی (یعنی آپ بھی وحدت الوجود کے قائل تھے) میں اس مسئلہ کا تذکرہ آئندہ صفحات میں تفصیل سے کروں گا۔

اب ان کرامتوں کا تذکرہ کرنا ہے جو حضرت سے ظاہر ہوئیں اور اس ضمن میں تصرفات کا بھی ذکر آئے گا۔ یوں تو آپ سے بے شمار کرامتیں ظاہر ہوئیں، مگر میں صرف دو چار ہی کا ذکر کروں گا، یہ سب میرے ذاتی مشاہدے ہیں اور انھیں مجھ سے عمر میں بڑے لوگوں نے بھی دیکھا ہے۔

---

(۱) ایک سہ پہر آپ کی ملازمہ سالن بنا رہی تھی، آپ نے فرمایا بارش ہونے والی ہے۔ ملازمہ نے کہا میاں آسمان پر بادل کا ٹکڑا نظر نہیں آتا اور نہ

Marfat.com

کہیں آندھی کے آثار ہیں ۔ ابھی وہ کہہ رہی تھی کہ فوراً ابر نمودار ہوا اور دیکھتے دیکھتے موسلا دھار بارش ہونے لگی، ہلدی وغیرہ سل سے بہہ کر پانی میں بہنے لگی اور سارا مسالہ صاف ہو گیا۔

(۲)

ایک دن ایسا ہوا کہ موذن نے مغرب کی اذان دی، آپ نے فرمایا آج نماز صحن کے بجائے دالان میں پڑھی جائے اور اندر بھی کہلوا دیا کہ چارپائی وغیرہ ہٹا لی جائیں، نوکروں کو اب بھی پس و پیش تھا۔ لیکن آپ کے حکم کی تعمیل ضروری تھی، آپ تو یہ حکم دیکر نماز میں مصروف ہوئے اور ادھر اس قدر بارش ہوئی کہ جل تھل ایک ہو گئے۔

(۳) میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ ایک بار ساتویں یا دسویں محرم کو حضرت امام حسین علیہ السلام و حضرت امام حسن علیہ السلام کی نیاز کا شربت تیار کیا گیا۔ فاتحہ کے بعد شربت تقسیم کر دیا گیا، کچھ بچ رہا۔ اتفاق سے آپ ادھر سے گزرے آپ کے پیر کی ٹھوکر سے شربت گر گیا، والدہ ناراض ہو کر فرمانے لگیں۔ واہ صاحب آپ نے سارا شربت ہی گرا دیا، اب مجھے دوبارہ تیار کرنا پڑے گا۔ آپ نے ناراض ہو کر جواب دیا، دیکھئے کہیں شربت گرا بھی ہے۔؟

Marfat.com

میرے بھائیوں نے بھی دیکھا اور خود والدہ صاحبہ کو نظر آیا کہ گرا ہوا شربت زمین سے اٹھکر کنستر میں سما گیا

(۴)

قاعدہ ہے کہ اولیاء اللہ کے بھی دشمن ہوتے ہیں، چنانچہ چند حاسدوں نے بلا وجہ آپ کے خاندان والوں پر جادو کرایا، تقریباً دو بجے رات کو آپ نے کشف سے معلوم کر لیا کہ گھر والوں پر سحر کیا گیا ہے، آپ نے چھوٹے بڑے سب گھر والوں کو بیدار کیا، پھر فرمایا کہ با وضو ہو کر میرے قریب آجاؤ۔ سب نے تعمیل ارشاد کی آپ صبح صادق تک قرآن مجید کی آیتیں اور رد سحر کی دعائیں پڑھ پڑھ کر دم کرتے رہے، صبح کی نماز کے بعد فرمایا کہ فلاں شخص نے جادو کیا تھا لیکن خدا کے فضل سے اس کا حربہ کامیاب نہ ہو بلکہ وہ جادو جادوگر کو لے ڈوبا اور اس کی اولاد کے آگے آیا

(۵)

دارا گنج کے راستہ میں ایک محلہ ہے مٹھی گنج حضرت والا جب بھی دراگنج تشریف لے جاتے مٹھی گنج راستہ میں پڑتا وہیں ایک رنگ ساز رہتا تھا۔ اس سے یاد اللہ تھی۔ بد قسمتی سے رنگ ساز برص کے موذی مرض میں مبتلا ہوگیا، آپ نے ایک بار فرمایا - میاں اپنا علاج کیوں نہیں کراتے۔ اس نے عرض کیا غریب پرور یہ تو لاعلاج مرض ہے۔ فرمایا۔ اچھا کسی صاف برتن میں میرے پاس پانی رکھوا دینا

Marfat.com

خاص اس وقت جب میں اشراق کی نماز پڑھتا ہوں، اس نے ایسا ہی کیا، آپ نے آیاتِ شفا پڑھ کر دم کیا، اس غریب نے کچھ پی لیا اور باقی پانی اپنے داغوں پر مل لیا۔ چالیس دن گزرے ہوں گے کہ وہ رنگ ساز خاصہ بھلا چنگا ہوگیا اور اس کے برص کے نشانات ہمیشہ کے لیے مٹ گئے۔

(۶)

ایک سال قحط پڑنے کا اندیشہ تھا بارش نہیں ہوری تھی، اسی زمانہ میں ایک مجذوب جسے لوگ میوہ لال کہتے تھے، عوام دعا کرانے گئے، اس نے پہلے تو ٹالا پھر بولا خدا نے چاہا تو دوشنبہ کو پانی برسے گا، اب کچھ لوگ حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا خدا کی رحمت کے منتظر رہو، انشاءاللہ جمعرات کو بارش ہوگی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا، دوشنبہ کو بوندا بوندی ہو کر رہ گئی اسکے بعد جمعرات کو موسلا دھار بارش ہوئی۔

(۷)

مصطفےٰ آباد جسے عوام دارا گنج کہتے ہیں راجہ ٹکیٹ رائے کے دھرم شالے کے متصل گنگارام نامی ایک ہندو رہتا تھا۔ یہ راجہ ٹکیٹ رائے کے نائب کی اولاد میں تھا۔ ایک بار وہ حضرت کی محفل میں آیا، حضرت نے اس پر ایک نگاہ ڈالی اور وہ شرف باسلام ہوگیا۔ آپ نے اس کا اسلامی نام عبداللہ

Marfat.com

رکھا، شیخ عبداللہ بڑے مرتبہ کو پہونچے، انھوں نے ساری عمر حضرت کے قدموں میں گذار دی، اور اد واشغال جو اس خاندان عالی میں رائج تھے اس کی تعلیم شیخ صاحب کو دی گئی انکا بس یہی مشغلہ تھا کہ شب وروز عبادت اور اذکار واوراد میں معروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں دوبار حج وزیارت کی سعادت عطا فرمائی۔ ایک بار ۱۲۷۵ ہجری میں میرے ساتھ۔ دوسری بار غالباً ۱۲۸۵ ہجری میں تن تنہا۔ تیسری بار بھی ارادہ ہے۔ شاید اس بار ہجرت کا بھی عزم ہے۔ ان کی عمر تقریباً ۷۰ سال ہوگی۔ میرے غریب خانہ پر ہی قیام ہے۔ آپ کا شمار حضرت والا کے جلیل القدر خلفا میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو حج وزیارت کی سعادت نصیب فرمائے۔

(۸)

شیخ عطاء اللہ کٹڑے کے رہنے والے تھے، اور حضرت کے دست گرفتہ، آپ کے خاص نیازمندوں میں ان کا شمار تھا۔ ایک بار انھوں نے عرض کیا۔ پیرو مرشد کیا عرض کروں میرا نام کسی نے مقدمہ میں گواہ کی حیثیت سے لکھا دیا ہے میری طبیعت گوارا نہیں کرتی کہ میں انگریزی عدالت میں جاکر خانۂ شہادت میں کھڑا ہوں آپ کچھ ایسی دعا فرمائیں کہ میرا وہاں کا جانا رک جائے۔ ساتھ ہی ساتھ میں یہ عرض

Marfat.com

کیوں کہ میری عدم حاضری سے مقدمہ پر کوئی خراب اثر نہ پڑے گا۔ اس مقدمہ میں میرے علاوہ دوسرے گواہ بھی ہیں۔ حضرت نے دعا فرمائی آخر کار عدالت نے شیخ صاحب کی حاضری معاف کردی۔

(۹)

میری خاندانی جائداد کا ایک مقدمہ بنارس کی عدالت میں پیش تھا اپنی طرف سے برادر معظم جناب سید شاہ علی حسن مرحوم پیروی کررہے تھے اسی زمانہ میں ایک شب آپ نے مراقبہ سے سر اٹھایا اور تین بار فرمایا خاتمہ بالخیر تیسرے دن بھائی صاحب مرحوم کا خط آیا کہ اللہ تعالیٰ نے مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائی۔ اسی وقت ہم سمجھے کہ خاتمہ بالخیر کا مدعا کیا تھا سچ ہے۔ قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

(۱۰)

ایک بار حضرت مراقبہ سے جیسے ہی فارغ ہوئے، عطر بیز ہوا کا ایسا جھونکا آیا کہ حاضرین محفل درود شریف پڑھنے لگے۔ حضرت شاہ حبیب اللہ محب الہی نے ایک بار اس کرامت کا تذکرہ اپنے مریدوں سے کیا تھا خود مجھے بھی اس کرامت کا علم آپ ہی کے ذریعہ ہوا

(۱۱)

اکثر آپ کے لباس اور پسینے سے خوشبو کی لپٹیں آیا کرتی تھیں آپ

Marfat.com

کی مسند اور کلاہ مجھے تبرکاً ملی تھی۔ جب بھی پٹارا کھولنے کا اتفاق ہوا ہمیشہ خوشبو سے لبریز پایا۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ ان ہی چیزوں کی برکت سے میرا بکس کیڑوں سے خالی نہیں رہا۔

فصل سوم و چہارم ـــ
آپ کی طالب علمی و جانشینی کا تذکرہ

حضرت والا نے اپنی طالب علمانہ زندگی کی ابتدا اپنے والد علام سے کی سب سے پہلے آپ نے حضرت سے قرآن شریف پڑھا۔ پھر دوسرے اساتذہ سے فارسی اور دینیات کا درس لیا۔ حضرت والا کے والد ماجد حضرت شاہ رفیع الدین قدس اللہ سرہ اپنے وقت کے خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ بہت جلد انھوں نے فیصلہ کیا کہ اب خاندانی نسبت منتقل کرنے کا وقت آگیا ان کی ایک نگاہ کیمیا اثر کا کرشمہ اور نسبت اشراقیہ کا یہ ایک جلوہ تھا کہ آپ کا سینہ آئینہ کی طرح چمکنے لگا اور آپ کسی کے جمال جہاں آرا کے نظاروں میں اتنے محو ہوئے کہ دنیا کی ساری لذتیں اس کے آگے ہیچ ہو گئیں۔

بہت جلد آپ نے معرفت و سلوک کے مراحل طے کر لیے، اور عشق حقیقی میں مانند شمع گھلنے لگے۔

Marfat.com

جذب کا یہ عالم تھا کہ دنیا کی ہر چیز ترک کر دی، فقیرانہ لباس اور درویشانہ انداز اختیار کیا۔ لیکن تسکین نہیں ہوئی۔

ع ۔ اک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی۔

اسی عالم میں وطن کو خیرباد کہا، سیاحت اور درویشی اختیار کی بلاکشاں محبت، کوئے یار روند، دریا پہاڑ کی خاک چھانی، جہاں کہیں بھی وجد وحال کی محفل ہوتی کشاں کشاں پہونچتے۔

اسی مستی کے عالم میں لکھنؤ جانے کا اتفاق ہوا۔

ع "مستی بیرم زسرتا پا مرا رندانہ کرد"

ایک روز دور کہیں کوئی کنگریا چکارا بجا رہا تھا، اس نغمہ زار کا آپ پر یہ اثر ہوا کہ آپ ——— مجسم کیف ومستی ہو گئے اور زبان حال سے فرمانے لگے۔

"از کجا می آید ایں آواز دوست"

یہ کیفیت تمام دن رہی کنگریا جہاں جہاں گیا، آپ خود فراموشی کے عالم میں اس کے ساتھ ساتھ رہے۔ اس موقعہ پر یہ شعر آپ کے حسب حال تھا۔ ؎

کسانیکہ یزداں پرستی کنند — بآواز دولاب مستی کنند

بالآخر یہ سفر ختم ہوا، آپ نے پھر وطن کی صورت دیکھی۔ درِ دولت پر

Marfat.com

حاضر ہو کر والد ماجد کے قدموں پر سر رکھدیا۔ اور آپ کے پدر بزرگوار کو حق کا ہر لمحہ یاد خدا میں وقف تھا۔ اور حق کا ہر فعل سرور کائنات کے اسوہ حسنہ کی نقل تھا، آپ کی یہ ادا پسند نہ آئی، انھوں نے آپ سے ساری نسبتیں سلب کرلیں۔ اب کیا تھا، ایک افسردگی کا عالم تھا، وہ سارا جذب و شوق ختم ہو گیا۔ زبان حال سے شکایت کی جس کا جواب ملا ہے

وہ تو ملتا ہے ارے دل کم ظرف　　　تجھ کو ملنے کا حوصلہ نہ ہوا

کچھ دنوں تک یہ کیفیت رہی آخر آپ کے والد ماجد کو آپ کی بیقراری پر رحم آیا۔ اور زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ منزل جاناں قریب ہی ہے چندے توقف کرو اسی زمانہ میں فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعمیل میں آپ کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔ گھر بار کی ذمہ داری آپ کو اٹھانی پڑی۔ یہ سب کچھ تھا مگر خمار اب بھی باقی تھا، اور آپ تشنہ توجہ بدست تھے آخر پیر و مرشد پدر عالی مقام نے دوبارہ توجہ دی۔ وہ ساری نعمتیں اور امانتیں جو اس خاندان عالی شان سے منتقل ہوتی چلی آئی تھیں، آپ کو عطا کردیں۔ چنانچہ آپ کی ذات سے فیض کا وہ دریا جاری ہوا جس کی نظیر نہیں۔

آپ کے جد امجد قدس سرہ کا آپ پر خاص کرم تھا۔ رفتہ رفتہ آپ فنا فی اللہ کے مرتبہ پر پہنچ گئے۔

Marfat.com

ہمت او ہر خرف ذرا او زکنند　　　حکمت او ہر تہی را پُر کنند

حالت یہ تھی کہ رؤیں رؤیں سے آواز نفی واثبات کی سنی جاتی تھی، میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ آخر عمر میں آپ کسی کی گفتگو کانوں کو بند کئے بغیر سن نہیں سکتے تھے۔ میں نے عرض کیا حضور والا اس کا کیا سبب ہے کہ آپ کسی کی گفتگو سنتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے کان بند کرلیتے ہیں، فرمایا ہر وقت میرے کانوں میں صدائے الا اللہ گونجتی رہتی ہے اس لئے کان بند کرنے پڑتے ہیں سہ

سر دیں مارا خبر او را نظر　　　ما دروں خانہ او بیروں در

آپ کی ذات قدس صفات، شمع ازل کا پروانہ تھی آپ نے اپنی ذات کو فنا کردیا تھا۔

اے مرغ سحر عشق زپروانہ بیاموز　　　کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد

آپ کے پیر و مرشد علوم ظاہری میں بھی دخل رکھتے تھے، انھوں نے علم طب پایۂ تخت دلی میں حاصل کیا۔ اور اس میں انھیں ایسا کمال حاصل تھا کہ اس زمانہ میں مسیح الملک آپ ہی کو سمجھا جاتا تھا۔ آپ کا ایک مشہور واقعہ ہے جس سے آپ کی طبی مہارت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ایک بار مریدین اور معتقدین کے جھرمٹ میں آپ اپنی آبائی نشست گاہ پر تشریف فرما تھے　دریائے جمنا سے اشنان کرکے اور اپنے دستور کے مطابق

Marfat.com

پیشانی پر ٹیکہ لگائے ایک ہندو واپس آرہا تھا۔ اتفاق سے وہ آپ کے در دولت سے ہو کے گذرا۔ اچانک آپ کی نگاہ اس کے چہرے پر پڑی آپ نے حکم لگایا کہ گھر پہونچتے پہونچتے یہ شخص زندہ نہ بچے گا جب یہ عجیب وغریب پیشین گوئی آپ نے فرمائی تو اس کو دیکھنے کے لئے دو مریدین نے اس شخص کا پیچھا کیا، خدا کا کرنا کچھ ایسا ہوا کہ وہ شخص گھر کی دہلیز میں داخل ہوا۔ بھیگی ہوئی دھوتی چارپائی پر پھیلادی اور خود چارپائی پر دراز ہوا اور دیکھتے دیکھتے مر گیا۔ ع

اجل کیا ہے خمار بادۂ ہستی اتر جانا

دونوں مرید گھر سے ذرا دور یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ اچانک اس ہندو کی ماں اندر سے آئی اور اپنے لڑکے کو آوازیں دینے لگی۔ مگر اب وہاں کیا رکھا تھا۔ صدائے برنخواست "ماں رو رو کر جان دینے لگی اور اشکوں سے منہ دھونے لگی، دونوں مرید وہاں سے اس خیال سے چلے آئے کہ مبادا اس اچانک موت پر محلہ والے انھیں کو مورد الزام ٹھہرادیں، بہرحال وہ دونوں آپ کی خدمت میں پہونچے اور سارا واقعہ بیان کیا ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دریافت کیا کہ حضور والا ہماری حیرت کو آپ ہی رفع کریں۔ یہ معمہ سمجھ میں نہیں آیا۔ آیا آپ نے یہ پیشین گوئی بحیثیت ایک ولی کے فرمائی یا بحیثیت طبیب کے آپ نے فرمایا کہ اس وقت تو میں نے علم طب کی رو سے یہ بات کہی تھی اس

Marfat.com

اس کی وجہ کیا تھی وہ بھی سنو۔ واقعہ یہ تھا کہ وہ جمنا سے چل کر آیا تھا اور اس کا قشقہ اتنا وقت گذرنے کے بعد بھی خشک نہ ہوا تھا۔ حالانکہ جمنا یہاں سے پون میل ہے میں نے محسوس کیا کہ اس کی حرارت عزیزی ختم ہو چکی ہے۔ جیسے ہی یہ شخص کہیں بیٹھے گا اس کی روح پرواز کر جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آپ کی کرامتیں اگر جمع کی جائیں اس کے لیے دفتر درکار ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے۔ چند کرامتیں صرف اس لئے لکھ رہا ہوں کہ آئندہ نسلوں کے سینہ میں نیک بننے کی امنگ پیدا ہو۔ ع

"گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را"

ایک بار حضرت والا کے مریدین با اخلاص جمع تھے، آپ نے وضو کے بعد دوبارہ وضو فرمایا اور پانی کا آفتابہ لے کر چند قدم چلے جیسے کسی کتے کو ڈانٹ رہے ہیں اور پانی کو اس انداز سے پھینکا جیسے پتھر پھینکا جاتا ہے۔ اس کے بعد تشریف فرما ہوئے کسی کی ہمت نہ ہوئی جو حقیقت حال دریافت کرتا۔ ابھی چند ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کا ایک مرید حاضر خدمت ہوا اور دست بستہ تسلیمات عرض کرنے کے بعد یوں عرض پرواز ہوا کہ اگر سرکار خدا کے حکم سے دستگیری نہ فرماتے تو بھیڑئیے مجھے ہلاک ہی کر دیتے اس وقت حاضرین محفل کو حقیقت حال کا پتہ چلا۔

Marfat.com

(۲) ایک مرتبہ آپ حجرۂ مبارک میں نماز میں مشغول تھے کہ کہیں سے کوئی شامت زدہ چور آگیا۔ خدا کی قدرت جیسے ہی وہ داخل ہوا اس کی آنکھوں کی بصارت زائل ہونے لگی۔ سبحان اللہ گئے تھے چوری کرنے الٹی آنتیں گلے پڑیں۔ آپ نے فرمایا کہو میاں کیا حال ہے۔ اس نے عرض کیا حضور والا میں چوری کی نیت سے آیا تھا۔ یہاں یہ افتاد پڑی دعا فرمایئے میری آنکھوں میں روشنی آجائے۔ آپ نے فرمایا پہلے وعدہ کرو کہ آئندہ میرے گھر میں یا میری اولاد کے گھروں میں چوری نہ ہو گی۔ اس نے صدق دل سے یہ وعدہ کیا۔ آپ کی دعا سے اس کی آنکھوں میں روشنی آگئی۔

آپ نے فرمایا جاؤ اپنی راہ لو

دوستاں را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمناں نظر داری

(۳)

عہد سلطنت نواب وزیر میں عام بدامنی کی بنا پر اقتصادی بدحالی حد سے گذر چلی تھی۔ حکومت کا خزانہ خالی ہو رہا تھا۔ اسی لئے حکومت معافیاں ضبط کر رہی تھی۔ اسی لپیٹ میں حضرت والا کا علاقہ آگیا اُسے بھی سلطنت اودھ نے ضبطی میں لے لیا۔ اور ایک سال آپ کو آپ کے علاقہ سے آمدنی کچھ نہ ہوئی۔ اتفاق سے حکومت کا ایک بڑا عہدیدار دورہ کرتا ہوا الہ آباد پہنچا۔ اور ایک دن صرف حضرت کے جمال جہاں آرا

Marfat.com

کا مشتاق ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ کچھ دیر رسمی باتیں ہوتی رہیں اثنائے گفتگو میں آپ نے شکایتاً فرمایا کیوں صاحب میرا علاقہ بھی حکومت کی ہوس کا شکار ہو گیا۔ یہ کہہ کر جوں ہی اس کے زانو پر ہاتھ رکھا وہ کرسی سے نیچے آگیا۔ (آپ کی عادت تھی کہ گفتگو کے وقت اپنے مخاطب کے زانو پر ہاتھ رکھکر بات کرتے تھے)۔ اس عالم میں آپ نے فرمایا، پروانۂ واگذاری پر دستخط کر دو۔ اس پر آپ کی ایسی ہیبت طاری تھی کہ اس نے سر نہ اٹھایا۔ اسی حالت میں قلمدان طلب کیا ؎

ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست ہیبت حق است ایں از خلق نیست

پروانہ پر اپنے دستخط ثبت کیے۔ پھر حضرت والا سے رخصت چاہی، اور اپنے ڈیرہ پر واپس آیا۔ ماتحت افسروں نے عرض کیا۔ سرکار یہ کیا ماجرا تھا۔ آپ ایک بوریہ نشین فقیر سے کیسے مرعوب ہو گئے۔ حد یہ کہ زمین پر بیٹھ کر آپ نے فرمان پر دستخط کیے۔ اس نے کہا اگر خدانخواستہ حضرتِ والا کے حکم سے سرتابی کرتا تو شیر مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے افسروں نے حیرت سے پوچھا، حضور! شیر! اس نے کہا، تم کیا جانو جس وقت حضرت والا نے اپنی آستین الٹیں اس میں سے دو شیر آموجود ہوئے اور مجھ پر حملہ کرنے کا قصد کیا۔ اس عالم میں سوائے تعمیل حکم کے مجھ سے کچھ نہ بن سکا۔ ابھی دستخط سے فارغ ہوا تھا کہ وہ دونوں شیر نظروں سے غائب

Marfat.com

ہو گئے اور میں دوبارہ کرسی پر بیٹھ سکا۔ ان افسروں نے جو گورنر کے پاس تھے گورنر کے قول کی تصدیق کی ؎

قلندراں کہ بتسخیر آب و گل کوشند بشاہ تاج ستانند و خرقہ می پوشند

حضرت شاہ رفیع الزماں رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلۂ قادریہ اپنے خال محترم حضرت مولانا محمد قائمؒ سے حاصل کیا تھا اور انھوں نے یہ سلسلہ اپنے والد نامدار حضرت مولانا شاہ عبداللطیف سے شروع کیا تھا۔ پورا شجرہ مندرجہ ذیل نقشہ سے واضح ہو سکے گا۔

۱۔ سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،
۲۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ،
۳۔ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام،
۴۔ حضرت امام علی زین العابدینؒ
۵۔ حضرت امام محمد باقرؒ،
۶۔ حضرت امام جعفر صادقؒ،
۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؒ،
۸۔ حضرت امام علی رضاؒ،
۹۔ حضرت معروف کرخیؒ،
۱۰۔ حضرت سری سقطیؒ

Marfat.com

۱۱۔ حضرت جنید بغدادیؒ
۱۲۔ حضرت شیخ شبلیؒ
۱۳۔ حضرت عبدالواحد یمنیؒ
۱۴۔ حضرت ابوالفرح طرطوسیؒ
۱۵۔ حضرت ابوعلیؒ
۱۶۔ حضرت شیخ ابوسعیدؒ
۱۷۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ
۱۸۔ حضرت نجیب الدینؒ
۱۹۔ حضرت شہاب الدینؒ
۲۰۔ حضرت بہاء الدینؒ
۲۱۔ حضرت ابوالفضل صدرالدینؒ
۲۲۔ حضرت خواجہ ابوالفرح رکن الدینؒ
۲۳۔ حضرت جلال الدین بخاریؒ
۲۴۔ حضرت قوام الدین صادقؒ
۲۵۔ حضرت خواجہ قوام الدین عاشقؒ
۲۶۔ حضرت خواجہ مبارکؒ
۲۷۔ حضرت شاہ محمودؒ

Marfat.com

۲۸۔ حضرت سلطان قاسمؒ

۲۹۔ حضرت راجو محمد جونپوریؒ ۳۰۔ حضرت شاہ عبداللطیف

۳۱۔ حضرت مولانا سید شاہ محمد قائمؒ

۳۲۔ حضرت شاہ سید رفیع الزماںؒ (قطب وقت)

حضرت شاہ رفیع الزماں رحمۃ اللہ علیہ کے جد نامدار قطب الاقطاب حضرت مولانا سید شاہ عبد اللطیفؒ نجیب الطرفین سید تھے، آپ کا شمار الہ آباد کے شہرۂ آفاق بزرگوں میں ہوتا ہے۔ شہنشاہِ ہندوستان اکبر اعظم کے عہد میں آپ بنگال کے طرفدار (جاگیر دار) تھے۔ یکایک آپ کی قسمت کا ستارہ چمکا اور تائید غیبی آپ کے شامل حال ہوئی یعنی جونپور کے مشہور بزرگ حضرت راجو محمد کی نگہ انتخاب آپ پر پڑی اور آپ نے ملکہ اشرافیت سے آپ کے آئینۂ دل کو چمکا دیا ؎

شاہ اشرف کہ او ز نیم نگاہ ۔۔۔ خاک را زر کند گدا را شاہ

پیر و مرشد کے فیض صحبت سے حکومت اور ریاست سے طبیعت ہٹی درویشی اور فقیری کا دور دورہ شروع ہوا۔ اور جھی پور میں خانقاہ (دائرہ) کی داغ بیل ڈالی۔

سالہا سال کی ریاضت اور عبادت رنگ لائی۔ آپ کو قطبیت عظمیٰ کا منصب عالی تفویض ہوا۔ صدہا تصرفات اور کرامات آپ سے صادر ہونے لگیں۔

Marfat.com

ع یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

یہ حکایت سننے کے لائق ہے کہ ایک بار ایک غیر مسلم خدمت والا میں حاضر ہوا۔ یہ شخص ہندو مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ اور کیمیا گری اس کا پیشہ تھا۔ چونکہ آپ کی خانقاہ میں مذہب وملت کی کوئی قید نہ تھی۔ اس ہندو کی بھی خاطر ہوئی۔ اور آپ کی فیاضی اور سیر چشمی نے اس کا دل موہ لیا۔ رخصت ہوتے وقت اس نے ایک حقہ ناریل نذر کیا۔ اس ناریل میں اکسیر بھری ہوئی تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا اس میں کیا ہے۔ عرض کیا۔ اکسیر ہے۔ حضور نے اگر شرف قبول بخشا تو ہم چشموں میں عزت افزائی کا باعث ہوگا۔ آپ نے ناریل لیکر دیوار پر مار دیا۔ ناریل دو ٹکڑے ہوگیا۔ اور ساری اکسیر بہہ گئی۔ ہندو نے حیران ہو کر عرض کیا۔ حضور والا یہ قابل قبول نہ تھی تو برباد کرنے سے کیا فائدہ کہ مس خام کو کندن بنانے میں کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ پہلے مس فراہم کی جاتی ہے۔ پھر اسے تپایا جاتا ہے۔ پھر اکسیر کی مدد سے۔ عیار خالص بنتا ہے۔ کسی کے پاس اتنا وقت کہاں ہے اور اس صبر آزما مرحلہ سے کون عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔

ع عاشقی صبر طلب اور تمنا بیتاب

اسکے بعد آپ نے اس ہندو سے ایک مٹی کا ڈھیلا طلب کیا۔ اس نے حکم کی تعمیل کی۔ آپ نے اس ڈھیلے پر نگاہ ڈالی وہ ڈھیلا سونے کا ڈلہ بن گیا

Marfat.com

فرمایا اسے لیجاؤ اور یہ تمہارا زاد سفر ہے۔ ہندو نے قدرت خداوندی کا مشاہدہ کیا۔ حیرت زدہ ہوا اور اپنی راہ لی۔

حضرت سید شاہ عبداللطیف قدس اللہ سرہٗ کی تصنیفات میں ایک مختصر سی کتاب توحید کے موضوع پر آپ کی یادگار ہے۔ اس کتاب کو میرے خاندان کا ہر فرد حرزجاں بنا کر رکھتا ہے۔ خود حضرت والا بھی بجز معتقد خاص یا مرید بااخلاص کے کسی دوسرے کو اس کے دیکھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ یہ کتاب اگرچہ بہت ہی مختصر ہے۔ مگر علمی مشکلات کے حل کرنے کے لئے خضر راہ کا کام دیتی ہے۔

حضرت ممدوح کی شخصیت بڑی بارعب تھی چہرہ سے جلال نمایاں تھا کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ آپ کو نظر بھر کر دیکھ سکے۔ جب آپ مکان تشریف لاتے چھوٹے بڑے دم بخود ہو جاتے۔ ایک بار آپ گھر میں تشریف فرما تھے صاحبزادہ والا قدر مولانا محمد قائم اس وقت دسترخوان پر تھے۔ اتفاق سے آپ کی نگاہ پڑ گئی۔ آپ نے صاحبزادے سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ بیٹے علم کی لذت سے بھی آشنا ہو۔ یہ سنکر صاحبزادے کا حال یہ کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ جواب کیا دیتے خاموش رہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت والا کو منصب سجادگی کی بنا پر خانقاہ میں آئے ہوئے مریدین کی اصلاح و تربیت سے فرصت ہی نہیں ملتی تھی۔ گھر کی خبر کون

Marfat.com

لیتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اولاد کی تعلیم کی طرف توجہ نہ ہو سکی۔ اور جناب مولانا محمد قائم کا بچپن یوں ہی گذر گیا اور جوانی کی سرحدیں شروع ہو گئیں ہنوز آپ زیور علم سے آراستہ نہیں ہوئے تھے۔ صاحبزادہ کی خاموشی نے آگ پر تیل کا کام کیا اور آپ نے انتہائی غصہ کے عالم میں صاحبزادہ کی طرف رخ کیا اور انھیں گرا کر ان کے سینے پر بیٹھ گئے اور مکرر اپنا سوال دہرایا کہ عمر عزیز کیوں ضائع کرتے رہے۔

عزت یوسف ہے یہ وقت عزیز میراں کو رائگاں کھوتا ہے۔ کیا

حضرت والا کے اس قہر کے انداز سے صاحبزادہ کی جان پر بنی تھی اور گھر میں کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ قریب آ کر صاحبزادہ کو چھڑا سکے۔ آخر ایک کنیز نے باہر جا کر مریدوں کے حلقہ میں فریاد کی صاحبو صاحبزادہ کی جلد خبر لو ورنہ آج اعلیٰ حضرت کے ہاتھوں ان کا بچنا مشکل ہے۔ ایک بہت ہی خاص مرید فریاد سن کر خاص محل تک پہونچا بیبیوں سے پردہ کرنے کو کہا حضرت والا کو بڑے ادب سے آپ کے سینے سے ہٹایا۔ اور عرض کیا حضور اب درگذر فرمائیں۔ آئندہ صاحبزادے علم سے بے توجہی نہیں برتیں گے۔ آخر حضرت والا صاحبزادہ کے سینہ سے اترے اور دیوان خانہ جا کر تشریف فرما ہوئے۔ صاحبزادہ کو دیکھا گیا تو نبض چل رہی تھی بہر حال تین دن ایک خاص طریقہ علاج سے ان کے بدن میں گرمی

Marfat.com

پہنچائی جاتی رہی (آرمینیا میں ایک خاص قسم کی گھاس ہوتی ہے جسے پوس کہتے ہیں، ہندوستان میں جیسے آبریشم ہوتا ہے اس گھاس کو کوٹ کر اس کی شاخیں بنا کر مریض کے سینہ اور پیٹ پر باندھتے ہیں چنانچہ آبریشم سے ان کے سینہ اور پیٹ کو محفوظ کر دیا گیا) آخر کار حرارت غریزی اپنے معمول پر آگئی تیسرے دن افاقہ ہوا اور آپ نے اشارے سے پیشاب کرنے کے لیے کہا تیسرے دن پیشاب کرنے کے بعد پھر بیہوش ہو گئے دوبارہ ہوش آنے کے بعد اصل علاج شروع ہوا۔ دل و دماغ کی طاقت کی دوائیں استعمال کرائی گئیں۔ اس واقعے کے تقریباً چالیس دن بعد آپ نے غسل صحت کیا اور طلب علم کی خاطر گھر سے بے گھر ہوئے کتاب بغل میں دابی اور چل دیئے ۔

چلی ہے لے کے فرنگ کے نگار خانے میں بہ شراب علم کی لذت کشاں کشاں مجھکو

.... ہندوستان میں جونپور علم کا مرکز تھا آپ نے بھی وہیں کا قصد کیا وہاں پہنچ کر آپ نے اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کا ثبوت دیا اور بہت جلد آپ کی ذہانت اور قابلیت کے جوہر کھلنے لگے۔ جونپور کے ممتاز ترین علماء میں آپ کا شمار ہونے لگا تھا۔ اگرچہ آپ فارغ التحصیل ہو چکے تھے۔ اور آپ کے اساتذہ آپ سے مطمئن تھے مگر آپ نے درس کا سلسلہ جاری رکھا کچھ نہ کچھ پڑھتے پڑھاتے رہتے آپ

Marfat.com

کے خاص استاد نے بھی آپ سے فرمایا کہ اب تمہیں پڑھنے کی ضرورت نہیں
جب اصرار حد سے بڑھا تو آپ نے جونپور کو خیرباد کہا۔ دہلی پہنچے۔ طالب علم
کی قابلیت کا امتحان اور اس کی سمجھ داری کا بھرم اس عہد کے دستور کے
مطابق محفل مناظرہ میں کھلتا تھا۔ مولانا محترم بھی اس آزمائش سے
گزرے اور سرخ رو ہو کر نکلے۔ دہلی کے بعد لکھنؤ شمالی ہند کا علمی مرکز تھا
فرنگی محل کی دھاک جمی ہوئی تھی۔ آپ نے بھی لکھنؤ کا قصد کیا۔ لکھنؤ کے
مشاہیر علماء سے آپ کے مناظرے ہوئے، خدا کا فضل شامل حال تھا۔
یہاں بھی ہر محفل میں آپ ہی شمع محفل تھے۔ اور آپ ہی کے دستار پر
علم و دانش کی کلغی سجتی رہی۔ کچھ دنوں کے بعد لکھنؤ سے بھی روانگی کا قصد
کیا اور وطن کی راہ لی۔ راہ میں پرگنہ چائل پڑا۔ اسی پرگنہ میں ایک موضع
ہے عالم چند۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ نواب نجف خان بھی وہیں پڑاؤ ڈالے
ہوئے ہیں ۔

منعم بہ کوہ و دشت بیاباں غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت

تھکن کی وجہ سے آپ کو تشنگی محسوس ہوئی۔ نواب صاحب کے ملازم
کو دیکھا کہ خیمہ کے دروازے پر کھڑا ہے جا کر پانی طلب کیا۔ اس نے بے اعتنائی
برتی (یا یوں کہیے رعونت دکھائی) پانی کو ترسایا۔ آپ پر اس بات کا بڑا اثر ہوا

Marfat.com

اپنی غریب الوطنی اور بے مائگی کا شدت سے احساس ہوا۔ موقع کے مناسب اشعار پڑھکر اپنے جذبات کا اظہار کیا اور آگے بڑھ گئے۔ اشعار ایک تو عربی وفارسی کے تھے، دوسرے بہت ہی پُر اثر تھے۔ اتفاق سے اس وقت نواب صاحب خیمہ کے اندر چہل قدمی میں مصروف تھے۔ نواب صاحب خود بڑے باذوق تھے۔ شعر وسخن کا اچھا مذاق رکھتے تھے اشعار سنکر پھڑک اٹھے، دربان کو حکم ہوا کہ جاکے آپ کو واپس لے آئے۔ لیکن آپ نے تشریف آوری سے انکار کیا۔ اب نواب صاحب نے بنفس نفیس خیمہ سے باہر آکر آپ کو آواز دی اور اپنا انتہائی اشتیاق ظاہر کیا۔ بالآخر آپ جب واپس آئے، نواب صاحب خیمہ کے اندر آپ کو لے گئے۔ ہاتھ منہ دھلوایا، دسترخوان بچھوایا نواب صاحب نے خود بھی آپ کے ساتھ ماحضر تناول کیا۔ دسترخوان اٹھ جانے کے بعد بڑی پر لطف محفل جمی جس میں زیادہ تر علمی مسائل زیر بحث رہے۔ نواب صاحب کا یہ عالم کہ وہ آپ کی ہمہ دانی پر حیران ۔ دل ہی دل میں آپ کی ذہانت وفطانت کی تعریف کرتے اور آپ سے ان کی گرویدگی بڑھتی ہی جاتی تھی۔ نواب جس مسئلہ کو چھیڑتے معلوم ہوتا کہ بس آپ کا یہی موضوع ہے۔ نواب صاحب پہلے ہی گرویدہ تھے۔ اس قابلیت اور ذہانت کو دیکھکر قربان ہو گئے۔ بڑے ادب سے عرض کیا کہ کاش علم وادب کی یہ محفل برقرار رہتی اور آپ یونہی چہکتے

Marfat.com

رہتے۔ اس سے بڑھکر کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے کہ میں بھی آپ کے دامان علم سے فیضیاب ہوتا۔ آپ نے فرمایا۔ مزید قیام میرے لئے ناممکن ہے اس کیلئے والد محترم کی اجازت ضروری ہے۔ نواب صاحب نے اسی وقت سواری کا حکم دیا اور صاحبزادہ محترم کو ساتھ لیتے ہوئے خانقاہ آسمان جاہ حضرت شاہ عبداللطیفؒ میں حاضر ہوئے۔ حضرت والا اس وقت مراقبہ فرمارہے تھے۔ صاحبزادہ صاحب آکر دست بستہ کھڑے ہوگئے ساتھ ہی ساتھ نواب صاحب بھی اسی ہیئت میں کھڑے رہے۔ حضرت والا قدر نے مراقبے سے سر اٹھایا تو صاحبزادہ صاحب کو موجود پایا۔ فرمایا میاں علم دین سے کچھ واقفیت حاصل ہوئی؟ عرض کیا کچھ علمی سوالات کریں خدا کی ذات سے امید ہے غلام ان کا جواب شافی دے گا۔ حضرت والا نے جس مسئلہ کو دریافت کیا صاحبزادہ صاحب نے بڑی شائستگی اور سلیقہ سے جواب دیا۔ کچھ دیر یہ امتحان ہوتا رہا۔ اس کے بعد کا منظر بہت ہی پر اثر تھا کہ باپ نے بیٹے کو گلے سے لگایا۔ پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا

اب آنکھیں ہیں دو دو پہر بند

اس کے بعد فرمایا آپ کی تعریف، صاحبزادہ نے نواب صاحب کا تعارف کرایا ساتھ ہی ساتھ آنے کا مقصد بیان کیا۔ آپ نے یہ سنکر ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

"فرزند فقیر کجا رود، نانِ جوین خوردن و بر زمین نشستن بہ است
که در خدمت سلطاں دست بستہ استادن"!

آپ کا یہ جواب آب زر سے لکھنے کے لائق ہے مطلب یہ ہے کہ اس فقیر بے نوا کا فرزند جگر بند دنیا طلبی کے لئے کہاں جائے گا۔ بادشاہوں کے سامنے دست بستہ کھڑے رہنے سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ جو کی روٹی کھائی جائے اور فرش زمین پر سو کر زندگی کاٹ دی جائے۔

بہر حال آپ نے صاحبزادہ صاحب کو نواب صاحب کے ساتھ جانے کی اجازت نہیں دی۔ نواب صاحب بصد حسرت و یاس رخصت ہوئے۔[1]

حضرت شاہ عبداللطیف صاحب سلسلۂ قادریہ میں بیعت تھے صفائے قلب و نظر کی طرف آپ کی خاصی توجہ تھی۔ اسی طریقہ سے آپ کو فنافی اللہ کا رتبہ ملا۔ آپ یاد الٰہی کے خمار میں ایسے سرشار تھے کہ دنیا کو تج دیا۔ یاد خدا میں ہر چیز سے بے نیاز تھے۔ واقعی ولایت اس کو کہتے ہیں۔ آپ نے ولایت کی ساری منزلیں طے کر لی تھیں۔ بس آپ تھے اور شب و روز کی ریاضتیں اور مشقیں۔ اسی وجہ سے تصنیف و تالیف کی طرف بھی خاص توجہ نہ ہو سکی جیسا کہ گذشتہ سطروں میں لکھا جا چکا ہے۔

صاحبزادہ محترم کی تشریف آوری کو ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ آپ کی علالت کا سلسلہ شروع ہوا اور اسی حالت میں یکشنبہ کا دن تھا

[1] حضرت شاہ محمد قائم کے نام موضع منور ہی کا فرماں معافی نواب نجف خاں ہی کے ذریعہ آیا تھا۔

جب آپ نے یہ خواہش کی کہ تمام عزیز واقارب نیز خلفا وغیرہ قریب آجائیں حکم کی تعمیل ہوئی۔ آپ نے فرداً فرداً ہر شخص کو ملاقات کا موقع دیا پھر یہ ارشاد ہوا کہ چند سانسیں ابھی باقی ہیں۔ میری تمنّا ہے کہ یہ قیمتی لمحے خدا کی یاد ہی میں بسر ہوں۔ دوسرے دن جمعہ تھا نماز کے بعد تقریباً تمام مریدین، معتقدین واعزہ کی باریابی ہوئی۔ آپ کے خاص اعزہ وخلفا موجود تھے اس وقت آپ نے بآواز بلند کلمۂ شہادت پڑھا پھر چادر سر سے اوڑھ لی اور جان جان آفریں کے سپرد کی۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون"

اسی روز خاندانی قبرستان میں اس پیکر روحانیت کی تدفین ہوئی آپ کا وصال جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کی وفات سے پہلے ہوا۔ وفات کی خاص تاریخ یا سنہ ولادت اور سنہ وفات کا علم مجھے قطعی طور پر نہ ہوسکا ...... مگر اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ حضرت کا کتب خانہ آتش زنی میں برباد ہوگیا تھا۔ پرانی خاندانی کتابیں مجھے دستیاب نہ ہوسکیں۔

مندرجہ بالا سطروں میں حضرت شاہ رفیع الزماں قدس اللہ سرہٗ اور ان کے شیوخ کا تذکرہ تھا۔ خود حضرت شاہ رفیع الزماں قدس اللہ سرہٗ کا وصال ۱۲۰۸ھ میں ہوا۔ برادر محترم معلی القاب جناب سید شاہ محمد حسن صاحب نے

Marfat.com

آپ کی تاریخ وفات کہی ہے۔ برادر محترم شاعری میں اشرف تخلص فرماتے تھے۔ تاریخ وفات ملاحظہ ہو۔

رفیع الزماں شاہ عالی مقام بدیع الزمان و سر اہل دید

"حضرت شاہ رفیع الزماں بڑے پایہ کے بزرگ تھے۔ فصاحت و بلاغت میں اپنے عہد کے بدیع الزماں اور سر گروہ اصفیا تھے۔"

زمخانۂ عشق در جام شوق چو او کس مے عشق کمتر کشید

"عشق الٰہی کے میخانہ میں جیسی رندی و سرمستی آپ نے دکھائی اس کی نظیر نہیں۔ شراب وصل کے ساغر جیسے آپ نے لنڈھائے وہ بادۂ شاید کسی کو نصیب ہوئے ہوں۔"

ہمہ دید از بہر دیدار حق چو او عارف چشم گیتی ندید
گذشت از جہاں بر تمنائے وصل چو در گوش خود مژدۂ حق شنید

"آپ کی آخری خواہش وصال الٰہی تھی۔ اسی عالم میں آپ دنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ کیلئے کیا کم فخر ہے کہ آپ نے اپنے کانوں سے مژدۂ خداوندی سنا

بتاریخ آں کرد اشرف چو فکر بگفتم بلے در بہشت آرمید

"میں نے آپ کی تاریخ وفات کے بارے میں غور کیا تو بے اختیار میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ۔ آپ فردوس بریں میں محو خرام ہیں۔"

۱۲۰۸ھ

Marfat.com

پانچویں فصل آپ کی تصنیفات اور آپ کے صاحبزادگان والاتبار

قلندر جز دو حرف لا الٰہ کچھ بھی نہیں رکھتا
فقیہ شہر قاروں ہے لغت ہائے حجازی کا

گذشتہ سطروں میں گذر چکا ہے کہ حضرت والا کو خاص طور سے علوم دینیہ میں مہارت حاصل کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ کیونکہ آپ کے شب و روز عبادت و ریاضت کے لئے وقف تھے۔ اس کے باوجود علوم دینیہ سے آپ کی واقفیت اور دلچسپی برقرار رہی۔ اولاد کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی اور ماشاءاللہ صاحبزادوں میں تقریباً سب ہی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوئے اور علمی دنیا میں آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ حضرت والا کو اللہ تعالیٰ نے سات فرزند عطا فرمائے تھے۔

(۱) حضرت سید شاہ ظہور الحسن مرحوم۔

یہ حضرت والا کے بڑے صاحبزادے تھے اور حضرت سے بیعت بھی تھے۔ آپ کا انتقال ۱۲۷۶ھ میں ہوا۔ آپ کی تاریخ وفات درج ذیل ہے

ظہور الحسن شاہ اہل صفا ۔۔۔ رہے عابد و پاک قدسی نژاد

"جناب شاہ ظہور الحسن صاحب فرشتہ صفت انسان تھے۔ بزرگوں کے زمرہ میں وہ ایک امتیازی حیثیت رکھتے تھے":

بتاریخ بستم زماہ صفر ۔۔۔ بگفتا فلک واصل خلد باد

Marfat.com

۲۰ صفر آپ کے سفر آخرت کی تاریخ ہے۔

سن وصل آنِ واصل ذات حق　　　بگفتا فلک واصل خلد باد

۱۲۷۴

"دربار خداوندی میں آپ کی باریابی ہوئی، زمانہ پکار اٹھا کہ آپکا سالِ وفات "واصل خلد باد" سے برآمد ہوتا ہے"

جناب سید شاہ ظہور الحسن نے تین اولادیں چھوڑیں۔ بڑے صاحبزادے مولوی حافظ سید شاہ احمد حسن صاحب، منجھلے صاحبزادے سید شاہ حسین احمد صاحب اور سب سے چھوٹے صاحبزادے سید شاہ احمد حسین تھے، خدا کے فضل سے ان صاحبزادوں سے آپ کی نسل چلی۔

(۲) حضرت سید شاہ نور الحسن صاحب آپ جناب شاہ ظہور الحسن صاحب سے عمر میں چھوٹے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے بقید حیات ہیں۔ آپ کو خدا نے دو صاحبزادے عطا فرمائے ہیں۔ بڑے صاحبزادے سید شاہ ابن حسن ہیں۔ اور چھوٹے صاحبزادے سید شاہ سراج الحسن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے دونوں کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ ماشاءاللہ دونوں صاحب اولاد ہیں۔

(۳) حضرت سید شاہ علی حسن صاحب۔ جناب سید شاہ نور الحسن کے بعد پیدا ہوئے۔ آپ کو حضرت والا سے بیعت کا شرف بھی حاصل تھا۔ اور علوم دینیہ سے بخوبی واقفیت تھی۔ ساتھ ہی ساتھ دنیاوی علوم میں بھی آپ کو مہارت حاصل تھی۔ برٹش گورنمنٹ میں معزز عہدوں پر آپ سرفراز

Marfat.com

ہوتے رہے۔ سررشتہ داری سے تحصیلداری تک ترقی کی ۱۲۷۶ھ میں جب کہ بلوہ اعظم ختم ہوچکا تھا۔ آپ نے زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کا قصد کیا۔ جدہ کی بندرگاہ کے قریب آپ کا جہاز پہنچا تو وہاں کی پہاڑیوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگیا۔ اس طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہادت کا مرتبہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی خاص صفت فیاضی اور سیر چشمی تھی۔ زندگی زاہدانہ تھی تقویٰ و پرہیزگاری تو خاندانی شعار تھا۔ سلسلہ قادریہ اور نقشبندیہ کے اوراد و اشغال سے اشتغال رہا۔ لطائف ستہ کے مراحل طے کرچکے تھے اور اسم اعظم کا عمل شروع کیا تھا کہ یہ حادثہ پیش آگیا اور آپ سارے خاندان کو سوگوار چھوڑ گئے۔ آپ کے پانچ صاحبزادے تھے۔

۱۔ مولوی سید شاہ امیر الدین احمد

۲۔ مولوی سید شاہ رفیع الدین احمد

۳۔ حافظ سید شاہ رضی الدین احمد

۵۔ سید شاہ معین الدین احمد اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

۴۔ حافظ سید شاہ نظیر الدین۔

Marfat.com

۶۔ حضرت سید شاہ محمد حسن صاحب مرحوم۔

آپ حضرت والا کے مرید..... اور جلیل القدر خلفا میں تھے۔ جب سے پہلے حضرت والا نے آپ ہی کو منصب سجادہ نشینی تفویض کیا تھا۔ ابتدائی تعلیم ختم کرنے کے بعد آپ نے تصوف کو اپنا خاص موضوع بنایا اور اسی میں کمال حاصل کیا۔ ابتدا ہی میں آپ نے صرف نحو اور فقہ نیز فارسی کا کورس ختم کر لیا تھا۔ زہد و تقویٰ میں آپ منفرد تھے۔ دنیا سے بے رغبتی اور دنیا والوں سے بے تعلق بلکہ بے نیازی آپ کی سیرت کے خاص پہلو تھے۔ آپ نے کسی کی ملازمت نہیں کی۔ کثرت سے روزے رکھے، نوافل کا بھی خاص اہتمام تھا۔ ایام بیض (یعنی ہر عربی مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کے روزے بڑی پابندی سے رکھتے تھے۔ اسی طرح ستہ شوال یعنی شش عید کے روزے کبھی ناغہ نہیں ہوئے۔ حدیث شریف میں جن نفل روزوں کی فضیلت آئی ہے۔ ان روزوں کا بھی بڑا خیال تھا۔ شعر و شاعری سے خاص لگاؤ تھا۔ زیادہ تر کلام عارفانہ ہے۔

مندرجہ ذیل تصنیفات اپنی یادگار چھوڑیں۔

(۱) مثنوی معدان فیض (یہ مثنوی نصائح اور اخلاق کے مضامین پر مشتمل ہے) (۲) مثنوی ماہ ریفان (۳) کلام اشرف (نعتیہ دیوان) منظوم کیدانی فقہ میں (۴) دیوان فارسی (۵) علم صرف پر ایک کتابچہ

Marfat.com

خدا کے فضل سے یہ ساری تصنیفات موجود اور دست برد زمانہ سے محفوظ ہیں۔ وحدۃ الوجود کے فلسفہ پر آپ کو عبور تھا۔ وحدۃ الوجود کی تعلیم والد ماجد قدس اللہ سرہٗ سے حاصل کی تھی۔ بارہا جاہ پرست دنیا دار علماء سے آپ نے مناظرہ کیا اور اپنے مسلک کی تائید میں مضبوط دلائل دیے مخالفین دنگ رہ گئے۔ خاکسار کو آپ کی خدمت میں دس سال گذارنے کا شرف حاصل ہے۔ میں نے درسیات سے فارغ ہو کر آپ ہی کا دامن پکڑا اور آپ ہی کے قدموں میں رہ کر مدارج سلوک طے کیے۔ میری عادت تھی اپنے استاذ سے علمی بحثیں کرتا تھا۔ اسی طریقہ سے اپنی تشنگی کم کرتا اور اس کے ساتھ میری معلومات میں اضافہ ہوتا رہتا تھا۔

جناب والا نے منازل تصوف بہت جلد طے کیے۔ فنا و بقا کے راز سے بھی آشنا ہوئے۔ آپ کا یہ مرتبہ تھا کہ آپ کو مشاہدۂ حق کے لئے منطقی دلائل کی مطلق ضرورت نہ تھی، باطنی نسبت بڑی قوی تھی۔ اور اس نسبت کا فیض تھا کہ ماسوا اللہ دل میں کوئی دوسرا خیال سماتا ہی نہ تھا۔ آپ نے اپنی ہستی کو ایسا مانجھا تھا کہ وہ مجسم نور بن گئی تھی خدا کی اطاعت میں لذت آپ کی فطرت ثانیہ...... تھی اور معصیت سے اجتناب قدرۃ آپ کے خمیر میں تھا۔ آپ کی محفل میں خانقاہی آداب کا بڑا لحاظ رہتا تھا آپ شریعت و طریقت میں جامعیت کے قائل تھے۔

Marfat.com

متوسلین اور معتقدین کا آئینہ دل آپ کے پرتو نور سے چمک اٹھتا تھا اور آپ کو یہ میراث اپنے بزرگان سلف سے ملی تھی۔ ان کی محفلوں سے بھی آدمی فرشتہ بن کر نکلتا تھا۔ حضرت شاذو نادر ہی کسی کو مرید کرتے تھے۔ نیکن دو چار خوش قسمت ایسے بھی تھے جنھوں نے آپ سے خلافت حاصل کی اور مرید ہوئے۔ آپ کے خلفا میں شیخ ہدایت اللہ انامی بہت مشہور ہیں۔ یہ شاہ نذر محمد صاحب کانپوری کے بھتیجے ہیں۔ افسوس ہے کہ جناب والا نے اپنی عمر کی صرف چالیس بہاریں دیکھیں ۱۲۶۵ھ میں تپ دق اور سل کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر انتقال فرمایا۔ اور اپنے پروردگار سے جا ملے۔ شیخ محمد قاسم صاحب مرحوم میر منشی محکمہ کلکٹری نے اپنے اس قطعہ سے آپ کی تاریخ وفات نکالی ہے:۔

صوفی صافی کہ بود شاہ محمد حسن	عابد عزلت گزین عارف عرفاں پناہ
عاشق حق حق پرست و مست از جام الست	ساغر وحدت بدست ساقی جاودگاہ
حیف کہ بست و دوم از مہ شعبان بود	رفت بگلگشت خلد وا ازیں بزم گاہ
زود دل درد مند گفت ز روئے الم	سال وصالش ممن واصل ذات اللہ

۱۲۶۵ھ

ممدوح کی یادگار ایک صاحبزادہ ہیں۔ یہ صاحبزادہ بھی اپنے والد نامدار کے نقش قدم پر ہیں۔ ان میں بھی وہ اوصاف ہیں جو ان کے اجداد

Marfat.com

میں تھا ان کا نام شاہ حیدر حسن ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے اور یہ دنیا کی آفتوں سے محفوظ رہیں۔ یہ بھی خدا کے فضل سے صاحب اولاد ہیں۔

(۵) حضرت والا کا پانچواں فرزند یہ خاکسار ہے۔ میرا نام فخر الدین احمد ہے اور عرف عام میں مجھے حکیم بادشاہ کہتے ہیں۔ میں بھی حضرت کا دست گرفتہ ہوں۔ اور سلسلہ (سہروردیہ قادریہ) میں مجھے سجادہ نشینی کا فخر بھی حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک فرزند۔۔۔ حکیم سید مسیح الدین احمد عطا کیا ہے۔ ماشاء اللہ وہ اپنے آباؤ اکرام کے نقش قدم پر ہے علوم ظاہری اور باطنی سے بخوبی بہرہ یاب ہو کر خانقاہ کے مدرسہ میں درس و تدریس کے مشغلہ میں مصروف ہے۔ میرا یہ اکلوتا بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے تا صد و سی سال جلائے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے اور آخرت میں دنیا سے زیادہ اسے سرفرازی دے۔

۶۔ حکیم سید علی حیدر عرف حکیم نواب صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے آپ طبیب حاذق ہیں۔ خدا نے آپ کو دو اولادیں دی ہیں۔ بڑے صاحبزادے (۱) سید شاہ اولاد حسن ہیں۔ یہ بھی صاحب اولاد ہیں (۲) چھوٹے صاحبزادے سید شاہ محمد ظہور ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھیں۔

Marfat.com

۷۔ سید شاہ مولوی محمد عباس صاحب۔

مدتوں آپ نے انگریزی حکومتوں میں رہ کر جلیل القدر عہدے حاصل کیے۔ پیشکاری اور سررشتہ داری سے لے کر تحصیلداری تک ترقی کی مگر انقلاب ۱۸۵۷ء کے بعد سے خانہ نشین ہوگئے۔ اب صرف یادِ الٰہی ہی شب و روز کا شغل ہے اور اوراد و اشغال خاص کر سلسلہ قادریہ کے معمولات کا خاص التزام ہے۔ تقریباً پانچ ہزار درود شریف کے ورد کا روزانہ معمول ہے اور سلسلہ نقشبندیہ میں میرے مرید ہیں۔ لطائف ستہ کی تعلیم لی اور سلطان الذکر یعنی اسم ذات کے عمل کی تحصیل کی مجھ سے مجاز بیعت بھی ہیں۔ ان کی ذات سے سلسلۂ رشد و ہدایت جاری ہے ان کے دو صاحبزادے ہیں۔ بڑے صاحبزادے سید شاہ محمد علیم فارسی کے دبیر ہیں۔ اردو، فارسی دونوں زبانوں میں مشق سخن جاری ہے۔ بے تکلف فارسی نثر لکھنے پر قادر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اولاد سے بھی نوازا ہے۔ دوسرے صاحبزادے سید شاہ محمد یوسف ابھی کم سن ہیں غالباً بارہ سال کی عمر ہے۔ قرآن شریف حفظ کر رہے ہیں۔

چھٹی فصل (آپکے مریدین اور تلامذۂ خاص کا تذکرہ)

میں یہ بات کئی بار لکھ چکا ہوں کہ حضرت والا پر عنفوان شباب میں جذبۂ

Marfat.com

عشقِ حقیقی طاری تھا۔ اس لیے باقاعدہ اور رسمی تعلیم کا موقع نہ مل سکا۔ بھلا دوسروں کو کیا درس دیتے۔ لیکن آپ کے مریدین اور مسترشدین کی تعداد بہت بڑی ہے۔ بعض مریدوں کا تذکرہ گذشتہ اوراق میں کہیں نہ کہیں آچکا ہے۔ آپ کے خاص مریدوں میں شیخ احسان علی صاحب مرحوم تعلقہ دار سید سراواں بہت مشہور ہیں۔ یہ بڑے ذاکر و شاغل اور متقی و پرہیزگار بزرگ تھے۔ شب بیداری اور سحر خیزی ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ یادِ الٰہی میں ہمیشہ اشک ریز رہتے۔ حضرت والا کو بھی آپ سے خاص تعلق تھا۔ اور ہمیشہ آپ ان سے راضی رہے۔ ابھی حال ہی میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔ آپ کے مشہور مریدوں میں شیخ ثابت علی صاحب ساکن سید سراواں بھی ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ ابھی زندہ ہیں۔ ابھی ان کا عنفوانِ شباب ہی تھا کہ حضرت والا کے جلیل القدر خلیفہ سید شاہ محمد حسن صاحب نے اپنی تربیت میں لے لیا۔ وہیں انھوں نے کمالاتِ درویشی حاصل کیے۔ بزرگوں میں ان کا شمار ہونے لگا۔

شیخ نذیر علی صاحب ساکن سید سراواں بھی حضرت کے مریدوں میں قابلِ ذکر ہیں۔ بہت ہی دیندار بزرگ ہیں۔ اور اپنے معمولات پر سختی سے پابند ہیں۔ فرداً فرداً تمام مریدوں کا ذکر میرے لئے باعثِ طوالت ہے اسی لئے چند خلفا و مریدین کے تذکرہ پر اکتفا کرتا ہوں۔

Marfat.com

فصل ھفتم ساتویں فصل

(حضرت والا کا مدفن اور آپ کے وفات کے حالات)

جس سال حضرت والا نے وصال فرمایا خاکسار لکھنؤ میں زیر تعلیم تھا۔ درس نظامی کی تقریباً ساری کتابیں پڑھ چکا تھا صرف مسلم الثبوت کا پڑھنا رہ گیا تھا۔ تعلیمی سال بھی ختم ہو رہا تھا۔ رمضان شریف کی تعطیل ہونے والی تھی۔ اسی اثنا میں برادر محترم سید شاہ علی حسن صاحب مرحوم کا خط کانپور سے میرے نام آیا۔ بھائی صاحب نے مجھے کانپور بلایا تھا چونکہ مجھے کوئی خاص کام نہ تھا، چھٹیاں بھی تھیں اس لئے اس خط کو دیکھتے ہی کانپور پہنچ گیا۔ کانپور میں میرا قیام زیادہ نہ رہ سکا ابھی مجھے آئے ہوئے چند دن ہوئے تھے کہ حضرت کا والا نامہ میری طلب میں صادر ہوا۔ بہ چشم تعمیل ارشاد کی جلد از جلد اپنے کو الہ آباد پہنچایا قدم بوسی کی عزت حاصل ہوئی۔ حضرت والا اس وقت مراقبہ فرما رہے تھے۔ میں جیسے ہی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے آنکھیں کھول دیں۔

بہ شوق دیکھو بس مرگ بھی تجلی نے ٭ کفن میں کھولدیں آنکھیں سنا جو یار آیا

بے ساختہ اٹھ کر میری پیشانی چوم کر زبان فیض ترجمان سے فرمایا

"خوب آمدی کہ ایام فرصت و وقت قلیل ماندہ"

حضرت کے یہ الفاظ میرے لئے سرمایۂ سعادت ہیں میری خوش نصیبی

Marfat.com

کھیے۔ میں نے حضرت والا کے آغوش تربیت میں پرورش پائی تھی۔ کان ان باتوں سے آشنا تھے۔ میرا خمیر ہی ان عاشقان پاک طینت کی محبت سے بنا تھا۔ ہمیشہ سے ان بزرگوں کے عارفانہ اداؤں کا دیوانہ تھا۔ حضرت والا کا اس وقت فرمانا "خوب آمدی" از سر نو میری سرفرازی کا باعث ہوا۔ ورنہ میں تو اپنے کو فراموش کر چکا تھا۔ اس نعمت خداوندی کا شکریہ زبان قلم نہیں ادا کر سکتی۔ رفتہ رفتہ رمضان شریف کا مہینہ گذر گیا میں نے دوبارہ لکھنؤ جانے کی درخواست پیش کی۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ ابھی میری تعلیم مکمل نہیں ہوئی مجھے مسلم الثبوت کا درس لینا ہے۔ فرمایا بیٹے کچھ اور انتظار کرو خدا نے چاہا تو جلد ہی تمہیں رخصت کر دوں گا۔ اتفاق دیکھئے کہ کئی بار میں نے اجازت چاہی اور حضرت والا نے ہر بار ٹھہرنے کیلئے کہا اور آئندہ رخصت کرنے کا وعدہ فرمایا اسی امروز و فردا میں شوال کے بیس دن گذر گئے۔ بیس تاریخ کو مجھے حضوری میں طلب کیا گیا اور ارشاد ہوا کہ لو میاں یہ روپئے تمہارے زاد سفر کے ہیں۔ اب تم سواری وغیرہ کا انتظام کر لو۔ میں نے حسب ارشاد تعمیل کی اور سواری کی تلاش کرنے لگا۔ ابھی میں ان ہی فکروں میں تھا کہ حضرت والا نے ۲۲ شوال کو عصر کے بعد مجھے اپنے حضور میں طلب کیا۔ اسی وقت تفصیل سے وحدۃ الوجود کی بحث سمجھائی اور اس سلسلہ

Marfat.com

میں جو اشکالات تھے انھیں رفع کیا۔ ساتھ یہ فرمایا کہ تم نے چونکہ اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ لہذا اگر کچھ اشکال ہوں تو انھیں میرے سامنے پیش کرو تاکہ میں ان اعتراضات کو بھی رفع کر دوں اگر تم نے خود اپنے علم ظاہر کے ذریعہ ان مسائل کی گرہ کشائی کی تو کامیابی ناممکن ہے۔ اس عقیدہ پر خاص توجہ کرو اور ہمیشہ اس کی گرہ کشائی کی جستجو میں رہو۔ ایک دن ایسا آئے گا جب کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ اور منزل جاناں پالوگے۔ حضرت والا کی اس تلقین نے میرے منطقی ذہن سے اس نظریہ کے خلاف سارے شکوک رفع کر دیئے اور مجھے مسئلہ میں شرح صدر نصیب ہو گیا۔ اسی دن آپ نے فرمائش کی کہ رات کو باجرہ کی کھچڑی پکائی جائے حکم کی تعمیل ہوئی۔ آپ نے گھر والوں کو بلا کر ایک ایک لقمہ خود دست مبارک سے تقسیم کیا۔ اس کے بعد حسب معمول عشاء کے بعد آرام فرمایا تہجد کے وقت بیدار ہوئے، حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر نوافل میں مشغول ہو گئے، نفلوں کے بعد اوراد واذکار کا سلسلہ جاری رہا صبح صادق کے قریب آپ دوبارہ چوکی پر تشریف لے گئے اور وضو کیا۔ وضو کے بعد ہی قلب کا دورہ پڑ گیا۔ پہلے بھی کئی بار آپ پر یہ دورہ پڑ چکا تھا۔ حضرت والا کو جیسے یہ احساس ہوا کہ اب دم واپسیں ہے،

Marfat.com

باآوازِ بلند کلمۂ توحید پڑھنا شروع کیا۔ آواز سے پتہ چل رہا تھا کہ غیر معمولی تکلیف برداشت کر رہے ہیں۔ اب یہ اتفاق دیکھئے کہ بھائی صاحب قبلہ ہمیشہ دیوان خانہ چلے جاتے تھے اور وہیں ذکر و شغل فرمایا کرتے تھے۔ اس دن خلاف عادت محل سرا میں آرام کیا۔ حجرۂ خاص میں نہ جا سکے۔ حضرت والا کے کراہنے سے گہری نیند سے جاگے اور بیتابانہ اپنے کو حضرت تک پہنچایا۔ دریافت کیا کیا مزاج ہے، ارشاد ہوا نزع کا عالم ہے اس وقت میں بجز کلمۂ لا الٰہ کے کسی قسم کی گفتگو نہ کروں گا۔ چنانچہ حضرت والا اور بھائی صاحب قبلہ اللہ اللہ کہتے ہوئے مسہری تک پہنچے جو دالان کے اندر لگی ہوئی تھی۔ بھائی صاحب نے مسہری پر کھڑے ہو کر اسم ذات کا ورد شروع کیا اور حضرت والا جو نہی مسہری کے قریب پہنچے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ یہ دیکھ کر بھائی صاحب قبلہ تڑپتی بے تابی سے میرے پاس پہونچے، مجھے بیدار کیا (اس دن میں دیوان خانہ میں موجود تھا) اور فرمایا محل سرا میں جا کر حضرت والا کو دیکھو کیسی طبیعت ہے میں نے آکر یہ ماجرا دیکھا کہ نبضیں ساقط ہو چکی ہیں۔ اور حضور کا وصال ہو چکا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ـــــ رہے نام اللہ کا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

Marfat.com

حضرت کا وصال ۲۲ شوال ۱۲۵۰ھ کو ہوا اسی روز خاندانی مقبرہ میں اپنے جد امجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔ جنازہ میں ایسا ہجوم کم نظر آیا مجمع کیا تھا انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ بہت سے لوگ اس تمنا میں رہ گئے کہ جنازہ کو کاندھا ..... دیں معلوم ہوتا تھا ہوا میں جنازہ جا رہا ہے۔ یہ آپ کی کرامت تھی ورنہ اتنی غیر معمولی تعداد میں آدمیوں کی شرکت حیرت انگیز ہے۔ لطف یہ ہے کہ اکثریت ایسے لوگوں کی تھی جن کا مجھ سے کوئی تعارف نہ تھا

حضرت والا کی تجہیز و تکفین کے بعد فاتحہ سوم (جیسا ان اطراف میں دستور ہے) کی تقریب میں شریک ہو کر میں نے لکھنؤ کا قصد کیا اور حسب معمول تعلیمی مصروفیات شروع ہو گئیں۔ سلم الثبوت کا درس دوبارہ شروع ہو گیا۔

(صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین)

برحمتک یا ارحم الراحمین

حضرت کی تاریخ وفات حضرت سید شاہ محمد حسن صاحب مغفور نے سپرد قلم کی ہے۔ جو حسب ذیل ہے ؎

Marfat.com

شاه محمد زمان قدوهٔ اهل صفا　　زبدهٔ خاصان حق تبصرهٔ عارفان
صوفی صافی درون پاک ز شرک و ریا　　قطب حقیقت گزین تاج سر مقبلان
مجمع زهد و ورع چشمهٔ جود و کرم　　تارک دنیا و دون شاه ریاضت کشان
هادی راه یقین مرشد تقوی شعار　　باده کش معرفت حضرت شبلی نشان
خسرو ملک فنا مست ز جام بقا　　ذاکر اسمای حق کاشف سر نهان
شوق وصال خدا چون بدلش جوش زد　　بست قریب سحر رخت سفر زین جهان

سال وفاتش خرد از سر افسوس گفت
قبلهٔ اهل وفا رفت بدار جنان

١٢٥٤ھ

ولكن هذا آخر ما اوردته في هذه العجالة
وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم في
الاولى والآخرة،

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خود نوشت سوانح

(حضرت مولانا سید شاہ فخر الدین احمد حکیم بادشاہ)

حضرت اقدس شاہ محمد زماں کے حالات لکھنے کے بعد دل چاہتا ہے کہ کچھ اپنے حالات بھی بیان کروں۔ یہ میری زندگی کے ابتدائی حالات ہیں۔ اللہ تعالیٰ عاقبت بخیر کرے۔

والد ماجد کو خدا غریق رحمت کرے باوجود پیرانہ سالی کے میری تعلیم و تربیت کا بڑا خیال تھا۔ میری خوش قسمتی تھی کہ میں نے ایسے عارف وقت کی آغوش میں آنکھیں کھولیں۔

اولیاء اللہ کی پیاری اور دلکش باتوں سے میرے کان بچپن سے آشنا...... تھے۔ بزرگوں کی محبت کا بیج جو اس وقت بویا گیا تھا وہ آج ایک تناور درخت ہے۔

میری تعلیم کا ڈول کچھ اس طرح ڈالا گیا کہ پہلے مجھے قرآن مجید کے

Marfat.com

کچھ یا حضرت نے لفظاً بلفظاً سبقاً سبقاً پڑھائے ــــ اس طریقہ سے بہت جلد اس قابل ہو گیا کہ بغیر استاد کی مدد کے قرآن شریف آسانی سے پڑھ سکتا تھا۔ ناظرہ قرآن شریف میں نے یوں ہی ختم کیا۔ قرآن شریف پڑھنے کے بعد فارسی کی ابتدائی کتابیں شروع ہوئیں۔ "کریما" اور "مامقیماں" کو میں نے دیکھتے دیکھتے ختم کر دیا۔ اسے حضرت والا کا فیض کہئے کہ یہ کتابیں اس قدر جلد کیسے پڑھ ڈالیں۔ اب گلستاں پڑھنے کی باری تھی حضرت نے عنایت خاص فرماتے ہوئے گلستاں کچھ دن پڑھائی پھر مجھے دوسرے استادوں سے پڑھنے کا حکم ہوا آپ ہی کی شفقت کا نتیجہ تھا کہ انشاء ابوالفضل نیز انشاء طاہر وحید وغیرہ فارسی کی بہترین کتابیں ساتھ ہی صرف و نحو کی بعض مختصر کتابیں پڑھ کر انشاء پردازی کا سلیقہ سیکھا۔ اب میری عمر کا چودھواں سال تھا۔ آغاز شباب ہی میں میری شادی خاندان ہی کی ایک صاحبزادی سے کر دی گئی۔ شادی کو ابھی چھ ماہ ہوئے تھے کہ کچھ زر نقد اور زاد راہ دیکر اعلیٰ تعلیم کی غرض سے بھائی صاحب قبلہ سید شاہ محمد حسن صاحب (یہ حضرت والا کے عالی مرتبت خلفاء میں تھے) کی ہمراہی میں لکھنؤ جانے کا حکم ہوا۔ لکھنؤ اسوقت شاہان اودھ کا دارالسلطنت تھا۔ اور فرنگی محل کی وجہ سے اس کی علمی شہرت دور دور تھی۔ اس علمی سفر میں میرے عزیز دوست حاجی محمد صاحب

Marfat.com

میرے ہمراہ تھے۔ یہ جناب شاہ محمد سیف اللہ محب اللہی کے صاحبزادے تھے۔ لکھنؤ پہنچ کر شیخ میر علی صاحب وکیل سے ملاقات ہوئی۔ میر صاحب مرزا حیدر بیگ کے املاک کے مختار عام تھے۔ انھیں کی کوشش سے یا یوں کہیے کہ ان کے وسیع تعلقات کی بنا پر ایک مکان مل گیا۔ مکان استاذ محترم مولانا مولوی محمد حیدر صاحب مرحوم کی محل سرا کے مقابل تھا۔ اس زمانہ میں میرا زیادہ وقت کافیہ یاد کرنے میں صرف ہوتا تھا آپ اکثر مولانا خادم احمد صاحب کے بنگلے کے دروازہ پر تشریف فرما ہوتے اور مجھے کافیہ سنانے کی فرمائش کرتے تھے۔ میرے دوست شاہ حاجی محمد صاحب سے مولانا کی پرانی شناسائی تھی اسی رشتہ سے آپ مجھ پر بھی شفقت فرماتے تھے۔ جب انھیں میرے تفصیلی حالات معلوم ہوئے تو فرمایا صاحبزادے تو علم کے شوقین معلوم ہوتے ہیں اگر یہ میری محل سرا میں اٹھ آئیں تو کیا کہنا۔ لیجیے میری دلی تمنا بر آئی۔ میری دیرینہ خواہش تھی کہ کاش فرنگی محل میں میرا داخلہ ہو جاتا۔ اس لیے اس پیشکش کو فوراً قبول کر لیا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر مولانا کی قیام گاہ میں ڈیرہ جمایا۔ مولانا نے بھی (خدا ان کی قبر کو ٹھنڈا رکھے) الطاف و نوازش کی حد کر دی۔ میں چاہتا تھا کہ فرنگی محل ہی میں کسی سے شرف تلمذ حاصل کروں۔ اسی جستجو میں شہر کے بیشتر علما کی خدمت

Marfat.com

میں حاضری دیتا رہتا تھا۔ ایک دن ظہر کی نماز کے لئے اس مسجد میں حاضر ہوا جو بیرون فرنگی محل ہے، وہاں مولانا محترم شیخ محمد صاحب ولایتی کا درس ہوتا تھا۔ نحو کی مشہور کتاب مصباح زیر درس تھی ایک صاحبزادے عبدالغفور نامی پڑھ رہے تھے۔ میں بھی ادب سے بیٹھ کر لکچر سننے لگا۔ کسی مقام پر عبدالغفور صاحب اٹکے۔ مولانا نے کئی بار سمجھانے کی کوشش کی مگر صاحبزادے کے پلے کچھ نہ پڑا یہیں سے میری قسمت کا ستارہ چمکتا ہے میں نے اپنی جرأت رندانہ سے کام لیا۔ عرض کیا اگر اجازت ہو تو فدوی کچھ عرض کرے۔ مولانا کو میری جرأت رندانہ پسند آئی۔ ارشاد ہوا کہیے۔ میں نے بڑی قابلیت سے اس مسئلہ کی وضاحت کی اور مالہ و ما علیہ پر اس انداز سے روشنی ڈالی کہ صاحبزادہ کی سمجھ میں سب کچھ آگیا۔ مولانا محترم بیحد خوش ہوئے اور اسی دن سے اسی خاکسار پر خاص توجہ دینے لگے۔ (مصباح پر اس سلیقہ سے تبصرہ کرتا یا نحو کے باریک مسئلے سلجھانا میرے لئے چنداں مشکل نہ تھا۔ میں اس کم عمری میں مصباح پڑھ چکا تھا۔)

اب میں ہر روز باقاعدگی سے جانے لگا۔ کہتے ہیں عشق اور مشک چھپا نہیں رہتا۔ میرے شوق اور والہانہ شغف نے مولانا کو بیحد متاثر کیا

Marfat.com

ایک دن خود ہی فرمانے لگے کہ کیا میرے درس میں شرکت کا ارادہ ہے۔ عرض کیا فدوی کی تمنا ہے۔ فرمایا کل سے میاں عبدالغفور کے اسباق کی سماعت کیا کرو کچھ دن یہی سلسلہ رہا۔ خیر سے عبدالغفور صاحب کچھ کند ذہن واقع ہوئے تھے ان کے دوسرے ساتھی بھی ان سے عاجز تھے اس لئے اب شرح ملا پر لکچر شروع ہو گئے مولانا کے لکچر ، کا کیا کہنا علم کا دریا ناپیدا کنار تھا۔ صرف دو ماہ میں کتاب ختم ہوئی اسی کتاب کو میں نے تبرکاً حضرت مولانا برہان الحق صاحب سے بھی پڑھا جس قدر میں پڑھتا تھا اسے مولانا خادم احمد صاحب کو سناتا تھا۔ اسی طریقہ کو اصطلاح میں تکرار کہتے ہیں ایک دن کسی مسئلہ پر مولانا خادم احمد صاحب اور مجھ سے بحث ہو گئی بحث خالص علمی اور فنی تھی۔ مولانا کے پاس جو دلائل تھے میں انھیں ماننے پر تیار نہ تھا اس طرح مولانا بھی مجھ سے مطمئن نہ تھے اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مولانا خادم احمد صاحب بارہا اپنے حلقۂ احباب میں یہ فرما چکے تھے کہ یہ صاحبزادے علمی مسائل میں مجھ سے مذاکرہ نہیں کرتے بلکہ میرے سامنے باقاعدہ زانوے شاگردی تہہ کر چکے ہیں (حالانکہ یہ خلاف واقعہ تھا میں مولانا کا شاگرد نہ تھا) بہر حال مولانا مجھ سے خفا ہو کر فرمانے لگے آپ کو اپنی قابلیت پر جب اس قدر ناز ہے

Marfat.com

تو مجھ سے مذاکرہ کی کیا ضرورت ہے میں نے کسی نہ کسی طریقہ سے مولانا سے پیچھا چھڑایا۔ اب اس کتاب کے بجائے شرح وقایہ شروع ہوئی، اس کتاب کو میں نے جناب مولانا محمد معین صاحب سے پڑھنا شروع کیا اور بہت جلد یہ کتاب ختم ہوگئی۔

میری تعلیم میں جن علمائے نامدار نے مرکزی کردار ادا کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ درس نظامی کی تقریباً تمام کتابیں خواہ وہ منطق کی ہوں یا ریاضی کی فلسفہ کی ہوں یا ادب کی تفسیر کی ہوں یا علم کلام کی۔ میں نے اخوند صاحب سے پڑھیں اخوند صاحب کو خدا غریق رحمت کرے (بڑے پایہ کے عالم تھے) انھیں مولانا رشید الدین خاں صاحب دہلوی اور حضرت مولانا ظہور اللہ صاحب جیسے یگانۂ روزگار سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ ریاضی کی معیاری کتابیں میں نے مولوی اسمٰعیل لندنی سے پڑھیں۔ فقہ کی آخری کتابیں جیسے ہدایہ وغیرہ جناب مفتی محمد اصغر صاحب اور جناب مولوی ولی اللہ صاحب نے پڑھائیں علم کلام کی مشہور کتاب شرح مواقف کا کچھ حصہ مولانا نعمت اللہ صاحب نے پڑھایا بقیہ کتاب اخوند صاحب نے ختم کرائی۔ حدیث کی سند مولانا حسین احمد صاحب ملیح آبادی نے مرحمت فرمائی میرے عزیز دوست مولانا معین الدین کرڈوی نے اسی زمانہ میں حدیث کی سند

Marfat.com

مولانا ممدوح سے حاصل کی ہے مولانا حکیم اسد علی صاحب سے میں نے فن طب حاصل کیا۔ مطب کا سلیقہ انھیں کے دار الشفاء میں سیکھا

میں نے اپنی زندگی کے دس سال لکھنؤ میں گزارے لکھنؤ اس وقت اودھ کا پایۂ تخت تھا۔ یہ میری زندگی کے سنہرے دن تھے ان کی تفصیل یہ ہے کہ تقریباً پانچ سال مولانا محمد حیدر صاحب کی مجلس میں رہا اور تین سال اس مسجد کے حجرے میں قیام رہا جو مولانا محمد حیدر صاحب کے والد قبلہ کا تعمیر کردہ ہے اور بیرون فرنگی محل واقع ہے نیز دو سال شیخ ارشاد اللہ صاحب تیر انداز کے مکان میں گذرے یہ مکان محلہ پاٹا نالہ میں تھا۔ یہ دس سال میں نے اپنے شفیق اساتذہ کی توجہ سے ضائع نہیں کیے ہر لمحہ کار آمد بنانے میں صرف ہوتا رہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے اپنی محنت کا پھل پایا درسیات (یعنی درس نظامی) پر خدا کے فضل وکرم سے مجھے عبور حاصل ہو گیا۔ اس طویل مدت میں والد قبلہ بھی مجھ سے غافل نہیں رہے ان کی توجہ میری باطنی صفائی پر رہتی تھی۔ جب تک پاکیزگی نفس حاصل نہ ہو امور عالم غیب منکشف نہیں ہو سکتے اور تجلیات عالم بالا پرتو فگن ہو سکتی ہیں۔ یعنی سب سے پہلے انسان کا نیک نفس، پاک طینت ہونا ضروری ہے حضرت اقدس نے ملکہ اشراقیت سے آئینہ کی طرح میرے دل کو صاف کر دیا تھا۔ اس کا

Marfat.com

خاص سبب اکل حلال تھا۔ میرے والد کی اس پر بڑی تاکید تھی حالانکہ خدا کے فضل سے آج تک میں لقمہ حرام سے محفوظ ہوں۔ مگر اسوقت بات ہی کچھ اور تھی۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ سننے کے لائق ہے۔ شیخ اسد اللہ صاحب تیرانداز ایک دن یوں گویا ہوئے کہ خان علامہ تفضل حسین خاں صاحب نائب جناب عالی کے صاحبزادگان کی اگر آپ اتالیقی پسند فرمائیں تو بڑی دولت ہاتھ آئے فضل علی اور اس کے بھائی کو پڑھانا ہے اس کے لئے کچھ وقت دیجیے۔ میں لکھنؤ میں اتالیقی کرتا پھروں یہ مجھے زیب نہیں دیتا۔ سوا میرے دل میں یہ خیال آیا شیخ صاحب کی دل شکنی ہوگی۔ بہرحال دونوں صاحبزادے میری قیام گاہ پر آنے لگے کچھ دیر پڑھکر واپس چلے جاتے یہ روز کا معمول تھا۔ اب سنئے پہلے دن کی کیفیت چاشت تک میں نے مطب کیا۔ مطب سے فارغ ہو کر میں صاحبزادوں کے قیام گاہ سے گزرا یہ قیام گاہ شیخ صاحب کے مکان سے متصل تھی۔ میاں فضل علی دروازہ ہی پر کھڑے تھے۔ مجھے دیکھکر بڑے ادب سے کہنے لگے میری دلی خواہش ہے کہ حضور غریب خانہ پر کچھ دال دلیا تناول فرماکر دولت پر تشریف لیجائیں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ اب دسترخوان لگنے لگا قسم قسم کے کھانے آنے شروع ہوئے۔ لیکن دسترخوان پر بیٹھتے ہی نا قابل

Marfat.com

برداشت بدبو محسوس ہوئی۔ ایسی کہ دماغ پراگندہ ہوگیا۔ ذرا سوچئے تو محل سرا میں گندگی کا کیا سوال۔ وہ بھی امراء کی بارگاہ سجی سجائی جھاڑ فانوس شیشہ آلات سے آراستہ لیکن بدبو تھی کہ حواس پراگندہ کئے دیتی تھی۔ خلاصہ یہ ہے کہ دستر خوان سے یوں ہی اٹھنا پڑا۔ ایک لقمہ کھائے بغیر اپنی قیام گاہ پر واپس آگیا۔ یہی واقعہ تین دن مسلسل پیش آتا رہا۔ یعنی جوں ہی دستر خوان سجتا ناقابل برداشت بدبو محسوس ہوتی۔ اور میں کھانے سے دستکش ہوجاتا۔ چوتھے دن محل سرا نہ جا سکا کھانا میرے گھر پر آگیا لیکن بدبو کا وہی حال تھا۔ اب مجھے احساس ہوا خدانخواستہ یہ مال حرام تو نہیں؟ دریافت جو کیا تو میرا خیال صحیح تھا۔

میرے والد ماجد کو خدا نے وہ دولت لازوال عطا کی تھی جس سے سیکڑوں بندگان خدا فیضیاب ہوئے اور آپ کی تربیت باطنی سے بہرہ یاب ہوئے۔ آپ کی نگاہ کیمیا اثر ہی تھی جس نے مجھ ہیچمداں کو بھی کسی قابل بنایا مجھے جو کچھ ملا اسی در سے ملا ہے

کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل — نسیم صبح تیری مہربانی

میری تعلیم و تربیت کا آپ نے حق ادا کر دیا۔ تصوف و سلوک کے مراحل آپ ہی کے ذریعے طے ہوتے رہے۔ میں سمجھتا ہوں آج بھی آپ کا فیض جاری ہے۔

Marfat.com

قرآن شریف میں نے آپ کے انتقال کے بعد یاد کرنا شروع کیا پانچ منزلیں ختم ہو گئی ہیں۔ پروردگار عالم سے دست بدعا ہوں کہ بقیہ دو منزلیں بھی پار کر لوں اگرچہ کثرت مشاغل کی بنا پر وقت نہیں ملتا مگر۔

ہمت مرداں مدد خدا

ہاں خوب یاد آیا میری ولادت ۱۳۲۲ھ ہجری کی ہے اب میری بیعت کا قصہ سنئیے۔ جس زمانہ میں میں لکھنؤ میں مسلم الثبوت پڑھ رہا تھا رمضان المبارک عالم اسلام کے لیئے پیغام مسرت بن کر آیا۔ رمضان شریف کی تعطیل میں برادر محترم سید شاہ علی حسن صاحب کے پاس کانپور جانا ہوا (بھائی صاحب قبلہ اس زمانہ میں کانپور میں تحصیلدار تھے) وہاں پہنچ کر بھائی صاحب کی قدم بوسی حاصل ہوئی۔ والد محترم کو میرے کانپور جانے کی جب اطلاع ہوئی تو بھائی صاحب کے نام آپ کا رقعہ پہنچا کہ صاحبزادہ کو الہ آباد روانہ کرو۔ اس خط کا ملنا تھا کہ میں سراپا شوق بن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضرت والا اس وقت مراقبہ فرما رہے تھے۔ میں جیسے ہی آپ کے حضور میں آیا۔ مراقبہ سے سر اٹھایا نگاہ لطف مجھ پر ڈالی اٹھ کر گلے سے لگایا۔ پیشانی پر بوسہ دیا اور زبان حال سے یہ ارشاد فرمایا۔

اے آتش فرقت دلہا کباب کردہ   سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

اس وقت میرے آنے سے جیسی مسرت حضرت کو حاصل ہوئی میں نے

Marfat.com

پیشتر کبھی نہیں دیکھی۔ شاید رمضان شریف کی پندرہویں تاریخ تھی جس روز حضور کے جمال جہاں آرا کی زیارت سے مشرف ہوا تھا اس تاریخ سے میں نے محسوس کیا کہ حضرت کی خاص عنایت مجھ پر ہے اب آپ زیادہ تر اپنی خدمت میں اس خاکسار کو حضوری کا موقع دیتے اور کلمات عارفانہ یا حکایات عاشقانہ سے نوازتے جیسا کہ حضرت والا کی عادت تھی ایک نئی بات میں نے یہ دیکھی کہ اب یہ باتیں میں دلچسپی سے سننے لگا تھا آپ کی ہر بات دل میں اترتی ہوئی معلوم ہوتی تھی ورنہ اس سے پہلے شاید فلسفہ سے مرعوب تھا یا فقہ کے زیر اثر رہا تھا۔ حضرت کے ان اقوال کو جنہیں وحدت الوجود سے متاثر ہو کر آپ فرماتے تھے۔ صوفیا کی بدعات گردانتا تھا بلکہ سرے سے جائز ہی نہیں سمجھتا تھا۔ اب یہ حال تھا کہ حضرت کی ان ہی عارفانہ اداؤں پر عاشق تھا اور آپ کے ملفوظات کو شرع ہی کی ایک نئی توجیہ سمجھتا تھا۔ اب اپنے علمی مزاج کے موافق قرآن و حدیث سے تصوف کے ان مسائل کو مدلل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ واقعی یہ حضرت کا تصرف تھا ورنہ من آنم کہ من دانم۔ پلک جھپکتے ہی رمضان شریف گذر گیا میں نے عرض کیا مجھے ابھی اپنی تعلیم مکمل کرنی ہے۔ اجازت ہو تو واپس جاؤں فرمایا جلدی کیا ہے کچھ دن اور ٹھہر جاؤ رخصت تو مل ہی جائے گی۔ آپ کے جواب سے مطمئن ہو کر میں ۲۱ شوال تک ٹھہر گیا

Marfat.com

اس وقت آپ نے حسبِ وعدہ زادِ راہ بھی عنایت فرمایا لیکن چلتے چلتے مجھے طلب فرمایا اس وقت خود بدولت مسہری پر تشریف فرما تھے جو آنگن میں لگی تھی مجھے سامنے بیٹھنے کا حکم ہوا اب راز و نیاز کی باتیں شروع ہوئیں جس کے بیان سے زبانِ قلم قاصر ہے۔ مختصراً یہ عرض ہے ؎

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

میں بھی کسی کی زلفوں کا اسیر ہو گیا۔ آپ نے مجھے اپنی غلامی میں لے لیا میں نے عرض کیا ؎

ما بعشقِ تو نہ امروز گرفتار شدیم
کہ گرفتاریِ ما با تو ز روزِ ازل است

پھر میں نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور آج مجھے خانوادہ عالیہ قادریہ کی نسبت خاص عطا ہو اور میری باضابطہ دستگیری فرمائیں۔ ارشاد ہوا کہ میں ہمیشہ سے تمہاری دستگیری کرتا رہا ہوں۔ اب موافق سنت کے ضابطہ بھی پورا کر رہا ہوں۔ بالآخر آپ نے مجھے بیعت سے سرفراز فرمایا۔ اس وقت آپ نے جو کچھ کہلوایا وہ میں نے کہا۔ بیعت سے فارغ ہو کر مجھے محبوب حقیقی کے سپرد کیا ؎

ہمیں خواہم کہ ہیچو خاک کردی
مگر در زیر پائے پاک کردی

میں نے جس خانوادہ عالیہ میں بیعت کی اور جس مقدس ہستی سے میرا روحانی تعلق قائم ہوا وہ قطب الاقطاب سلطان السلاطین،

Marfat.com

محی الدین غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی ذات والاصفات تھی۔ واقعی آپ بزم صوفیا کے صدر نشین ہیں۔ اگر کوئی قطب ہے تو آپ قطبوں کے قطب اور تاجِ اولیا رہیں۔ محی الدین کا لقب آپ ہی کو زیب دیتا ہے۔ آپکی ذات سے اسلام میں تازگی آئی اور ملت کفر پر اوس پڑگئی، غوث اعظم آپ کو اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ساری دنیا خواہ خاکی ہو یا نوری آپ ہی کے سایۂ عاطفت میں ہے۔ میں نے تو بس اسی در کا سہارا لیا ہے آپ کی عنایت خاص اور نگاہِ لطف کا امیدوار ہوں۔ اس موقعہ پر اپنے چند اشعار یاد آتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں ؎

دستگیر دوجہاں حضرت غوث الاعظم	۱	ہادی گمشدگاں حضرت غوث الاعظم
مظہر ذات خدا سرِ رسول دوسرا	۲	نور عینین حسن حضرت غوث الاعظم
ہمہ غوثان جہاں یافتہ غوثیت ازو	۳	فخر اقطاب جہاں حضرت غوث الاعظم
ویں کہ بدمرزہ حیات ابدی یافت ازو	۴	بود عیسیٰ نفسی حضرت غوث الاعظم
روزی در خواب نبی در دہنش انداخت لعاب	۵	زاں سبب بود فصیح حضرت غوث الاعظم
سامع از سرعت گفتار جہوریش برعب	۶	میشد از ہیبت آں حضرت غوث الاعظم
می شنیدند کلامش ہمہ از دور و بعید	۷	چوں بگفتار شدی حضرت غوث الاعظم
وقت گفتار ہمہ خلق شدندی خاموش	۸	آں قدر بود مہیب حضرت غوث الاعظم
منتشل بود بامرش ہمہ کس از رہ شوق	۹	حبذا شاہ جہاں حضرت غوث الاعظم

Marfat.com

اولیا بندۂ درگاہ و ے انداز رہ شوق ۱۰ خواجۂ جملہ ولی حضرت غوث الاعظم

نام تو چوں بہ بریدالش نوشتند اے فخر
(۱۱)
شکر کن شیخ تو شد حضرت غوث الاعظم

(۱) حضرت غوث پاک سارے جہان کے والی ہیں راہِ حق میں جو سرگرداں ہیں آپ ہی انھیں سیدھی راہ دکھاتے ہیں ۔

(۲) آپ کی ذات خدا کا مظہر ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کے حامل اور حضرت حسن کی آنکھ کے تارے ہیں ۔

(۳) ساری دنیا کے اولیا آپ کے مرتبہ شناس ہیں واقعی آپ طبقۂ اولیاء کے لئے سرمایۂ افتخار ہیں ۔

(۴) آپ کے طفیل میں اسلام نے حیات جاوداں پائی واقعی آپنے مسیحائی کی ۔

(۵) سرور کائنات نے عالم رویا میں اپنا لعاب دہن آپ کو بخشا ہے ۔ یہ غیر معمولی قابلیت زبان دانی اور قادر الکلامی اسی کے طفیل میں ہے ۔

(۶) آپ کا پُر وقار لہجہ، الفاظ کی بندش اس پر مستزاد شیریں زبانی یہ ساری صفتیں آدمی کو مسحور کرنے کے لئے کافی ہیں ۔

(۷) انداز گفتگو ایسا صاف اور دلکش ہے کہ ہر شخص خواہ دور ہو یا قریب آسانی سے آپ کا مفہوم سمجھ لیتا ہے ۔

Marfat.com

(۸) آپ جس وقت مصروف گفتگو ہوتے ہیں ہمہ تن خاموشی سے آپ کے ارشادات کو سنا جاتا ہے۔ کیا کہنے ہیں غوث پاک کے رعب و دبدبہ کے
(۹) ہر شخص کی تمنا ہے کہ کاش کسی بات کی فرمائش ہو یا کوئی حکم ہو تو اس کی بجا آوری اسکے لیئے سرمایۂ آخرت بنے۔ یہ بات شہنشاہوں کو کہاں نصیب۔
(۱۰) آپ کے آستانہ کی جبہ سائی اولیا کے لیئے باعث فخر ہے۔ اقلیم ولایت کے آپ ہی تاجدار رہیں۔
(۱۱) یہ میرے لیئے باعث صد افتخار ہے کہ میں بھی غوث پاک کے دامن سے وابستہ ہوں۔ آپ کے غلاموں کی فہرست میں میرا بھی نام ہے اس بات پر میں جس قدر شکر کے سجدے کروں کم ہے۔

بارش بخیر لکھنؤ سے جب فارغ ہو کر آگیا اور میری تعلیمی مصروفیات ختم ہو چکیں میں نے دائرہ میں ہی رہنا شروع کیا (اب میں ایک سند یافتہ عالم تھا) پروردگار عالم کا شکریہ کس زبان سے ادا کروں۔ اس واقعہ کے غالباً ایک سال بعد سید السادات منبع البرکات مصدر فیوضات گزیدہ اوقات سراپا خلق و الحسنات۔ تارک دنیا و دوں، باہمہ از ہمہ بروں صاحب کشف و کرامات آیۃ من آیات اللہ سیدنا و مرشدنا سید محمد عاشق نقوی نقشبندی) (اللہ تعالیٰ انھیں کروٹ کروٹ جنت

Marfat.com

نصیب کرے) نے مجھے اپنی فرزندی میں قبول کرلیا۔ سید صاحب قبلہ سلسلہ نقشبندیہ کے بلند پایہ بزرگوں میں سے تھے آبائی وطن آپ کا کڑہ کا مشہور اور مردم خیز قصبہ تھا۔ سادات نقویہ سے آپ کو شرف انتساب حاصل تھا ؎ ستم زغم عشق تو مستم مستم

میری خوش قسمتی تھی کہ ایسا مرشد کامل ہاتھ آیا۔ اپنی قسمت پر جس قدر ناز کروں کم ہے۔ آپ کی عنایت سے دل کے حوصلے نکالنے کا موقعہ ملا اور سارے ارمان پورے ہوتے نظر آئے۔ حضرت والا نے اپنی ساری شفقتیں مجھ پر مبذول کردیں۔ میں نے بھی اس عنایت بے پایاں سے بھرپور فائدہ اٹھایا میری تمنا تھی کہ خاندان نقشبندیہ مجددیہ سے بھی اپنا رشتہ قائم کروں۔ چونکہ حضور کی خدمت میں گستاخ تھا بے تکلف اس راز کا افشا کر دیا۔ یہ سنکر حضرت نے کانوں پر ہاتھ رکھکر فرمایا۔ حاشا میری مجال نہیں کہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں دخل اندازی کروں۔ ایاز قدر خود بشناس

اس جواب سے میرے خوابوں کا محل ٹوٹ گیا۔ اور اس قدر رنج ہوا کہ میرا چہرہ غم پنہاں کی عکاسی کرنے لگا حضرت نے میری اس کیفیت کو ملاحظہ فرمایا۔ چونکہ مجھ سے والہانہ محبت کرتے تھے مجھے دلگیر نہ دیکھ سکے

Marfat.com

مراقبہ فرمایا کچھ دیر کے بعد مجھے طلب فرمایا۔ اپنے روبرو بیٹھنے کا اشارہ کیا میں نے تعمیل ارشاد کی۔ "بیک توجہ آئینہ خاطرما را از زنگ ماسوا پاک وصاف ساختند" آپ کی ایک نگاہِ کیمیا اثر نے میرے دل سے نقش ماسوا مٹا دیا۔ کلاہِ گوشہ دہقاں بآفتاب رسید۔

بہت جلد میں نے وہ مدارج عالیہ طے کر لئے جہاں تک خیال کی رسائی ناممکن ہے۔ فرمایا ذکر نفی واثبات خاندان نقشبندیہ کا طرۂ امتیاز ہے اس کی جس قدر پابندی ہو سکے کرنی چاہیے۔ گوہر مقصود اسی سے ہاتھ آئے گا۔

تم دیکھنا کہ اس اسم اعظم کی برکت سے مقامات تصوف تک کیسی تمہاری رسائی ہوتی ہے اور وہ رازہائے سربستہ خواہ وہ ولایت صغریٰ ہو یا ولایت کبریٰ، ولایات علیا ہو یا مقامات اولیا نیز حقیقت صلوٰۃ اور حقیقت کعبہ وغیرہ تم پر کس طرح منکشف ہوتے ہیں

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

دپروردگارِ عالم تیری کریمی کے صدقے، حضور نے اپنی زبان فیض ترجمان سے جو ارشاد فرمایا تھا میں نے بچشم خود ان کا مشاہدہ کیا۔ میں اس دولت لازوال کا (جو مجھے حضرت کے طفیل اور حضرات نقشبندیہ کے صدقہ میں ملی) شکریہ کس زبان سے ادا کروں کیسی

Marfat.com

نے کیا خوب کہا ہے سلسلہ نقشبندیہ کے اکابرین کی قافلہ سالاری کی داد نہیں دی جا سکتی۔ قافلہ منزل مقصود (یعنی حرم) تک پہنچ گیا لیکن کس آسانی سے کہ اہل قافلہ کو منزلوں کی صعوبت کا احساس تک نہ ہوا) حضرت والا کے اس احسان سے میں سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ میں نے اس جذبۂ تشکر کو اشعار میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے۔

"میرے مرشد نے اپنی نوازشوں سے مجھے اپنا غلام ناخریدہ بنا لیا ہے خدا ان کے روضہ کو شاداب اور ان کی تربت کو ٹھنڈا رکھے، سر اس فخر سے اونچا ہو رہا ہے۔ سبحان اللہ کس عالی تبار شیخ سے مجھے شرف بیعت حاصل ہوا ہے"

تقریباً بیس سال مجھے خدمت اقدس میں رہنے کا موقع ملا میری خوش نصیبی ہے اس طویل مدت میں عنایات کی بارش مجھ پر ہوتی رہی آپ کے فیض سے یہ خاکسار کبھی محروم نہیں رہا اس کے باطنی مدارج بڑھتے رہے۔ کبھی کبھی اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس فقیر کی کٹیا کو بھی سرفراز فرمایا۔ اس وقت میں سوچتا تھا کہ یہ شعر میرے حسب حال ہے

یہ کس رشک مسیحا کا مکاں ہے
زمیں جس کی چہارم آسماں ہے

آپ کی نگاہ میں موہنی تھی۔ نگاہ کی ایسی تاثیر میں نے کسی دوسرے

Marfat.com

شیخ میں نہیں دیکھی شاید آپ ہی کے لئے کہا گیا ہو ؂

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اس موقع پر شیخ سدو عرف سدو میاں کا واقعہ یاد آیا۔ شیخ صاحب کرٹے کے رہنے والے تھے۔ دہلی جاکر تعلیم حاصل کی تھی تعلیم سے فراغت کے بعد حضرت شاہ محمد سعید مجددی قدس اللہ سرہٗ کے مرید بھی ہوئے اور کافی وقت آپ کی صحبت میں گذارا مگر بجز ذکر قلبی کے آگے نہ بڑھ سکے۔ دہلی سے واپسی میں حضرت والا سے بھی نیاز حاصل ہوا۔ ایک بار عرض کیا حضور گوہر مراد سے ابھی تہی داماں ہوں۔ فرمایا کچھ دن اسی ہیچمداں کے پاس بیٹھو۔ اور انھوں نے حسب ارشاد خدمت اقدس میں رہنا شروع کیا۔ بہت جلد شاہ غلیمی کے تجلی نور سے ان کی آنکھیں خیرہ ہونے لگیں اور اپنے مطلب کو پہنچ گئے۔ آخر وہ گھڑی آپہونچی جو سب کو پیش آنے والی ہے یعنی ۱۲۷۰ھ میں حضرت کا وصال ہوا۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آپ کی زندگی قابل رشک تھی۔ صبر و شکر قناعت اور سیر چشمی آپ کی سیرت کے نمایاں پہلو ہیں۔ بظاہر کوئی خاص آمدنی نہ تھی مگر خدا انکے

Marfat.com

فضل سے چار آدمیوں سے اچھا کھاتے اور اچھا پہنتے تھے۔ میں نے ہمیشہ آپ کو خوش حال ہی دیکھا۔ دو ایک مہمان یا مسافر بلا ناغہ دسترخوان پر موجود رہتے۔ آپ کا دسترخوان بھی معمولی نہ تھا قلیہ اور قورمہ سے خاطر ہوتی تھی۔ دوسروں کو کھلا کر آپ کو دلی مسرت ہوتی تھی۔

سچ ہے ؎

قلندران کہ بہ تسخیر آب و گل کوشند　　　بشاہ تاج ستانند و خرقہ می پوشند

کشف قبور کا خاص ملکہ تھا۔ فرماتے تھے کہ دادا پیر حضرت شیخ مراد اللہ تھانیسری کا طفیل ہے میں نے ہمیشہ حضرت کی جوتیاں سیدھی کی ہیں جس زمانہ میں عبداللہ خاں قندھاری رسالہ دار تھے میں لکھنؤ میں مقیم تھا۔ آپ مجھ پر خاص توجہ فرماتے مجھے تو جو کچھ ملا وہ حضوری کے صدقہ میں ملا یہ ایک طویل داستان ہے لیکن گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را،

میں نے جب بیعت کی درخواست کی فرمایا اب میرا آخری وقت ہے۔ اگر بجائے میرے مولانا ابوالحسن نصیرآبادی سے یہ نعمت ملے تو مے دوآتشہ کا لطف آئے۔ مولانا میرے خلیفہ خاص ہیں ان کی تربیت اور میری صحبت سے تمہاری زندگی میں نکھار پیدا ہوگا بہر حال میں نے آپ کے حکم کی بجا آوری کی اور مولانا ابوالحسن نصیرآبادی کی خدمت سے مستفید ہوا۔ فرماتے تھے حضرت شاہ مراد اللہ صاحب تھانیسری کا

Marfat.com

جب وصال ہوا اور آپ سپرد خاک کر دیئے گئے میں اسی وقت بڑے ادب سے حضرت کے مزار کے قریب مراقبہ میں مشغول ہوا۔ ناگاہ چشم دل نے یہ دیکھا کہ حضرت اقدس اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ جلوہ افروز ہیں

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

بس اسی وقت کشف قبور کا ملکہ ہو گیا یہ ہے طریقہ نقشبندیہ کی بیعت کی داستان

مجھے تصنیف و تالیف کے لئے کبھی اطمینان و فرصت نہ مل سکی میری مصروفیات بیحد تھیں۔ درس و تدریس کے مشاغل، طبابت کے فرائض اور اس پر خانہ داری کی ذمہ داریاں ..... مجھے سکون ہی نہ مل سکا اسی عالم میں میں نے چند علمی یادگاریں چھوڑی ہیں ان میں زیادہ تر وہ مختصر رسالے ہیں جنھیں میں نے اپنے معاصرین کی کسی علمی فروگذاشت پر یا ان کے نظریہ سے نامتفق ہو کر لکھا ہے۔ بعض کتابچے میری نو مشقی کے زمانہ کے ہیں۔ لیجئے یہ ہے میری تصنیفات کی فہرست

۱۔ تفرقۃ السنۃ والبدعۃ (۲) برہان فی تعین الزمان لسماع الدعویٰ من السلطان (مولوی عبدالرحمن مرزا پوری کے کتابچہ کا جواب۔ (۳) قدم الصمیق فی رد التبصرۃ التی انفہا الشفیق (مولوی حافظ رحمت اللہ الہ آبادی کے کتابچہ کا جواب۔ (۴) تبذیر البشیر لکافۃ الناس من الصغیر والکبیر فی اثبات مولد البشیر (اس کتاب میں میلاد شریف کا جواز

Marfat.com

ثابت کیا گیا ہے۔ یہ کتابچہ مولانا محمد بشیر سہسوانی کے کتابچہ کی تردید میں ہے (۵) مناسک حج یہ ایک مختصر سی کتاب ہے (۶) ستر عورت، یہ بھی ایک مختصر سی کتاب ہے (۷) اثبات مولد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم (مولانا محمد ظاہر صاحب بریلوی کی مختصر کتاب کا جواب (۸) ایک کتابچہ مولوی سیف الدین نبیرہ مولوی محبوب علی دہلوی کی کسی کتاب کی تردید میں (۹) مولانا محمد فصیح غازی پوری روافض کے کفر کے قائل تھے ایک کتابچہ میرا اسی نظریہ کی تردید میں ہے (۱۰) تقسیم میراث پر ایک مختصر سی کتاب (مولوی شاہ محمد ولایتی کی تردید میں) (۱۱) میلاد شریف پر بھی میری ایک مختصر سی کتاب ہے۔

مندرجہ بالا تصنیفات میں سے صرف دو کتابیں شائع ہو سکیں یعنی میلاد شریف اور ستر عورت۔ بقیہ کتابیں غیر مطبوعہ ہیں

اب .... اپنی اولاد کا بھی کچھ تذکرہ کروں۔

جیسا کہ پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ تقریباً ۱۶ سال کی عمر میں جب کہ آغاز شباب تھا والد صاحب قبلہ نے میری شادی کر دی تھی۔ شادی کو ابھی چھ مہینے ہوئے تھے کہ مجھے اعلیٰ تعلیم کے لئے لکھنؤ جانا پڑا چند سال کے بعد میری اہلیہ مختلف امراض میں مبتلا ہوئیں اور اسی میں ان کی جان گئی ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ کئی سال بعد جب میں اپنی تعلیم مکمل کر کے

Marfat.com

گھر آیا تو عقد ثانی کا ارادہ ہوا۔ آخر ایک سال بعد میری دوسری شادی ہوئی۔ ان بی بی سے خدا کی عنایت سے ایک بیٹا اور سات بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ صاحبزادہ کا نام میں نے سید مسیح الدین احمد تجویز کیا۔ میری سات اولاد میں تین کا انتقال حالت شیر خوارگی ہی میں ہو گیا تھا اتفاق سے تینوں صاحبزادیاں تھیں۔ بقیہ خدا کے فضل سے بقید حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے۔ صاحبزادہ بلند اقبال اور ان کی دو بہنوں کی شادی ہو چکی ہے۔ یہ تینوں ماشاءاللہ صاحب اولاد ہیں۔

اولاد کا تذکرہ ہو چکا اب شاگردوں کا حال سنئے۔ میرے بیشمار شاگرد ہیں۔ ان میں ممتاز ترین شاگرد مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مولوی فرید الدین احمد (الہ آباد میں وکالت کرتے ہیں)۔

۲۔ مولوی رفیع الدین احمد (لکھنؤ میں پریکٹس کر رہے ہیں)

اگرچہ ان دونوں نے میرے علاوہ دوسرے اساتذہ سے بھی پڑھا ہے۔ بہرحال ان کا شمار میرے تلامذہ میں ہوگا۔

۳۔ مولوی شیر علی (یہ سید سراون کے باشندہ ہیں الہ آباد میں پریکٹس کرتے ہیں۔

۴۔ مولوی عبد الغنی (یہ سید مراون کے رہنے والے ہیں اور الہ آباد میں وکالت کرتے ہیں

Marfat.com

مولوی شیر علی اور اُن کے لڑکے مولوی عبدالغنی صاحبزادہ نے علمی دنیا میں کوئی خاص شہرت نہیں حاصل کی خود مولوی شیر علی پایہ کے عالم تھے اور از ابتدا تا انتہا مجھ سے پڑھا تھا۔

۵۔ میرے ممتاز شاگردوں میں میرے فرزند ارجمند مولوی حکیم سید نسیم الدین احمد سلمہ بھی ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے کم عمری میں علوم عالیہ سے فراغت حاصل کر لی تھی۔ ۱۸ سال کی عمر میں دستار فضیلت حاصل کی اور مستند حکیم کی حیثیت سے اجداد اور صلاحیتوں کی بنا پر اپنی آبائی مسند پر متمکن ہو گئے۔ میرے بجائے درس و تدریس نیز مطب کی ذمہ داریاں اب یہی سنبھالتے ہیں۔ ان کے معاصرین میں ان سے زیادہ لائق اور فائق کوئی نہیں، یہ ہر فن میں طاق ہیں۔ کسی مسئلے کو دریافت کریئے "پھر دیکھیے انداز گل افشانی گفتار" ہے۔

باوجود اس علم و فضل کے انتہائی خلیق، متواضع اور ملنسار ہیں مجھ سے بیعت ہو چکے ہیں یہ رنگ بھی بہت چوکھا آیا مگر عدیم الفرصتی یا یوں کہیے کہ درس و تدریس کے مشاغل سے فی الحال اتنا وقت نہیں نکال سکتے کہ تصوف اور سلوک کے مراحل بھی طے کر لیں۔ لیکن خدا نے چاہا تو میرے بعد میرا اور میرے بزرگوں کا نام روشن کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور انھیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

Marfat.com

۶۔ میرے شاگردوں میں جن لوگوں نے علم میں کمال حاصل کیا کران میں مولوی حاجی عبدالرؤف قندھاری کی ذات غنیمت تھی ۔حاجی صاحب نے درس نظامی کی آخری کتابیں مثلاً مطول، ہدایہ اور بیضاوی مجھ سے پڑھ کر حرمین شریفین (زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً) کا رخ کیا: حج و زیارت کی سعادت حاصل کی ۔ نصیبہ کے سکندر تھے حج سے جیسے ہی فارغ ہوئے پیغام اجل آپہونچا اور انھوں نے وہیں جان جان آفریں کے سپرد کی قسمت دیکھیے دفن کہاں ہوئے جنت المعلیٰ میں ۔ واقعی وہ عالم باعمل تھے اور سونے پر سہاگا یہ کہ اہل دل میں سے تھے حضرت شاہ غلام علی قدس اللہ سرہ کے خاص خلیفہ شاہ عبدالرحمٰن شاہجہاں پوری سے بیعت ہو کر میری خدمت میں حاضر ہوئے اور رفتہ رفتہ اس علمی مقام پر پہنچے تھے ۔ (۷) میرے شاگردوں میں مولوی محمد مزمل ولایتی بھی تھے ۔ ان کا تعلق حضرت شاہ سلیمان تونسوی سے تھا ۔ درس نظامیہ کی آخری کتابیں مجھ سے پڑھ کر وطن واپس گئے ۔

مولوی محمد نذیر جائسی کا شمار بھی میرے شاگردوں میں ہے انھوں نے درس نظامی کی آخری کتابیں مثلاً شرح مواقف مجھ سے پڑھی تھی ۔ فارغ ہونے کے بعد جائس میں رہنے لگے ۔

۹۔ میرے شاگردوں کی فہرست میں مولوی لطف اللہ لکھنوی کا نام آتا ہے ۔ فلسفہ و منطق میں انھیں بڑا امتیاز حاصل تھا ۔

Marfat.com

۱۰۔ مولوی فتح الدین ساکن سید سراوان بھی میرے شاگرد ہیں۔

مندرجہ بالا شاگردوں کے علاوہ دوسرے حضرات نے بھی مجھ سے پڑھا ہے لیکن کوئی دینی یا دنیاوی شہرت نہ حاصل کر سکے اس لئے ان کے تذکرہ سے قطع نظر کرتا ہوں۔

۱۱۔ میرے شاگردوں میں ممتاز ترین شاگرد کا تذکرہ نہ لئے یہ ہیں مولوی حکیم حافظ محمد عبدالسبحان صاحب موضع نارہ میں ان کی بود و باش ہے۔ علوم متداولہ میں خواہ علوم عقلیہ ہوں یا نقلیہ۔ ریاضی ہو یا طب یہ اپنے تمام معاصرین میں ممتاز تھے۔ صرف ریاضی مجھ سے نہیں پڑھی ورنہ تمام علوم کی تکمیل میری ہی نگرانی میں ہوئی۔ طب کی تعلیم بھی میں نے دی ہے۔ آخر زمانہ میں مطب بھی میری نگرانی میں شروع کر دیا تھا۔ تعلم سے فارغ ہو کر وطن جانے لگے۔ مجھ سے مرید ہونے کی خواہش ظاہر کی چونکہ ان کے خاندان میں عام طور پر لوگ مولوی معین الدین اور ان کے آباء واجداد کے مرید ہوا کرتے تھے اس لئے میں نے مرید نہ کیا۔ وطن پہنچکر خواب دیکھا جیسے کوئی کہہ رہا ہو جاؤ حضرت کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ۔ صبح ہی صبح الہ آباد روانہ ہو گئے افتاں وخیزاں اپنے کو مجھ تک پہنچایا۔ مجھ سے بیعت کے طالب ہوئے میں نے ٹالنے کی کوشش کی مگر جب زیادہ اصرار دیکھا تو داخل سلسلہ کر لیا۔ یہ بڑے پایہ کے مقرر تھے۔

Marfat.com

وعظ بہت عمدہ کہتے تھے علم ریاضی اور علم میراث پر عبور تھا۔
شعر بھی اچھے کہتے تھے ایک قصیدہ میری شان میں کہا ہے دیکھئے
شاعری اسے کہتے ہیں

منزل عالی حضرت را ببین ای آسمان | ذرہ بوسی آستانش را بنہ صد نردبان
لطف و خلق و مردمیت جمع شد در سرشتش | وصف او کہ تواند تا بیارد در بیان
یاد حاتم رفت از دلہا کہ حاتم گر بودے | حکمت و فضل و کرم آموختی زو بیگمان
کار او دائم توکل ہم رضا و شکر ہست | یاد حق گردید فعلش در نہان و در عیان
مرشد کامل برائے گمرہان او ہست و بس | سید عالی نسب کس دید مثلش در جہان
یافتہ دین نبی از ذات او تجدید باز | در جبینش نور می تابد چو خور بر آسمان
شد چو فیض فیض او از زروہ چرخ برین | ابر گریان شد ز حسرت چرخ گردان شد بران
ہم بنفس طب تفوق برد بر لقمان و ہم | فخر می سازند از نامش ہمہ پیر و جوان
خیر و برکت را بنا بے نیست جز در کار او | رحمت حق میشود نازل براو در ہر زمان
آفتاب چرخ عظمت ماہتاب برج فیض | لذت ایمان از و گیرید اے صاحبدلان
دردمندی کانکہ نزدش رفتہ و محروم شد | یک نگاہ لطف او کافی بود از بہر آن
نیکی و حلم و مروت ختم شد بر ذات او | آفرین گویند بر حالش تمامی مومنان
حبذا تو اے علوم چاردہ خوش آمدی | باس و توفیقت جائے جز در والا ان
در دل ممدوح ما صد گنجہائے علم ہست | مخزن اسرار سبحانی شدہ بیشک ہمان

Marfat.com

دست جود او کمند انداختہ در بحر و بر
ظل فیض و فضل او مبسوط شد در دو جہاں

لب نہ جنبانند مگر وقتی کہ سازد ذکر خیر
جز دے ایں کارش نیاید بگماں از دیگراں

چوں ادب گفتہ کہ ذکر او بیاد رزباں
اسم او را گر بخواہی حرفی از مصرع بخواں

یا خدا دارش سلامت با ہزاراں خرمی
تا بریں چرخ از جہات خاک ازمرواں

از درش راجی رجا دار دلبصد ہا التجا
کہ بچشم لطف او منظور باشد جاوداں

شاگردوں کے تذکرے کے بعد اسی مناسبت سے مریدوں کا بھی تعارف کرادوں پیرو مرشد قدس اللہ سرہٗ نے جب مجھے مسند آرائے خلافت کیا اس موقعہ پر لوازمات خلافت بھی عطا کئے۔ خرقہ و تسبیح نیز عصا عطا فرما کر یہ فرمایا تھا کہ اب سلسلۂ رشد وہدایت تمہاری ذات سے شروع ہونا چاہئے میں اپنے کو اس قابل نہیں سمجھتا تھا مگر مرشد کے حکم کی تعمیل بھی ضروری تھی بیعت وارشاد کا آغاز حضرت کی زندگی میں ہوگیا تھا۔ ان کے بعد بھی یہ فیض جاری رہا۔ دور دور سے لوگ آتے رہے اور گوہر مراد سے اپنا دامن بھرتے رہے چنانچہ اس شہر الہ آباد اور اس کے مضافات وگدھا شیخ پور رام گڈھ چندیا وغیرہ میں میرے سیکڑوں مرید ہیں۔ نیز مرزا پور، بنارس کانپور، بریلی حتی کہ کلکتہ میں میرے بہت سے ماننے والے ہیں۔ ممتاز خلفاء ومریدین کی تعداد بھی کچھ کم نہیں۔ چند صاحبوں کا تذکرہ کرنا جو علم و عمل میں نمایاں ہیں مناسب ہے۔

Marfat.com

۱۔ مولوی حکیم سید مسیح الدین احمد۔ یہ میرے فرزند جگر بند ہیں اور یہی میرے جانشین ہیں۔

۲۔ مولوی سید شاہ محمد عباس یہ میرے برادر عزیز اور میرے ممتاز مرید و خلیفہ ہیں۔

ان کی ابتدائی تعلیم میری ہی نگرانی میں ہوئی برسوں سے میری خدمت میں رہ کر راہ سلوک طے کرتے رہے سلسلۂ قادریہ اور سلسلۂ مجددیہ سے بھی فیض یاب ہوئے اور اب خود اس قابل ہیں کہ ایک عالم کی رہنمائی کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے تاکہ و ہ تمنیاں دو سکون سے رشد و ہدایت میں مشغول رہیں۔

۳۔ سید محمد عبد القادر۔ میری پھوپھی کی اولاد میں ہیں بھائی صاحب قبلہ نے انھیں اپنی دامادی میں لے لیا ہے۔ صبر و قناعت ان کی خاص صفت ہے۔ تصوف کے منازل سے گذر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں صراط مستقیم پر رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۴۔ اب میں اپنے عزیز ترین مرید و خلیفہ کا تذکرہ کروں گا۔ یہ ہیں حافظ محمد عباس علی خان صاحب جن پر مجھے ناز ہے۔ یہ مشہور مردم خیز قصبہ امروہہ کے باشندے ہیں۔ سلسلہ قادریہ و سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ میں مجھ سے بیعت ہیں۔ مجھ سے بھرپور فائدہ اگر کسی نے اٹھایا ہے

Marfat.com

تو وہ عباس علی خان کی ذات ہے۔ برسوں یہ میری خدمت میں رہ کر راہ سلوک طے کرتے رہے بالآخر کامل ہو کر نکلے۔ امروہہ اور اس کے اطراف میں ہزارہا آدمیوں نے ان کے دست حق پرست پر توبہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے اور فیض کا یہ دریا یوں ہی رواں رہے۔

۵۔ میرے جلیل القدر خلفاء میں سید علی منظفر خاں صاحب رئیس امروہہ بھی ہیں۔ یہ امروہہ کے بڑے معافی دار ہیں تقریباً پچاس ہزار سالانہ کی آمدنی ہے، نسبی حیثیت سے بھی ممتاز ہیں۔ حضرت شاہ ولایت امروہوی کی یادگار ہیں اور سادات بنھڑیا سے ان کا تعلق ہے، بنھڑیا کی تلمیح بہت دلچسپ ہے۔

روایت ہے کہ حضرت شاہ ولایت کے صاحبزادے تحصیل علم کی غرض سے دہلی میں رونق افروز ہوئے۔ قیام گاہ سے کہیں دور کھانے کا انتظام تھا وہاں سے دونوں وقت کھانا آیا کرتا تھا ایک طالب علم بھی ناخواندہ مہمان کی حیثیت سے آپڑے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ صاحبزادہ کا کھانا چلیے ہی آتا چٹ کر جاتے۔ آپ جب تشریف لاتے تو کھانا کب کا ختم ہو چکا ہوتا آخر نیت شب بخیر کہہ کر سو رہتے کچھ دن یوں ہی کٹے مگر تا کجے۔ ایک بار فرمایا۔ تکلف برطرف، میاں طالب علم تم شوق سے میرا ایک وقت کا کھانا کھا لیا کرو مگر دوسرے وقت کا کھانا میرے لئے

Marfat.com

چھوڑ دیا کرو۔ کم از کم ایک وقت تو مجھے کھانا نصیب ہو سکے گا مگر یہ نہیں
وہ کس مٹی کے بنے ہوئے تھے اس تقسیم پر بھی ان سے عملدرآمد نہ ہو سکا اور
حسب معمول کھانا غائب ہوتا رہا۔

ایک بار صاحبزادے صاحب بھوک سے بیتاب ہو رہے تھے بدقسمتی
سے وہ طالب علم بھی سامنے براجمان تھا جلال کے عالم میں فرمایا کہاں
ہے میرے والد کا شیر (یہ کہہ کر طالب علم کی طرف آپ نے اشارہ کیا)
جا اسے کھالے۔ اچانک ایک شیر نمودار ہوا اور طالب علم کو چٹ کر گیا۔

اس کرامت کی بڑی شہرت ہوئی دہلی میں بچہ بچہ کی زبان پر یہ
عجیب وغریب واقعہ تھا۔ وہاں کی شاہزادی آپ پر فریفتہ ہو گئی اپنی
سہیلیوں سے کہا میں شادی کروں گی تو انہی صاحبزادہ والاقدر سے
شاہزادی کے عشق کی خبر بادشاہ تک پہونچی۔ اس نے ہر چند شاہزادی
کو اس خیال خام سے باز رکھنے کی کوشش کی مگر شاہزادی صاحبزادہ کی
محبت میں سرشار تھی۔ دن بدن اس کا عشق بڑھتا ہی گیا آخر بادشاہ
نے شاہزادی کا عقد آپ سے کر دیا شاہزادی رخصت ہو کر آپ کے
پاس آگئی۔ رفتہ رفتہ یہ خبر آپ کے پدر نامدار حضرت شاہ ولایت تک پہونچی فرمایا
میرے بیٹے نے میرا راز فاش کر دیا ؎

"منصور کو حریف نہ ہونا تھا راز کا"

Marfat.com

یہ کہکر آپ کے حق میں بددعا کی۔ بددعا کا اثر تھا کہ صاحبزادہ نے جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ شاہزادی نے اس حادثہ جانکاہ کے بعد آپ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا کہ بندی کو خدمت اقدس میں حاضری کا شرف بخشا جائے۔ حضرت کی اجازت ملتے ہی شاہانہ کروفر سے امروہہ پہنچی دوبارہ اجازت طلب کی حضرت اقدس نے فرمایا اس جاہ وحشم کے ساتھ یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آخر کار شاہزادی خود بنفس نفیس سکھ پال میں بیٹھ کر آپ کے دربار میں حاضر ہوئی کچھ دنوں کے بعد شاہزادی کو زچہ خانہ میں داخل ہونا پڑا بچہ جو ہوا وہ انسانی اعضاء کا ایک خاکہ تھا بلکہ مضغہ گوشت سمجھئے۔ شاہزادی کو اس واقعہ سے بڑا دکھ ہوا۔ اس کے زخم ہرے ہو گئے آخر کار حضرت شاہ ولایت کو شاہزادی پر ترس آگیا۔ فرمایا اسے کسی مٹی کے برتن میں احتیاط سے رکھ دو تاکہ چالیس دن گزر جائیں۔ اب یہ کرامت دیکھئے کہ چالیس دن بعد اس برتن سے ویسی آواز آنے لگی جیسے بچہ کی پیدائش کے بعد ہوتی ہے۔ دیکھا تو واقعی بہت خوبصورت، متناسب الاعضا بچہ (جس کا بدن سانچہ میں ڈھلا ہوا تھا) مسکرا رہا ہے، یہ بچہ بڑا ہو کر گبرو جوان نکلا۔ انہی کے نسل میں جو لوگ پیدا ہوئے وہ سادات ہنڈیہ کہلائے۔ سید شاہ علی مظفر علی خاں اسی خاندان کے چشم و چراغ

Marfat.com

ہیں۔

۶۔ میرے مریدوں میں حافظ سراج الدین اور ان کے صاحبزادے شیخ وہاج الدین بنارسی بھی قابل ذکر ہیں۔ یہ حضرات حضرت عبدالحق توسوی کی اولاد میں ہیں۔ انھوں نے ابھی کوئی خاص امتیاز نہیں حاصل کیا مگر امید ہے کہ ایک دن اپنے جدامجد کے طفیل میں اور خاص کر حضرت غوث پاک اور حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند کے صدقہ میں تصوف کے مدارج عالیہ پر پہنچیں گے۔

۷۔ میرے مریدوں میں شیخ عبدالقوی بھی ہیں یہ حکیم عبدالغفور صاحب کے لائق فرزند ہیں۔ موضع نارہ میں ان کی سکونت ہے سلسلہ نقشبندیہ میں ریاض کر رہے ہیں۔ ماشاءاللہ کافی ترقی کی ہے ان کے حالات بڑے امید افزا ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے نوازے۔

۸۔ عبدالرحمٰن خاں صاحب بھی میرے مرید ہیں۔ یہ غازی الدین حسین خاں صاحب تحصیلدار شہر الہ آباد پرگنہ چائل کے بھتیجے ہیں پابندی سے میری محفل میں آتے ہیں یہ ان کا روز کا معمول ہے۔ میری ان پر خاص توجہ ہے۔ تصوف کی منزلیں طے ہو گئی ہیں۔ امید ہے کہ جلد کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔ اگر خدا کا فضل شامل حال رہا۔

Marfat.com

مندرجہ بالا مریدین کے علاوہ میرے بے شمار مرید ہیں لیکن سب کا فرداً فرداً تذکرہ کرنا میرے بس سے باہر ہے۔ بس اسی پر اکتفا کرتا ہوں یہ تو جناب والا کی فرمائش تھی جو پوری ہوئی۔

اب اسی امید پر اس کتابچہ کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

شاہ محمد شبیر عطا
خانقاہ کریمیہ سلون

ماہِ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۷۶ء

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

شجرۃ العارفین

منشی محمد علی الفت الٰہ آبادی

حسب فرمائش

شیخ بہار علی و شیخ گلزار علی رئیسان مرزا منڈی مطبع قیصری الہ آباد

بار اول

جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ

بار ثانی

منجانب

مظفر حسن

Marfat.com

نام کتاب ——— شجرۃ العارفین

کتابت ——— محمد عرفان قاسمی

مطبع ——— نامی پریس لکھنؤ

بار ثانی ——— رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس از حمد و نعتِ خدا و رسول — کنم وصف آن فرعهای اصول
که از نخل حیدر کشیدند سر — بشاخ حسینؑ آوریدند بر
پی رستگاری از بند غم — کنم شجرهٔ شیرمردان رقم
به بندم به بازوی جان بهر آن — که باشد بروز جزا حرز جان
پس اول از آن هادی راه دین — که او زنده جاوید کرد این زمین
درین شهر طرح اقامت نهاد — درِ فیض بر شهریان برگشاد
چو پرسی ز من نام شهر و دیار — کنم بر تو با طرز خوش آشکار
دیاری که آبادیش از خداست — ز بس شهرها کش بهر شهرهاست
زمینش همانا که رشک سماست — سوادش تو گوئی که مینو فضاست
بسی جا بجنبش نهرهای جزیل — روانند چون چشمهٔ سلسبیل
بنام الٰه است آبادیش — ز وادی ایمن بهین وادیش
مکانات این شهر مینو سواد — برفعت ز کیوان ز دل برده یاد

Marfat.com

خصوصاً دوائر که از کاملاں　　بنا یافته چوں فضائے جناں
باعداد و صنع بروج فلک　　مکینش موصوف بوصف ملک
که هر یک بلند از بروج سماست　　تو گوئی یکے از بروج سماست
ز برج فلک رتبه پاکش جداست　　که هر دائره مرکز اولیاست
درین شهر فرخ بسمت جنوب　　زمینے بسے زنده بجائے خوب
که یحییٰ چو با پور سازیم ضم　　شود صاف نام محله علم
دریں خاکِ پاک آں ولایت پناه　　بنا کرد کیواں نشاں خانقاه
به جهونسی و چائل کیوای دهه　　لبسے قریها نذر ایں خانقه
ز آوانِ اکبر بوجه کفاف　　بنام همیں شاه دیں بد معاف
اگر حاصلش را شوی خواستگار　　بداں شانزده الف اندر شمار
چو ز دو هست ایں خانقه را بنا　　لهذا بنامش کنم ابتدا
چو سازی هدایت به الله ضم　　شود اسم پاکش عیاں چوں علم
طریقت مآب و فضیلت پناه　　هدایت کن خلق سوئے الله
ازاں بعد آں مفخر عارفاں　　ملقب بشاه بدیع الزماں

Marfat.com

که در عهد سلطان فرخ سیر — رسید آن معانی به این نامور
سوم آنکه بر رفعتش آسمان — برد رشک یعنی رفیع الزمان
که بیعت در ابتدا ز خال خویش — ازو رونق خانقه گشت بیش
بحدیکه شهرت بنامش گرفت — همه شهر فیضان عامش گرفت
سن رحلت او که اشرف بگفت — ازین بعد آنرا نباید نهفت
نگارم من آنرا پے یادگار — که باشد سن رحلتش را شمار
رفیع الزمان شاه عالی مقام — بدیع الزمان و سر اہل دید
زخمخانه عشق در جام شوق — چو او کس مئے وصل کم تر کشید
همه دیده از بهر دیدار حق — چو او عارفے چشم گیتی ندید
گذشت از جهان بر تمنائے وصل — ندائے خدا چون بگوشش رسید
بتاریخ آن کرد اشرف چو فکر — بگفتم بلے در بهشت آرمید
۱۲۰۸ھ
درین جا چو ذکر آمد از خال او — مناسب نماید که از حال او
برانم سخن از پے آگهی — که او را چسان بود فرّهی
ز سادات و از خاندان شریف — لطیف النسب شاه عبداللطیف

Marfat.com

بعہد جلال و فر اکبری — سرافراز بود ست درسروری
قوی بازو دست چنگال بود — طرفدار صوبات بنگال بود
کہ در ہفت صوبات ہندوستان — نیرزد یکے ہم بیک دانگ آن
بوسعت چو فکر زبان اوران — بفسحت چو نطق فصیح البیان
بآبادی و کثرت مال و زر — بہر صوبۂ ہند بد نامور
ہمان ملک آباد را صوبہ بود — خداوند تدبیر منصوبہ بود
ولیکن چو بس دور اندیش بود — دران منصب و جاہ درویش بود
بآخر چو خوف خدا برفزود — بیکبارگی ترک منصب نمود
چو شاہ بالبخ ترک شاہی نمود — توکل بفضل الٰہی نمود
بچشمان کم دید آن جاہ را — پسندید ازین ترک آن راہ را
بکندہ ز بر خلعت اکبری — فگندہ ز سر تاج نام آوری
لباس فقیرانہ در بر گرفت — یکے تاج مردانہ بر سر گرفت
بپائے طلب با دل پرز نور — ازانجا گرفتہ رہ جون پور
بر شاہ راجو محمد برفت — ازایشان کلاہ خلافت گرفت

Marfat.com

ازان پس بہ تعمیل ارشاد شان — رسیدہ بایں شہر میمون شان
بران زندہ جائے کہ ذکرش گذشت — بیاد خدا بر توکل نشست
دمے کایں وقائع باکبر رسید — غمے گشت و چوں چارہ خود ندید
بنام نکو بیشش بہ بہر کفاف — لیسے کالک و دہ نمودہ معاف
مثالش فرستادہ و منت نمود — بہ تسلیمش اوراچو ذلت نمود
سپش بازپس داو بعد از دعا — نوشتنش کہ بر زر قلم فی السماء
مرا اعتقادے قوی شد شہا — کنونم بحال خودم کن رہا
غرض کردہ از اُنذل سلطان اِبا — ز خود کرد عہد قناعت وفا
چوں زیں دار فانی بسوئے ارم — سفر کرد آں شاہ عالی ہمم
سن رحلت آں ملائک شیم — رقم کردہ ست راہی شیخ عجم (۱۰۴۹ھ)
سر او را پسر بود قائم بنام — محمد بقرفش گرفتہ قیام
بقرقش محمد بقلبش خدا — درون و برونش ز دنیا جدا
چوں منظور حق نشر نسلش نمود — بناچار بے نسل رحلت نمود
یکے فاضلے بود صاحب جمال — شہ سوئی راہماں بود خال

Marfat.com

همیں گونه نواب عبد اللطیف — که بودست چوں شاه ادهم عفیف
برادر زن حیدر این شاه دیں — به نواب او نیز همراه بود
بایں وجه آں شاه عالم پناه — معلی لقب نامور بادشاه
که نامش بزرگ ست و جاهش بزرگ — جلالش چو خور پایگاهش بزرگ
همایوں سیر شاه اکبر بنام — جلال رخ دیں خیر الانام
بنامش سیورغال زاں نقش بست — که او شوی همشیر نواب هست
کنوں حیف از گردش روزگار — ازان حاصل صد صد و شش هزار
فزوں چار صد ماند بر یک هزار — بمقسوم اولاد آں نامدار
کجا الفت او وقت ضائع کنی — که از کار دیگر وقائع کنی
بیا و ز آهنگ خارج گزر — سرود شه چاریں ساز سر
که بود او یکی شهره مرسلاں — فدائے محمد محمد زماں
ز بس صاحب خرق عادات بود — خداوند کشف و کرامات بود
اگرچه بسے هست از کشف او — ولیکن منم بسکه ایجاز گو
به بهر نمونه ازاں اندکے — ز بسیار کم یعنی از صد یکے

Marfat.com

بطوریکه خوردست در گوش ام ‏ ‏ بلا کاست و کم می نمایم رقم

بعاشورهٔ شهر اندوه زا ‏ ‏ بیوم بکا و بروز عزا

گزیں بانوِ شاہ عالیجناب ‏ ‏ که لبس پارسا بود عفت مآب

سبوہائے شربت پر از را گسر ‏ ‏ بر خوانده از صدق دل فاتحه

نگه داشته بود از بهر آں ‏ ‏ که سیراب سازد لب تشنگاں

رساند بروح شهیداں ثواب ‏ ‏ که ایزد به بخشش کند کامیاب

ز پیرانه سالی و ضعف بصر ‏ ‏ بناگہ ز پائے شتر نامور

چو واژوں سبو گشت شربت فتاد ‏ ‏ بایستاد خاموش آں خوش نهاد

ازیں ماجرا بانوِ نیک تن ‏ ‏ برسمے که گویند با شوئے زن

بد گفت خنده زناں کیں چه شد ‏ ‏ بچشم تو اے لامکاں بیں چه شد

که شد شربت پاک مقسوم خاک ‏ ‏ جوابش بفرمود شه با تپاک

عجب شور کردن ترا عادت است ‏ ‏ نه بینی ایں سبو چه پر از شربت است

بگیر و بسر کس که خواهی بده ‏ ‏ بمن عیب کوته نگاہے منه

نظر چوں فگند زن سوئے سبو ‏ ‏ خود آں بود پر از شربت مشکبو

Marfat.com

بدیں گونہ اکثر کرامات شان | براند مردم لبے بر زبان
لہذا بریں میکنم اکتفا | کہ مشتے نمونہ ز خروار ہا
نویسم کنوں قطع تاریخ آں | کہ آنرا نوشت اشرف خوش بیاں
آں محمد کو ملقب بود با دشاہ زماں

نقل فرمود از جہاں بر طارم اعلیٰ برفت
ہمچو بلبل مست بر بوئے گل گلزار قدس
روح از جسمش بدست قدسیاں بالا برفت
واقفِ راز نہان و کاشف سرِ خفی
جاں پاکش ناگہاں در پردۂ اخفا برفت
چوں بگوش قلب او آمد صدائے ارجعی
جست ازیں بند قفس شاداں سوئے مولا برفت
زیں خراب آباد عالم بر فضائے لامکاں
از پئے دیدار جاناں با دل شیدا برفت
قطب عالم ہادی دیں قدوۂ اہل صفا

Marfat.com

زیں جہان خاکی بر اوج منزل علیا برفت

آفتابے کز وجودش بود روشن ایں جہاں

وائے زیر تودہ خاکی ز فرق ما برفت

گفت لبیک اجابت چوں ندای اجل

زود برفت سحر در جنت الماوی برفت

سال تاریخش چنیں گفت اشرف زار و حزیں

ہائے واویلا جنید عصر از دنیا برفت

کنوں سوئے کار خود آرم رجوع بگویم ز حق با خشوع و خضوع

کہ یارب تو بر تربت ہر چہار بفضلت کہ باران رحمت ببار

ازیں نخل کو سرکشید آنچناں کہ بگذشت از قصر ہفت آسماں

کشیدند سر ہفت پیکر کزاں چو سیارہ و ثابت و آسماں

لبے ماہ و انجم پدید آمدند در علم دیں را کلید آمدند

سخن رانم از وصف ہر ہفت تن کہ ہفت گردد عروس سخن

کنم کاغذ نامہ عنبر فشاں زمین سخن را کنم آسماں

Marfat.com

بہ سین وبزرگمند زاں ہفت تن — شہ خلد مسکن ظہور الحسن
کمالات او راست ادنیٰ دلیل — پئے عاجزاں بود نعم الوکیل
بسے پارسا بود و پرہیزگار — ریاضت کشان و تہجد گذار
نوشت است قاسم چو تاریخ آں — ز ہر او سن رحلت او نشاں
ظہور الحسن شاہ اہل صفا — زہے زاہد پاک و قدسی نژاد
بتاریخ بستم ز ماہ صفر — دریغا سفر کرد سوئے معاد
سن وصل آں واصل ذات حق — بگفتا فلک داخل خلد باد ۱۲۷۶ھ
بریں نخل کو بود سدرہ مثال — شگفتند سہ گل بعز و جلال
پئے آنکہ ترتیب باید بجا — بگفتم شرح وصف گل غنچہ را
از آں جملہ یکے حافظ نیک تن — شہ باصفا یعنی احمد حسن
ستودہ میر عالم باعمل — بہر علم آبائے خود بے بدل
ہمیں فرع را عترت یاسمیں — چہار نرگلہا مبین و نشیں
سوئم را چو سردار دیں دیدہ اند — خطابش بہ یاسمیں پسندیدہ اند
ازیں سا خطاب گل چہار میں — پسندیدہ شد زینت صدر دیں

Marfat.com

هنوز این گل نورس و تازه‌تر — دهد دایه را زینت دوش و بر
ازان سه دو راه پدر رفته‌اند — که حافظ باین خورد سالی شدند
بفضل خدا قسا در کردگار — برین شاخ گل آب برکت ببار
نهال دگر کو صنوبر قدست — سهی سرو شاه حسین احمدست
جوانے سعید است شیرین بیان — شده سالک مسلک خاندان
ورا نیز دو تازه گل آمدند — طفیل احمد و هم عزیز احمدند
هنوز ارچه طفل اند الا ذکی — بحدیکه گفتن توان اصمعی
خدایا تو این سرو شمشاد را — برومند دار از [illegible]
سهی سرو سوئم که از اخوتین — بود کوچک نامش احمد حسین
جوان سعید ست و صاحب تمیز — بخوش خوئی خویش هر دل عزیز
هنوز این سهی سرو آزاد ست — بیکتائی خویش دل شاد ست
امید است لیکن بفضل بهار — شود سرو با نارون همکنار
دوئم پیکر پاک زان هفت تن — ستوده سیر شاه نور الحسن
فروغ رخش رشک حور و ملک — خصائلش همین از صفات ملک

Marfat.com

برایں نخل سرسبز را دو ثمر — بفضل حق آں ہر دو ہم نامور
برادیس شاہ ابن حسن — کہ نام گل اولش بو الحسن
گل دیگرش کوست رشک سمن — علمشاہ بعالم بلطف حسن
برادر دوم آں سرور انجمن — شہ شمع روئے سراج الحسن
بآں شمع رو ہم گل غنچہ مو — ریاض الحسن نام فرخندہ خو
خدایا مراں نخل و فرع و ثمر — بفضل تو باد و ابستہ بار و ور
سوم گل پیکر از پیکر ہفتگال — مسمی اب و ابن شاہ بلال
علی با حسن چوں کنی انضمام — شود نام آں شاہ جنت مقام
پے حج حرمین احرام بست — بشوق دلی بر جہازی نشست
چو مطلوب را طالب آمد پسند — تفرمود جائے کہ باز آ ورند
چو تاخیر در قسمتش بود حج — جہازش تبہ کردہ شد زیں ہیج
چو محو رضا بود زیں تا بغرق — بہ بحر رضائے خدا گشت غرق
نوشتست تاریخ غرقی او — محمد علیم شہ تام جو
حضرت عم من براہ حجاز — شد ہم آغوش موجۂ رحمت

Marfat.com

بر کشم آه دگو میش تاریخ   که فرو شد به نسخهٔ رحمت
۱۲۷۷ھ
بآں نخل پیرائے باغ عدن   شده پنج گلها وزآں پنج تن
یکے مفتیٔ شرع دین متیں   که اسم شریفش شده میر دیں
صفات کمالش ندارد حساب   همیں بس که در ابتدائے شباب
ز تحصیل علمی فراغت نمود   تصاعد براوج بلاغت نمود
نه بر معصر انست بالانشیں   که سبقت گرفتست بر پیشنیں
بر ایں نوجوانے چو پیران پیر   شده مجمع مومناں را امیر
همیں نخل شاداب را یک ثمر   ز گلهائے ورد و سمن تازه تر
چو آثار رشد و بزرگی آں ازو   بدیدند بس بر جبینش عیاں
کبیرش به تضمین دیں خوانده اند   بفرقش زر و گوہر افشانده اند
ازیں نخل نیار و بهار آفریں   بر آور ہزاراں گل یاسمیں
دگر آنکه او راست عالم مطیع   مقامش رفیع است و نامش رفیع
زنامش چو دیں سر برفعت کشید   بفرق خودش جائے او برگزید
مرایں ماه را اختر اسعد است   که نام سعیدش نیاز احمد است

Marfat.com

بفضل خود اے قادر ذوالجلال | کن ایں ماہ نوراچو بدر کمال
سوئم آں رضیہ خصال گزیں | کہ نامش رضی است بالائے دین
تمامی کلام خدا بر زباں | بدارد بخواند بہ ترتیل آں
چہارم کہ شد دین حق را نصیر | بس نام او دین شدہ جائے گیر
قوی حافظہ ہست و طبعش لطیف | کہ شد حافظ خوش کلام مجید
مہ پنجمیں کوست دیں را معین | بر آمد بہ پشتی او کار دین
ازاں پنج سہ سرو آزادہ اند | خدایا بکام دل خود رسند
چہارم ازاں ہفت گردوں جناب | محمد حسن شاہ اشرف خطاب
لطیف و بدیع و رفیع المکاں | چراغ سمی نبی زماں
سر سالکان افسر عارفاں | شدہ زیب بخش سریر جہاں
فلک رفعت و آسماں آستاں | ملک خصلت و سرور آستاں
بزہد و ریاضت ولایت ستاں | بدیں پروری فخر ہندوستاں
براورنگ دین شاہ آزاد بود | خداوند تسبیح و سجادہ بود
طریقت پناہے ولی کاملے | ہدایت کن خلق و صاحب دلے

Marfat.com

ز لطف مضامین بے ساختہ ‌‌ بسے شہرہ در خلق انداختہ
خداوند دیوان حمد خدا ‌‌ ثناخوان شانِ امام الہدیٰ
مرایں را تصانیف فیضانی است ‌‌ کہ آں معدن فیض وکیدانی است
دگر ما حریفان تصنیف چند ‌‌ بعلم تصوف ز فکر بلند
بنظم آمدہ چوں دُرِ شاہوار ‌‌ کنوں ند آں شاہ را یادگار
دریغا بعمرِ سن اربعین ‌‌ سوئے خلد گردید رحلت گزین
خوشا ملفغیٔ قاسم نیک خو ‌‌ بوصلش نوشت است تاریخ او
کہ آنرا نیاید پر وردگار ‌‌ نویسم دریں جا بے یادگار
صوفی صافی کہ بود شاہ محمد حسن ‌‌ عابد عزلت گزیں عارف عرفاں پناہ
عاشق حق حق پرست و مست از جام الست ‌‌ ساغر وحدت بدست ساقی جاذنگاہ
حیف کہ بست و دوم از مہ شعبان بعد ‌‌ رفت بگلگشت خلد وائے ازیں بزم گاہ
زد و دل درد مند گفت زروئے الم ‌‌ سال وصالش بمن واصل ذات الٰہ
١٢٦٥ھ
ہم ایں شاہ راہست شہزادۂ ‌‌ بباغ سخا سرو آزادۂ
شجاع جہان و دلیر زمن ‌‌ کہ نامش علم گشت حیدر حسن
کہ او از نژاد دل خیبر است ‌‌ ہمہ سیرتش سیرت حیدر است

Marfat.com

مرا ورا گل ہست رشک سمن　　رخ روشنش چون ضیاء الحسن
لہذا بایں نام موسوم ہست　　ہنوز ایں پسر طفل معصوم ہست
ولیکن بتائید ذہن رسا　　شدہ حافظ خویش بفضل خدا
خدایا تو ایں نخل نو بادہ را　　بافضال خود بخش نشوونما
بسجادۂ پاک جدین او　　نشان وفیوضش رسان چارسو
چو سہ سال آمد بہ ایں نامہ بر　　بہ باغ امید ایں شہ نامور
برآورد سہ تازہ سرو سہی　　جبینش پر از نور فرہی
بتاریخ ہفتم ربیع نخست　　دریں باغ ایں سرو رعنا برست
چو دیدند روشن جبیں از سمن　　خطابش نمودند مظہر حسن
ز فکر شہ میر دیں نام جو　　شد این اسم تاریخ میلاد او
چو ایں دُر ز کان صفا گوہر است　　خطاب خوشش بندہ حیدر است
کہ یعنی بہ تضمین لفظ غلام　　بہ حیدر ز تاریخش گشت نام
۲۲۲ ۱۲۹۳
بفضل خدائے قادر بے نیاز　　معمر و با اقبال ایں سرو ناز
بیفزائے برکات لا انتہا　　طفیل شہ اشرف الاولیاء
ازاں ہفت خور نیر بنجمیں　　کہ بر نام او میکند فخر دیں

Marfat.com

جبینش پر از نورِ فضل و کمال　　سهی سرو از جویبارِ جلال
طریقت مآب و شریعت پناه　　بملکِ فضیلت یکے بادشاه
رهِ معرفت را شہ سالکاں　　سمند افگن عرصہ لامکاں
مفسر، محدث، فقیہ و کلیم　　ادیب و لبیب و طبیب و حکیم
گزین نائب سید المرسلین　　حسینی نسب سالک راهِ دین
طبیبِ مریضان درد دلی　　دلش گنج سرِ خفی و جلی
چو با فخر رازی و از بو علی　　وہم نسبتش باشد از جاہلی
کہ بودند آنها ادیب و طبیب　　یکے را نہ بد علم معنی نصیب
نہ نازم کہ حکمت پناہی کند　　کہ در فقر خود بادشاہی کند
وقارش فزوں تر ز قطب سماست　　پئے خیمۂ دیں چو اوتاد ہاست
ستون شریعت ز دستش بپا　　محل سلوک از رخش پر ضیا
ز قلزم فزونست فیضان او　　کہ تشنہ لباں از رہ چار سو
چہ ڈھاکی چہ بنگالی د ہد گلی　　چہ سندھی چہ کشمیری و کابلی
چہ مداسی و مرہٹ چہ گجراتیاں　　چہ از وسط ہند و چہ میواتیاں
چہ نیپال و لاہور و ملتانیاں　　چہ سلہٹ چہ بلوچ و مکرانیاں

Marfat.com

بسے غزنوی وخراسانیاں — بسے مشہدی وصفاہانیاں
ارادت بدیں چشمہ آوردہ اند — بدل خواہ خود فیضہا بردہ اند
باقلیم جاں شاہ آزادہ اند — خداوند و تسبیح وسجادہ اند
مرایں شاہ راہم یکے شہریار — چو دُرِ یتیم آمدہ یادگار
کہ طبعش بلیغ وکلامش فصیح — رخِ اُو ملیح ست ونامش مسیح
حذاقت چو بدراز جبینش عیاں — ملقب شدہ با مسیح الزماں
فضیلت پناہ ست وحکمت مآب — ازیں رو مسیحاست اورا خطاب
چو آباو اجدادِ صاحب طریق — بفضل وعلوم ست بحرِ عمیق
بہ طفلی شد علامۂ روزگار — ہمہ دانی اش برہمہ آشکار
شہ صرفیان وسرنحویان — امام ادیبان نادر بیان
بعلم معانی دفن بیاں — سبق بُرد بر ذہن پیشینیاں
بعلم فرائض بہ فتوائے دہی — بہ پیش از شباب آمدش آگہی
دراید دل بفضل خدائے کریم — جوان است ودرد دلی راحکیم
بہ تشخیص او بسکہ نازد دوا — کہ بردست او کرد بیعت شفا
بگویند اورا حکیم ہمام — کہ بر ذات او گشت حکمت تمام

Marfat.com

خدایا تو این شاه و شهزاده را | کز و زینت هست سجاده را
بفضلت که بر فرق مسترشدان | لبے سالہا ظل گستر بمان
پس از ختم این نامهٔ دلکشا | شده این شہ دین چو صاحب لوا
که یعنی به شهزادهٔ کامگار | بفضل خدا آمده یادگار
پس سال دو این گزارش گری | بسال و مه دور و زنیک اختری
بهین و مهین و به آوان خوش | تولد شده بدر خورشید وش
جبینش چو الوار دین تافته | ز رشد نام ملا حسن یافته
ز سال ولادت چو خواهی نشان | به شمس و بدین امیرش بخوان
ولیکن بترکیب طرز مصاف | که باشد ترا نام نامیش صاف
ششم آنکه از مهتگان یکراست | مخاطب بنام علی حیدر است
فلاطون منش هست عیسیٰ نفس | بحکمت بدار دلیسے دست رس
بتحصیل این علم و کسب سترگ | شده مستفیض از اخی بزرگ
که نامش عیان است چون مهر و ماه | باقلیم حکمت یکے بادشاه
برین شاخ هم سه گل خوشنما | دمیدند از فضل رب العلا
از ان ها یکے هست فولاد تن | علی دار بکافران تیغ زن

Marfat.com

چوں اولاد را ضم کنی با حسن | شود نام آں دستہ دشمن شکن
ہم او را گوئی ہست بزرور ردیف | چو فرجد اُو نامش عبداللطیف
وگر ہست زاں شاہ عترت حسن | کہ نبس عرق ریز است در علم وفن
ذکی وذہین ست ودقت پسند | الٰہی بعلمش کند بہرہ مند
برادر پود سوم تو اے ذی شعور | کہ نامش بخوانی محمد ظہور
اگرچہ ہنوز آں پسر کم سن است | ۱۲۸۹ جبینش ز آثار دیں روشن است
الٰہی تو ایں جملہ را شاد دار | بدہ ہر یکے را بسے یادگار
ازاں ہفت کاں اشرف الناس است | علمدار دیں شاہ عباس است
ورائے کمالات آبائیش | بہر کار تیش ست وانائیش
بہ تنظیم وتنسیق وفرماں دہی | برادر بسے دانش وآگہی
دمے کاندریں ملک زرریز بود | سرآمد بحکام انگریز بود
بکرسی سررشتہ داری نشست | بسے بود حکام را بیش دست
بہ تحصیلداری نمود آں چناں | کہ کردند حکام تحسین آں
درایدوں کہ نزدیک دو سال ہست | کہ او ناظم ملک بھوپال ہست
باپ ہفتمی ماہ ہفتم سپہر | بفضل الٰہی دو خورشید چہر

Marfat.com

درخشنده گشتند با عز و جاه — یکے غیرت خورد گر رشک ماه
همانا کہ ایں هر دو مهر و مه اند — با قلیم اخلاق شاهنشه اند
خطاب نخستیں محمد علیم — علم گشت و شد کنیت بو سلیم
سخن سنج طور سخن را کلیم — علیم علوم ست و طبعش سلیم
سخنداں چو حسان فخر عرب — چو سحبان وائل بعلم ادب
حریری مقام و نظیری نظیر — شهید بیانش قتیل و اسیر
چہ نثر ظهوری چہ نظم ظهیر — کلامش چو خورشید آفاق گیر
نہ از انوری نور سخنش فزود — کہ گوی بلاغت ز سعدی ربود
دریں دم کہ جز دے کم از سال هست — نمک خوار سرکار بهوپال هست
هم ایں ماه وارد سہ اختر سعید — براں باد یوماً فیوماً مزید
سلیم سلیم الطبع او کین — سلامت بدارش جهاں آفریں
بود شاه منظور احمد دگر — سوئم مولوی محمد بفر
الهی تو ایں انجم و ماه را — بر اوج سپهر سعادت رسا
چنیں برکت افزا با ولاد شاں — کہ رشک آورد بر زمین و زماں
مه دوم آں آسمان ارتقا — عزیز جهاں شاه یوسف لقا
چہ سازم بیاں وصف ایں رشک ماه — کہ نامش بود برکمالش گواه
هنوز ایں مه برج نیک اختری — نہ برخورد با زهره و مشتری
بفضلت کہ اے قادر کردگار — چو ایں مه بزهره شود همکنار

Marfat.com

پے یوسف آں حسن اسلوب کن | کہ نسل در انسل یعقوب کن
درود خدا بر رسول کرام | کہ شد شجرۂ شیر مرداں تمام
صفات بزرگاں کہ سنجیدہ ام | زبس اختصارے پسندیدہ ام
لبے سب لیکن پئے اختصار | ہمیں مختصر کردہ ام اختیار
کہ ہر در بہ نظم ار کشیدہ شود | بترسم کہ شجرہ قصیدہ شود
لہذا چنیں مختصر گفتہ ام | بیک رشتہ صد ہا گہر سفتہ ام
بدانی تو دانائے سر نہاں | کہ ایں مقبلان ترا مدح خواں
نہ از بہر دنیائے دوں گفتہ ام | نہ بہر نمود و نمو گفتہ ام
ہمیں نژاد نیس کہ اے کردگار | طفیل ہمہ با بروز شمار
بخدمت پسندیش آزاد کن | بمقبولیٔ خدمتش شاد کن
طفیل رسول کریم اے کریم | بادیہل کن روز امید و بیم
بالفت بفرمائے محبوب خویش | کہ شافع شود الفت سینہ ریش
ادب گیر و خاموش شو الغتا | بکن توبہ و عذر از ورزمہا
چو شد شجرۂ پاکباز اں تمام | شدہ آرزویم بتاریخ و نام
رسید از لب زہد در گوش ام | کہ شد شجرۂ نیک و زیبا رقم

۱۲۸۳ھ

ہم از بہر آگاہیٔ شائقین | شدہ نام او شجرۃ العارفین

Marfat.com

سبع سیارہ

یعنی

تاریخ وفات حضرات اعمام و والد علام نور اللہ مرقدہٗ

مع

منتخب قطعات تاریخ

از

شاہ محمد علیم الہ آبادی

Marfat.com

سبع سیارہ

غم و اندوہ کے قصے بہت ہیں ۔۔۔ نہیں ان سب کی گنجائش بیاں میں
غضب ہے آگئی آنکھوں کے آگے ۔۔۔ سنا کرتے تھے جو کچھ داستاں میں
خزاں نے کر دیا برباد اُن کو ۔۔۔ ابھی پھولے تھے جو گل بوستاں میں
لٹی بازار گیتی میں یکایک ۔۔۔ متاع نیک تھی جو ہر دکاں میں
نہیں کانوں میں اب بانگ جرس بھی ۔۔۔ عجب وحشت ہے راہ کارواں میں
ہوئے تھوڑے دنوں میں سب روانہ ۔۔۔ بڑی عجلت کی ٹھہری رہرواں میں
یہ ثابت تھا کسے ساتوں برادر ۔۔۔ بنیں گے سبع سیارہ جہاں میں
کروں تفصیل بھی گر تھام لو دل ۔۔۔ غم جانکاہ ہے میرے بیاں میں
محمد باحسن تھا نام جن کا ۔۔۔ جو سجادہ نشیں تھے خانداں میں
ولی جن کو سمجھتا تھا زمانہ ۔۔۔ گنے جاتے تھے جو کامل جہاں میں
جو لکھتے تھے کلام عارفانہ ۔۔۔ فصاحت جن کے تھی طرز بیاں میں
ہوئی شعبان کی بائیسویں جب ۔۔۔ وہی پہلے ہوئے داخل جناں میں

سن رحلت کہا یہ عارفوں نے
وہ فائق تھے علوم عارفاں میں

۱۲۶۵ ھجری

Marfat.com

ظہورا دل حسن کا لفظ من بعد | جو یوں موسوم تھے اہل جہاں میں
ہوئی جب بیسویں ماہ صفر کی | بھر آئے اشک چشم خونفشاں میں
حلیم و عابد و پاکیزہ خصلت | معظم سب کے تھے جود و دہاں میں
جو یہ بھی ہو گئے جنت کو راہی | ہوا کہرام برپا انس و جاں میں

لکھی تاریخ یہ ماتم زدوں نے
فسانہ ہے دل ہر نوحہ خواں میں

۱۲۷۶ ہجری

علی کا نام ضم کر کے حسن سے | جو تھے مشہور ارباب زماں میں
جہاں میں جو نہایت تھے جوانمرد | جو تھے مضبوط وضع صادقاں میں
مآل اندیش حق گو مرد صوفی | مسافر دوست تھے تو کن فکاں میں
گئے وہ حج بیت اللہ کرنے | وفور شوق سے اس درمیاں میں
مہینہ آگیا شعبان کا جب | مقام جدہ جنت نشاں میں
ہوئے دم میں غریق بحر رحمت | شہیدوں سے ملے وہ کاروان میں
لکھی تاریخ اس کی ناخدا نے | یہ کس کا شور ماتم ہے جہاں میں

۱۲۷۷ ہجری

بالفاظ محمد اور عباس | ہوئے تھے نامور جو اس جہاں میں
جہاں میں جو مرے مشفق پدر تھے | نپش ہے جن کے غم کی جسم و جاں میں

Marfat.com

خلیق و ذی مروت باسخاوت — بڑے کامل تھے جوہر امتحاں میں
ہوئے تھے جو ازل کے روز پیدا — طریق نیک و وضع راستاں میں
زمانہ جن کا تھا مداح دل سے — نہ تھا جن کا کوئی ثانی جہاں میں
جو لوٹے سیندھیا کے شہر سے وہ — تو آئے بھرت پور آتش فشاں میں
تلاوت کرتے تھے جامع میں جس دم — اسی سال غم و کلفت نشاں میں
ہوئی جو بیسویں جس دم رجب کی — لگی لو سخت جسم ناتواں میں
بروز جمعہ اس کے دوسرے دن — جگہ کی اپنی جنت کے مکاں میں
پڑھا تو سو نمازی نے جنازہ — اثر تھا یہ قلوب مومناں میں
گئے تھے زاد راہ حج کے دھن میں — ثواب حج کو پایا درمیاں میں

لکھی تاریخ ارباب وطن نے
سفر کرتے ہی لو پہنچے جناں میں

۱۳۰۱ ہجری

ہوئی پھر سیز دہ شوال جس دن — اسی سال الم کے درمیاں میں
علی حیدر جو تھے نواب صاحب — بہت مشہور ہر پیر و جواں میں
وہ عابد ہی نہ تھے حکمت کے ماہر — مسیحا تھے مریضان جہاں میں
سوئے جنت غرض وہ بھی سدھارے — غم و رنج فراق رفتگاں میں
سن تاریخ رضواں نے بتایا — ہوئے داخل رفیقان جناں میں

۱۳۰۱ ہجری

Marfat.com

پھر اس کے بعد ہی نور الحسن بھی — جو تھے شمع تجلی دودماں میں
رقیق القلب و خوش خواہل ہمت — معاون تھے جو کار ایں و آں میں
ہوئی ذی الحج کی جب تاریخ ہفتم — گئے خنداں ارم کے گلستاں میں
چراغ زندگی جب ہو گیا گل — سیاہی چھا گئی چشم جہاں میں

لکھی تاریخ رحلت کی فلک نے
اندھیرا سا ہے قطع خاکداں میں

۱۳۰۲ ہجری

قیامت آگئی یہ اور سر پر — رہے یہ بھی نہ باقی جب جہاں میں
وحید عصر و علام زمانہ — جو فخر دین احمد تھے جہاں میں
طبیب و حافظ و درویش و حاجی — بڑے ممتاز تھے جو عز و شاں میں
حکیم باد شہ جن کا لقب تھا — جو حاذق تھے اطبائے زماں میں
فرشتہ خصلت و چرخ ہدایت — جو سجادہ کے زینت تھے جہاں میں
ربیع آخری کی بست و سوم — گئے نفریح کو باغ جناں میں
ہوئی تاریخ رحلت کی مجھے فکر — جو مدفن سے میں لوٹ آیا مکاں میں

درون زار سے نکلی یہ آواز ـــــ
سحاب علم تھے ہندوستاں میں

۱۳۰۲ ہجری

Marfat.com

نظر کرتا ہوں میں اب جس طرف کو — گل پژمردہ ہیں سب اس خزاں میں
مکان رہ رواں وحشت کدہ ہے — عجب عالم ہے ہو کا دودماں میں
جو کچھ صدمے ہیں دل پر کچھ نہ پوچھو — لگی ہے آتشِ اندوہ جاں میں
نہیں جز صبر لیکن کوئی چارہ — عبث مصروف ہوں شور و فغاں میں
یہی ہیں عالم فانی کے قصّے — پڑے جھگڑے ہیں دورِ آسماں میں
رہے گا الغرض باقی نہ کوئی — سبھی ہیں چند روزہ اس جہاں میں
وہی ہے لایموت و حی و قیوم — یہ جلوے دم کے ہیں سب انس و جاں میں
خداوندا ترے فضل و کرم سے — رہیں دائم یہ سب باغ جناں میں
علیم زار پر بھی ہو ترحم — کہ وہ رسوا نہ ہو کون و مکاں میں
کہاں تک کیجئے شرح مصیبت — کہ اب باقی نہیں طاقت بیاں میں
بس اب اس نظم کی تاریخ آگئے — میں لکھدوں ہے عجائب غم بیاں میں

١٣٠٣ ہجری

Marfat.com

انتخاب قطعات تاریخ فارسی از شاہ محمد علیم الہ آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعہ تاریخ ولادت نور چشم سید شاہ محمد سلیم سلمہ الکریم بتاریخ بست دوم ماہ رجب وقت نواخت دہ ساعت بروز شنبہ بمقام الہ آباد متولد شد۔

نور چشم چو از ولادت خویش — شد بہر جان دل مسرت زا
سالِ میلادِ او علیم بگفت — باعث راحت دل و جانہا
۱۲۸۲ھ

ایضاً

پئے سالِ میلاد طفل سلیم — کہ مسعود بودہ ز وقت ازل
بگفتم علیم از سرِ انبساط — زہے طفلک نیک بخت ازل
۱۲۸۲ھ

ایضاً

سن تاریخ این مولود مسعود — بما درگشت ہر گہ زیب آغوش
بسال عیسوی خورشید انور — چراغ خانہ فرمود از سر ہوش

۱۸۶۰
۵
۱۸۶۵ء

Marfat.com

قطعہ تاریخ ولادت برخوردار سید شاہ حافظ ضیاء الحسن فرزند برادر صاحب قبلہ سید شاہ حیدر حسن صاحب

در مہ خورداد تاریخ یکم — چوں تولد طفل نیک انجام شد
شد مسرت زا دل حیدر حسن — غیرت عیدین صبح و شام شد
سبز انور نظر کز جلوہ اش — غیرت خور دیدۂ ایام شد
شد باسم سال او فکر علیم
میر خیر الدین حسینش نام شد
۱۲۸۳ھ

قطعہ تاریخ ولادت فرزند دلبند برادر عزیز القدر مولوی حکیم سید شاہ مسیح الدین احمد سلمہ اللہ تعالیٰ

چوں ز میلاد نور چشم مسیح — مژدۂ جاں فزا رسید بگوش
از ظہور مسرت خاطر — فرط شادی مرا ربود ز ہوش
آں قدر شاد شد علیم حزیں — کہ بزد بانگ تہنیت بخروش
بحیات جناب حضرت خضر — اے مجیب الدعا دعائے نیوش

Marfat.com

تا بود بزم زیستن قائم — نشود شمع زندگیش خموش
ناگہاں بہر سال تاریخش — بدلم زد چو بحر فکرم جوش
بسبیل دعائے طول حیات
زندگیش بخش گفت سروش
۱۲۹۵ ھجری

قطعۂ تاریخ ولادت پسر بخانہ سید محمد سلیمان خلف محمد عابد بیگ خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مرحوم

یوم آدینہ و بوقت حسن — روئے خود چو قمر ز شرم نہفت
از وجود پسر سلیمان را — شد دل و جاں بشادمانی جفت
پاسباں چوں سعادتش گردید — دیدۂ فتنہ در زمانہ بخفت
از مضامین سال میلادش — گوہر تازہ چوں علیم بہ سفت
از لب خویش دیو چرخ کہن
لعل انگشتر سلیماں گفت
۱۲۹۲
۴
۱۲۹۶ھ

Marfat.com

قطعہ تاریخ ولادت برخوردار سید بشیر الدین احمد خلف برادر عزیز مولوی سید شاہ امیر الدین احمد

مشتاق ہر دو عالم سید امیر دیں را — فرزند نور چشم و لخت جگر عطا کرد
فکر سن ولادت چوں شد علیم ما را — آمد ندا ز ہر سو خالق پسر عطا کرد

۱۲۹۶ھ

قطعہ تاریخ ولادت پسر مولوی ابو الخیر محمد مکی صاحب خلف جناب مولوی سخاوت علی صاحب مرحوم جونپوری

حق چو محمد مکی را — کرد عطا زیبندہ پسر
سجدہ شکر آور بجا — آں کہ بگوشش ایں خورد خبر
یارب بخش پسر را ہم — علم و تقویٰ ہمچو پدر
زینت و زیب حیات جہاں — ہست مسلم چوں ز پسر
گفت علیم سن از سر زیب — راحت روح و روان پدر

۱۲۹۹ ہجری

Marfat.com

قطعہ تاریخ ولادت فرزند سعید نجلہ برادر سید آل حسن سلمہ

چوں نیمہ از ربیع اوّل　　آمد بشمردن زمانہ
یکشنبہ دو پاس شب کہ بگذشت　　از فضل و عنایت یگانہ
از آل حسن نجانۂ او　　شد جلوہ گرے چراغ خانہ
چوں دید سعادتش بگیتی　　نکہت شدہ از جہاں روانہ
زہرہ چو شنید مژدۂ او　　انگیختہ از طرب ترانہ
بگذشت چو شب بایں مسرت　　شہرت بگرفت ایں فسانہ
آخر بصباح از دف جوش　　نواختہ مہر شادیانہ
کیں نور نظر باد یارب　　صیقل کن دیدۂ زمانہ
وز چشم بد و حوادث دہر　　یارب دارش بر کرانہ
از سال بگوشش گفتگوی　　آمد چو علیم در میانہ

خورشید بسال عیسوی گفت
تاریخ زہے چراغ خانہ

۱۸۸۴ء

Marfat.com

قطعۂ تاریخ تولد فرزند نجابت براد ر عزیز سید عزیز حسن سلمہ اللہ تعالیٰ

بخشید حق عزیز حسن را چو بخت دل ۔ مانند غنچہ خاطر پژمردہ ام شگفت
بردم چو سر بزانوئے فکر خود م خرد ۔ از بہر سال آنکہ با اقبال باد جفت
در عین انبساط دل شاد من علیم ۔ سرمایۂ ہمیشہ بہار حیات گفت
۱۳۰۲ھ

ایضاً

آں عزیز من کہ شد نامش عزیز ۔ حق ورا بخشید طفل نیک خو
سال میلادش اگر خواہی علیم ۔ قوتِ دل راحت جانش بگو
۱۳۰۲ھ

ایضاً

بہ عزیز الحسن برادر من ۔ از خدا طفل نیک انعام است
گو بفصلی علیم گر پرسند ۔ مظہر الدین احمد نام است
۱۲۹۳ فصلی

قطعۂ تاریخ حفظ قرآن شریف برائے برخوردار سیدہ حافظ محمد سلیم سلمہ الکریم

آں سلیمے کہ سلیم الطبع است ۔ ور از ازل ہست سعادات سرشت
چوں نگیں نقش حروف مصحف ۔ بر سر لوح دل خود بنوشت
در جوانی کہ بحفظش پرداخت ۔ دانہ حسن عمل نیکو کشت
بارک اللہ تعالیٰ فی الخیر ۔ دور تر باد از و خصلت زشت

Marfat.com

سر خرو بر دبزانو چو علیم — دید خنداں گل مضموں چو بہشت
خامۂ او سن تاریخش باز — حافظ مصحف نیکوئے نوشت

۱۳۰۲ھ

دائرۂ غرقی جہاں حضرت عمی محترمی قبلہ و کعبہ جناب سید شاہ علی حسن مرحوم و مغفور

بسم اللہ الرحمن الرحیم الودود العلیم

۱۲۷۷ھ

حضرت عم من براہ حجاز — قطعہ — شد ہم آغوش موجۂ رحمت

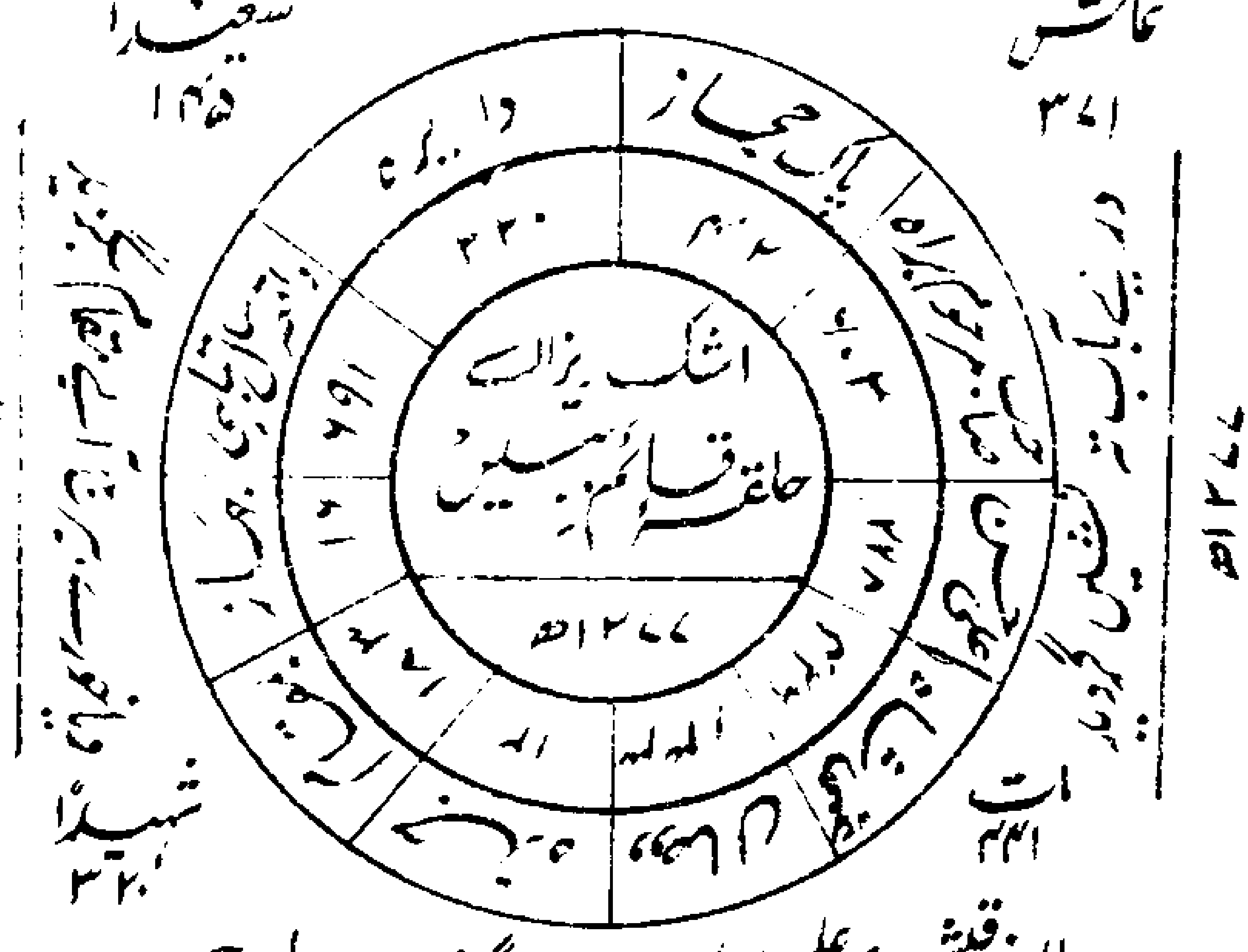

سال غرقیش ای علیم حزیں — گو فرو شد بلجۂ رحمت

۱۲۷۷ھ

کتبہ ابوسلیم المدعو بشاہ محمد علیم

۱۲۷۷ھ

Marfat.com

قطعۂ تاریخ وفات والدۂ ماجدۂ صاحبۂ قبلہ و کعبہ ام مولوی سید محمد عسکری خانصاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشن یافتہ

کہ شب یکشنبہ تاریخ ۱۳ جمادی الاول ۱۲۸۶ھ جاں بحق شدند

عن قضاءِ اللہ ماتت جدتی — رب ادخلہا بجنات النعیم
اقتضا فکری لحول الارتحال — قال روحؒ قل غفرہا من علیم
۱۲۸۶ھ

قطعۂ تاریخ خالہ صاحبہ مغفورہ طاب اللہ ثراہا

چو روز ماہ محرم شمار گشت بہفت — بیوم شنبہ و ہنگام یک و قبل ضحیٰ
پس از وفات ولیدے بروز ہشتم او — چو سی و ہفت بدنیا گذشت سال لقا
ہزار حیف کہ آں خالۂ من محزوں — سفر گزید ز دنیا بعالم عقبیٰ
بفضل خویش خدائے کریم آمرزید — کہ گشت روح بنام خدا ز جسم جدا
بحق احمد مختار و آل اصحابش — بیاد رحمت حق بر روانش صبح و مسا
علیم حضرت باری چو کرد مغفرتش — برائے سال وصالش بس است اغفرہا
۱۲۸۱ھ

قطعۂ تاریخ وفات حضرت والدۂ ماجدہ ادخلہا اللہ فی الجنان

نمی دانم کہ اے چرخ ستمگر — چہ پیدا گشت سامان قیامت
چہ نازل شد بلائے تازہ بر سر — چہ بخشا دہست باب رنج و آفت

Marfat.com

که روز شانزده از شهر ذیقعد | به یکشنبه بوقت هفت ساعت
چو امّم مهربان من دریغا | روانه شد ز گیتی سوی جنت
ز فرط ماتم او چون شب تار | بچشمم تیره شد روز مسرت
مپرسید اے انیسانم مپرسید | که دارم من چه در دل داغ حسرت
نباشد درد ما را انتهائے | سخن رانم چه از رنج و مصیبت
بوقت واپسیں پابوسیٔ او | نبود از روز ازل چون بقسمت
رسیدم بر مزار او ز بھوپال | بروز سوم از ایام رحلت
بیفشاں اے فلک بر فرق من خاک | بریز اے ابر بر من اشک حسرت
دریغا حسرتا کے مادر من | پسندیدے مرا در رنج فرقت
ربودی سایهٔ شفقت ز فرقم | کجائی مادرا من خاک پایت
چه می نالی علیم زار خاموش | دعائش کن بمحراب اجابت
خداوندا بافضال خدائی | برو نازل بکن باران رحمت

اگر خواهی سن رحلت ز هجری
بیار اندر شمار از لفظ رحمت
۱۲۹۰ھ

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات جناب قبلہ میر فرخ علی صاحب مرحوم جد فاسد

برادر عزیز مولوی سید شاہ مسیح الدین احمد صاحب

چوں آں فرخ علی پیر طریقت | کہ از ذاتش ظہور رسم دیں شد
شب پنجم ز رمضان المبارک | دریغا زیں جہاں رحلت گزیں شد
برائے طالبان راہ ایقان | ظہور حشر بر روئے زمیں شد
علیم از سال وصل او بپرسید | فلک گفتا سوئے خلد بریں شد

۱۲۷۶ھ

قطعہ تاریخ وفات زوجہ عمی معظمی قبلہ وکعبہ دوجہاں مولانا ومرشدنا مولوی حافظ حاجی حکیم سید شاہ فخر الدین احمد صاحب عرف حکیم بادشاہ

ز ماہ صفر چوں شب شانزدہ شد | اثر گشت معدوم رنگ شفق را
بیا دخدا زوجۂ حضرت عم | کہ مشہور با فخر دیں شد بدنیا
بصد اشتیاق بقائے الٰہی | بخلد بریں رفت محو تمنا
علیم حزیں گفت سال وصالش | شدہ صاحب عصمت از دار دنیا

۱۲۸۸ھ

قطعہ تاریخ وفات جناب قبلہ وکعبہ حاجی سید شاہ غلام علی صاحب مرحوم جد فاسد برادر صاحب مرحوم سید شاہ حیدر حسن صاحب

معدن تقوی مصدر حلم | مخزن عرفاں آل نبی

Marfat.com

قبلہ ایقان مظہرِ دین | کعبۂ ایمان مردِ ولی
گرم روے درراہ فنا | تارک ایں دنیاے دنی
بست ودوئم از ماہ رجب | رفت زدنیا مستغنی
درشب شنبہ وقت حسن | شد زجہاں آں جانِ سنی
سال وفاتش جست علیم | گفت معاذ وعقل جلی
نامش خوانی از سر آہ | سید حاجی غلام علی

۱۲۶۸ھ

قطعہ تاریخ وفات استادی معظمی میر اعظم علی صاحب اعظم الہ آبادی

کیست تا بشنودہ فسانۂ غم | بکہ گویم زحسرت استاد
خاک برفرق زندگانی من | ترک جاں بہ بفرقت استاد
سخن خیر یاد باید گفت | کز جہاں گشت رخصت استاد
بس علیسوی شود منظور | اگرت سال رحلت استاد
سال نقلش علیم زار بگو | از سر آہ حضرت استاد

۱۸۶۵

قطعہ تاریخ وفات جدہ میر احسان علی صاحب

روز جمعہ جدۂ احسان علی | از جہاں چوں مائل فردوس شد
سال وصل او بجوشش من علیم | گفت رضواں داخل فردوس شد

۱۲۶۹ء

Marfat.com

قطعۂ تاریخ وفات والدۂ برادرِ عزیز سید حافظ ولایت حسین سلمہ

زوجۂ میر عسکری زہرا | رفت بہرِ علاج الہ آباد
روزِ یکشنبہ ہشتم شوال | بتہِ خاک مہرِ رو چو نہاد
حیف زیں منزل دیارِ فنا | بست رخت سفر بسوئے معاد
سال رحلت علیم زار بگفت | رحمت حق بروح پاکش باد
۱۳۰۲ھ

قطعۂ تاریخ وفات مولوی غلام امام شہید

نصف مہ چوں شد از مہ شوال | ہم ز یوم الخمیس صبح دمید
عاشق مصطفےٰ غلام امام | آں کہ بود از سنانِ عشق شہید
آں کہ بود است شاعرِ بے مثل | آں کہ بود است در زمانہ وحید
اے دریغا کہ در الہ آباد | سالِ عمرش باختتام رسید
حیف بارش اماں ندادِ اجل | ناوک دردِ چوں بسینہ خلید
شد بیک لحظہ راہی از دنیا | وز تن پاک مرغِ روح پرید
صبر و تسکیں چو رخت بست از دل | از دو چشم سرشک غم بچکید
ہر کہ بشنید حالِ رحلت او | نوحہ کرد و گریست و نالید
سر بزانو دراں زماں چو علیم | بہر تاریخ رحلتش گردید
مصرع سال او سروش بگفت | شدہ اے وائے ارتحال شہید
۱۲۹۶ھ

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات مولوی شاہ محمد نقی صاحب خلف مولوی شاہ تراب علی صاحب کاکوروی
حسب فرمائش سید حسن بلگرامی

مولوی شاہ نقی عارف — خلف الصدق تراب اکرم
زاہد و عابد و محبوب خدا — جامع فضل و کمالات اتم
گفت لبیک بداعی اجل — وز غمت گرد دو چشم پر نم
من کہ باشم کہ چکانم اشکے — خون چو بگریست بہجرش عالم
صبر کن صبر علیم محزوں — کہ شود شاد غفور اعظم
بہتر این است کہ سال وصلش — فکر کن در دل و برگیر قلم
کن رقم از سن ہجری تاریخ — ہائے شد راہی بستان ارم
۱۲۹۰ھ

قطعہ تاریخ تعمیر چاہ مسجد دائرہ

چاہ نو در احاطہ مسجد — شدہ تیار چوں بفضل کریم
سال تاریخ او بطرز دعا — چشمہ فیض ساز گفت علیم
۱۳۰۶ھ

قطعہ تاریخ وفات شاہ معظمی مولوی عبد السبحان صاحب ساکن قصبہ نارہ ضلع الہ آباد شاگرد رشید مولانا و مرشدنا شاہ حکیم فخر الدین احمد صاحب حکیم بادشاہ

چو شد روز شش از نیم محرم — کہ از آغاز سالش بود پیوند

Marfat.com

دریغا عبد سبحاں فاضل دہر | کہ شغلش وعظ بود و کار او پند
سوئے ملک بقا رخت سفر بست | بشوق وصل یزداں آرزومند
چو استادِ من و تلمیذِ عم بود | دلم اندر غمش نالید یکچند
ندیدم اندریں چوں چارہ کار | ازیں کردم درِ کلفت برو بند
پئے سال وفاتش سر فرو بردم بزانو | علیم از بہر سالش چوں دمے چند
بگفتا فاتحہ خوانے بگورش | بکن آمرزشِ او اے خداوند

۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ وفات حضرت پیشوائے سالکین مولانا و مرشدنا عم مکرم قبلہ دین و ایمان جناب حافظ حاجی سید شاہ حکیم فخرالدین صاحب عرف حکیم بادشاہ

ماہ ربیع الثانی سطے | کرد چو روز بست وسوم
حضرت عمی فخرالدین | فیض و ہدایت را قلزم
نیّرِ علم و حکمت و فقر | گشت چو زہ مغرب گم
در غم ہجرت رشد زمیں | نالہ من بر چرخ نہم
مصدرِ حکمت خاکش باد | نشر شود تا شور قم
جوشش بگورش زد چو علیم | خونِ سرشکم چوں مے خم
سال وصالش پرسیدند | گفتم نورِ تربہ تہم

۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ وفات سید محی الدین صاحب برادرم سید لطف اللہ صاحب

آں کہ زردسر محی دین بود | زاہد و زبدۂ ارباب ہمم
خلق سید حسینیش می خواند | بود کاں آل رسول اکرم
صد و دو نیم بروز جمعہ | چوں گذشت از سن عمرش بہم
روز سوئم ز محرم بیہات | سوئے فردوس شدہ زیں عالم
سال او گفت علیم محزوں | وائے شد راہی بستان ارم

۱۲۹۱ھ

قطعہ تاریخ وفات جناب مفتی اسد اللہ خان صاحب صدر الصدور ساکن محلہ چتر ساری شہر جونپور از یکے اعزائے دائرہ شاہ اجمل

چو ز شہر جمادی الاولی | روز اول قدم بدہر نہاد
صدر اعلیٰ و مفتی ذی فضل | اسد اللہ خان نیک نژاد
وا دریغا کہ بعد نصف الیوم | رخت یکشنبہ را بسوئے معاد
قرب ہفتاد سال از عمرش | کہ گذشتہ بعالم ایجاد
چوں بذکر خدا بسر بردش | زیں دم مرگ ماندنامش یاد
سر چو بردم فرو بزانوئے فکر | بہر تاریخ با دل ناشاد
مصرعہ سال او علیم نوشت | منزلش از جوار رحمت باد

۱۳۰۰ھ

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات اہلیہ برادر عزیز سید شاہ رفیع الدین سلمہ اللہ تعالیٰ

زوجۂ بود رفیع الدین را — پاک داماں وزنے با عفت
بست و ہشتم زجمادی دگر — جائے خود کرد بقصر جنت
بود شنبہ وقرب مغرب — کز جہاں کرد بعقبیٰ رحلت
پدرش فخر جہاں فخر الدین — زار نالید بدل از حسرت
شد ندائے زسر بالینش — منزلش باد بجوار رحمت

۱۲۹۴ھ

قطعہ تاریخ وفات حضرت استاذی جناب مرزا مدار بیگ کہ بتاریخ بستم ذیقعدہ رحلت فرمودند

آں حضرت میرزا مدارا — کز تیغ غمش دلم دو نیم است
روز بستم زماہ ذی قعد — زیں دار فنا چو رخت بربست
بنگاشت علیم سال نقلش — با رحمت حق بجان پیوست

۱۲۹۵ھ

فقرۂ تاریخیہ

بجوار رحمت منزلش باد

۱۲۹۵ھ

قطعہ تاریخ عقد برخوردار حافظ منظور احمد مد عمرہٗ

چو منظور احمد سعید ازل — ولید سعید خجستہ نہاد

به بست و چهارم زماه رجب — به هنگام شب با دل شاد شاد
شده منعقد خوش بعقد نکاح — زمانه به رخ باب عشرت کشاد
الٰہی با آفاق داماد پیش — به لطف و عنایات مبارک کناد
کنوں اے علیم از پے سالِ عقد — بگو اے خدا کامرانش کناد
۱۳۰۳ھ

تاریخ عقد اول برادر عزیز رفیع الدین احمد سلمہ

وقت حسن روز جمعہ بست و چہارم از رجب — کہ خدا شد چوں رفیع الدین احمد نیک خو
خوش بگفتم مصرع تاریخ عقد او علیم — شاہد مقصود آمد در کنار آرزو
۱۲۸۴ھ

قطعہ تاریخ عقد ثانی سید محمد فاضل ساکن محلہ نصفیانہ قصبہ کڑا

چوں محمد فاضل از فضل خدا — بادہ پیمودہ ز جام انبساط
سکہ عشرت زدہ بار دگر — ہمچو نوشاہاں دریں کہنہ رباط
از برائے یادگار سال عقد — فکر را شد با دل من ارتباط
از لب جم خورد در گوشم علیم — باز حاصل گشتہ آوان نشاط
۱۲۸۵ھ

قطعہ تاریخ زفاف شادی اول سید محمد فاضل

فاضل امشب ز ریزۂ الماس — دُرِ ناسفتہ را چو دُر سفتہ

Marfat.com

از سر انبساط سال زفاف | بلبلے گفت غنچہ اشگفتہ
۱۲۸۴ھ

قطعہ تاریخ عقد برادر عزیز سید آل حسن سلمہ اللہ تعالیٰ

اے خوشا روز عقد آل حسن | کہ شدہ سال و مہ قرین نشاط
می سزد گر بہ بارگاہ سرور | جبہ سایم بر زمین نشاط
اے فلک بہر زیب دستارش | طرہ سازی ز یاسمین نشاط
دست بر داشتہ بحضرت حق | می نمایم دعا بحین نشاط
کز مئے عیش تا ابد در فلک | باد لبریز یا نگین نشاط
اختر بخت ارجمند بہا | باد تابندہ از جبین نشاط
ہم دریں وقت شادمانی ہا | کہ بگوی ز بہترین نشاط
ناگہاں از علیم پرسیدند | مصرع سال او بحین نشاط
سال او گفت ہاتف امید | ماہ با زہرہ شد قرین نشاط
۱۲۹۱ھ

قطعہ تاریخ طبع رسالہ مقالۃ الحزین من تصنیف مولوی عبد السبحان صاحب

خدائے پاک دہد اجر عبد سبحان را | کز و بماند درون جہان مقالۂ خیر
برائے رد عجالہ چو در سخن آمد | گرفت جلوے چو حق ہر زبان مقالۂ خیر
چناں کہ حسن نگہ داشت جوہر ذاتش | نگاشت است نکو ہمچناں مقالۂ خیر

Marfat.com

چو نام نیک کہ ماند بصفحۂ گیتی | بماد یا رب من برساں مقالۂ خیر
علیم از تو اگر سال طبع او پرسند | پس از رسالۂ زیبا بخواں مقالۂ خیر

۱۳۰۲ھ

قطعۂ تاریخ رسالہ دگر مؤلفہ مولوی عبد السبحان صاحب

آں جامع فضل عبد السبحان | آں مخزن فضل متقی مرد
چوں کرد رقم دلیل قاطع | رنگ رخ منکراں شدہ زرد
خواہی چوں علیم سال طبعش | سالیکہ بود بوصف خود فرد
گو از سر انبساط تاریخ | تحقیق فریق ناجیہ کرد

۱۳۰۲ھ

قطعۂ تاریخ طبع میلاد شریف مؤلفہ
جناب عمی قبلہ و کعبہ مولانا و مرشدنا سیدی و حافظا حکیم فخر الدین احمد صاحب

چو میلاد پیمبر گشت مرقوم | ز کلک فکر فخر دین و دنیا
بطرز نو مرا شد فکر تاریخ | کہ باشد در جہاں مرغوب دلہا
علیم از راہ علم خویشتن گفت | بکن نذر جنید اعدا وکتب رنا

۱۲۶۶ھ

ایضاً

آں نشر والا فخر الدین | از قلم اعجاز رقم
کرد چو ایں تحریر کتاب | رفعت سالش گشت علم

Marfat.com

نامِ خسرا شده چه کتاب — چشمهٔ فیض و عین کرم
گوهرِ درجِ حسن و قبول — مهرِ سپهرِ فضلِ اتم
سنہ علی بر طبعِ رسالش — آن که دراک گرداست رقم
جست علیم چو تاریخش — آرد تا در زیرِ قلم
از سرِ بینش گفت خرد — دفترِ حالِ شفیعِ امم

۱۲۶۶ھ
قطعهٔ تاریخ تالیف کلام اشرف من تصنیف عمی قبله و کعبه سید شاه محمد حسن صاحب متخلص به اشرف

چه کلام اشرف با صفا — شده منتخب بصد آرزو
که شنید هر که معانیش — شده تر زبان بصفات او
بشنید علیم ز امتحان — پئے سال کرد چو جستجو
به کلام الاشرف اشرف — خردش بگفت سخن نکو

۱۲۸۴ھ
قطعهٔ تاریخ طبع دیوان حضرت عموی قبله و کعبه سیدنا شاه محمد حسن صاحب متخلص به اشرف

چه رنگین طبع شد دیوان اشرف — کند مطبوع خلق ایزد تعالش
بود زیبا چو بار رنگین معانی — دہم از رنگ مانی را مثالش
معاذ الله بار رنگینی او — رسد از رنگ مانی کے مجالش
کجا از رنگ مانی و کجا این — اگر لعلش بود باشد سفالش

Marfat.com

علیم از بہر سال طبع دیواں — دل من کرد چون اندک خیالش
زبہر تعبیر ہاتف بگو شم — بگفتہ طبع دیوان گفتہ سالش
۱۲۹۰ھ

قطعۂ تاریخ دیوان حضرت استادی میر اعظم علی عفی عنہ اعظم الہ آبادی

چہ نام خدا گشت دیوان اعظم — پس از طبع مطبوع طبع سخندان
ہر آنکس کہ حسن مضامینش دیدہ — بحیرت نشا دہ زچشمان حیران
زہے بندش لفظ و معنی کہ بتیش — کشاید زسحبان نہ از دست حسان
چو تاریخ او را بمضمون رنگیں — علیم از رہ فکر گردید جویان
نکو مصرع سال طبعش بگفتم — عجب رونق طبع بگرفت دیوان
۱۲۸۵ھ

قطعۂ تاریخ طبع رسالہ حل العقود مولوی محی الدین صاحب قائم مقام مدرس اوّل گورنمنٹ ہائی اسکول الہ آباد حسب فرمائش ممدوح

محی الدین با فرہنگ و دانش... — کہ از رمز معانی ہست ماہر
چہ خوش فرہنگ نظم و نثر سعدی — زجلباب طبیعت کرد ظاہر
علیم از بہر سال انطباعش — چو طبع نکتہ سنجاں ماند قاصر
بگوشم گفت ہاتف بے سر میم — بگو فرہنگ مطبوع خواطر
۱۲۹۸
۲
۱۲۹۶ھ

Marfat.com

قطعہ تاریخ اختتام حفظ کلام اللہ برائے برادر عزیز رشیدہ حافظ رضی الدین احمد سلمہٗ

چوں ز فضل خدا رضی الدین — حفظ کردہ کلام پاک ودود
ہاتفے سال ختم او ز علیم — حافظ مصحف نکو فرمود۔
۱۲۸۴ھ

قطعہ تاریخ تعمیر تاج محل بنا کردہ جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ ریاست بھوپال دام اقبالہا

خوشا عمارت ایوان نزہ چرخ بریں — گذشت کز سر گردوں بنائے تاج محل
عمارتے کہ چو پرسیدم از لطافت او — زتاج گنج شنیدم ثنائے تاج محل
عمارتے کہ شکست است رفعت افلاک — کلاہ گوشہ خود بر سمائے تاج محل
عمارتے کہ بخلد بریں کند رضواں — بجائے کوثر و التجائے تاج محل
عمارتے کہ بود حرز جاں بصبح و مسا — منجمان فلک را دعائے تاج محل
مکین او ست چو تاج کشور بھوپال — زمانہ فرق نہادہ بپائے تاج محل
کسیکہ دید بگلگشت او بہارش را — شگفتہ غنچۂ دل از ہوائے تاج محل
بس است بہر تماشا بہ گلشن تاریخ — برائے مردم چشم فضائے تاج محل
علیم سر چو بزانوئے خویشتن بردم — بفکر مصرعہ سال از برائے تاج محل

بگوش من ز سر افتخار گفت فلک
بعہد شاہجہاں شد بنائے تاج محل
۱۲۹۶ھ

Marfat.com

قطعۂ تاریخ دیوان محمد جان خانصاحب حسرت شاگرد رشید میر اعظم علی صاحب اعظم الہ آبادی

دیوان حسرت نگاشت است حسرت — مطبوع جہاں پسند عالم
لبریز زبادۂ مضامین — ہر لفظ دروا ست کاسۂ جم
باشد اگرت علیم منظور — تاریخ بسال عیسوی ہم
دوبار بخواں کلام حسرت — کن دز بیس ہر دو است راقم

۱۸۷۹ء

تاریخ وفات ابو الحسنات حافظ حاجی مولوی محمد عبد الحی صاحب فرنگی محلی

شد ختم مہ ربیع الاول — چوں از رہ حکمت الٰہی
علامہ دہر و نادر العصر — برگزیدۂ حضرت الٰہی
با کثرت شغل ہم دل او — خمخانۂ وحدت الٰہی
عمرش چو رسید قرب چل سال — از حسن مشیت الٰہی
آں مظہر نور ایزد پاک — آئینۂ قدرت الٰہی
بگسستہ علائق ظواہر — پیوست برحمت الٰہی
پرسید علیم کشتۂ ہجر — تاریخ ز وصلت الٰہی
جاں و دل زار من بپاسے — گفتند ارادت الٰہی

۱۳۰۴ھ

Marfat.com

فاضل یکتا عبدالحیٔ | ایضاً | از سر شوق وصل ودود
وائے دریغ از دار فنا | | جانب جنت رو بنمود
نیست عجب گر کس صد رہ غم | | گر ز سرم برآرد دود
باصد درد علیم حزیں | | چون پئے سالش لب بکشود
گفت لب افسوس گزاں | | ماہ سپہر شریعت بود

قطعہ تاریخ وفات غفرانمآب جناب حضرت والد ماجد مولوی سید شاہ محمد عباس صاحب طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

اشتیاق زیارت کعبہ | گشت پیدا چو از رہ الفت
تا بدست آورد برائے حج | زاد راہے بباز دے ہمت
جانب شہر سند صیا آخر | پدرم از دیار شد رخصت
طرف بہرت پور بعد ازاں | دار سانید خاکش از قسمت
بست و چارم گذشت چو ز ماہ رجب | شد کشادہ بر و در کلفت
نسخۂ مصحف بہ مسجد جامع | پارۂ خواند درہماں حالت
گشت ساری دردن جسم لطیف | باد تند و تموز از حدت
پاس انفاس اندرون دردن | بر زبان نام خالق العزت
روز دو ئم بہمدریں اشغال | روح او شد ز کالبد رخصت

Marfat.com

ہشت و نہ صد نمازی جمعہ — کردہ بروئے نماز یک رکعت
بست و پنجم پس از ادائے صلوٰۃ — شدہ مدفوں بہ منزلِ غربت
ملکہ ہست چوں زر درویشے — خاک او گشت بستر راحت
ہست مشہور چوں در متھرا — قرب دارد ز قبر آں حضرت
وا دریغا کہ ناز بردارم — از سرم برد سایۂ شفقت
بسکہ محرومی زیارت ماند — نشدہ حاصلم بجز حسرت
تا قیامت نصیب شد حجش — از خدایش بہ ثمرۂ نیست
یا الٰہی بخاکِ پاکِ او — سایہ افگن بدامن رحمت
سر فرو برد چوں بزانو فکر — دلِ زارم پے سنِ رحلت

گفت رضوان علیم در گوشم
بسفر کرد رو سوئے جنت
۱۳۰۱ھ

قطعہ تاریخ وفات مولوی سید وحید الدین احمد صاحب مرحوم

آں مولوی وحید دین نائے — ذی فضل و بوضع نیک پابند
پاکیزہ خصال و متقی مرد — در ذوق علوم شاد و خورسند
از وجہ ملازمت ز نواب — بُد وارد رامپور یک چند
دور از وطن الٰہ آباد — ہیہات کہ شد بخاک پیوند

Marfat.com

بنوشت علیم مصرعِ سال
آمرزشش وے کند خداوند
۱۳۰۵ھ

قطعۂ تاریخ ولادت فرزند برادرم شاہ رفیع الدین احمد از بطن زوجۂ دیگر

شب بست و دوئم زماہِ صفر
باب عشرت چو بر رحم بکشاد
پسر دیگرے رفیع الدین
مادر دہر زاد نیک نژاد
نام تاریخی و سنش ہر دو
کرد خواہش دلِ علیم بشاد
گفتمش منظرِ نقی من بعد
فضلِ جاں آفریں سن میلاد
۱۳۰۵ھ

Marfat.com

انتخاب قطعات تاریخ (اردو)
از شاہ محمد علیم الہ آبادی

قطعہ تاریخ عقد اوّل سید محمد فاضل ساکن قضبانہ قصبہ کرا

طبع عاجز نے مری کی جو علیم | فکر تاریخ عقد با دل شاد
از سر ابتہاج لولی چرخ | بولی فاضل میاں مبارکباد

۱۲۸۳ھ

قطعہ تاریخ عقد ثانی

عقد فاضل کا ہو چکا جس دم | بج گئے شادیانے کو در گو
خوب لکھی علیم نے تاریخ | بانگ ہے تہنیت کی ہر اک سو

۱۲۸۵ھ

قطعہ تاریخ شادی برادرم حافظ سید ولایت حسین سلمہ

خدا کا بڑا شکر و احسان ہے | کہ دولہا بنے ہیں ولایت حسین
عزیز و قریب و محبان کو | خصوصاً جو دولہا کے ہیں والدین

Marfat.com

مبارک ہو اُن سب کو یہ سال جشن ... بصد حشمت و جاہ و با زیب و زین
بڑی آرزوؤں سے یہ دل ملے ... کرو خوب دولہا میاں اب تو چین
چڑھا کر قرینہ سے چقماق عیش ... مسرت کے اب داغ دو کارنین
لکھ اب مصرعۂ سال تو اے علیم ... بنے خوب دولہا ولایت حسین
۱۲۹۱ھ

قطعۂ تاریخ عقد عزیزی سید علی احمد سلمہٗ

وقت شب عشرۂ رجب کو ... آیا جس دم زمان فیروز
عقدِ علی احمد جواں بخت ... ہر دل میں ہوا مسرت اندوز
باہم لگے پوچھنے سن عقد ... جو لوگ تھے مخلص اور دلسوز
میں نے بھی علیم دل سے اپنے ... زائد تھا جو سب سے دانش آموز
پوچھی تاریخ تو یہ بولا
تہنیت عقد کا ہے یہ روز
۱۳۰۳ھ

قطعۂ تاریخ تولد فرزند بخانہ برادر صاحب قبلہ سید شاہ حیدر حسن

بسان قمر طفل حیدر حسن ... جو برج حمل سے ہوا جلوہ گر
ہوئی فکر تاریخ تجکو علیم ... خرد نے کہا ہے یہ لخت جگر
۱۲۸۴ھ

Marfat.com

قطعہ تاریخ ولادت فرزند بخانہ برادرم سید انعام اللہ عرف جھکو میاں

جب بیسویں کو پہونچا شوال کا مہینہ — اتوار کا ہوا دن وقت غروب آیا
پیدا ہوا درخشاں مانند مہر تاباں — انعام حق سے گھر میں جھکو میاں کے لڑکا
یارب رہے ہمیشہ دنیا میں باسعادت — عمر خضر ہو یارب طول حیات اس کا
پوچھے علیم سال میلاد آپ سے جو — کہہ دیجئے کہ تارہ آنکھوں کی پتلیوں کا

۱۳۰۲ھ

قطعہ تاریخ وفات استادی جناب میر اعظم علی صاحب اعظم الہ آبادی

ہے ہے علیم محزوں تجکو خبر نہیں ہے — کیوں ہو رہا ہے ماتم اے ہائے رنج اعظم
اعظم علی نے شاید دنیا سے کی ہے رحلت — روتے ہیں جب تو ہمدم اے ہائے رنج اعظم
کیا درد کی جگہ ہے کیا رنج کا محل ہے — خود کہہ رہا ہے ماتم اے ہائے رنج اعظم
کیا پوچھتے ہو مجھ سے رنج و الم کی صدمے — جب کہہ رہا ہو عالم اے ہائے رنج اعظم
افسوس شاعری کا کیا گھر ہوا ہے برباد — اعظم تھے رکن اعظم اے ہائے رنج اعظم
مل مل کے لفظ و معنی روتے ہیں یاد کرکے — اے ہائے رنج اعظم اے ہائے رنج اعظم
کی فکر سال رحلت احباب نے جو دل میں — آئی صدائے ماتم اے ہائے رنج اعظم

۱۲۹۱ھ

ایضاً

ہائے استاد معظم حضرت اعظم علی — آپ تو شہر الہ آباد سونا کر گئے
رحم فرمانا تھا کچھ بھی تو علیم زار پر — کس لئے کوہ الم سینہ پر اسکے دھر گئے

Marfat.com

اب وہ مضموں ہے نہ معنی ہے نہ لفظ — انجمن سے اٹھتے ہی سب بزم برہم کر گئے
دیدۂ حسرت سے خالی دیکھکر بزم سخن — نکتہ سنجان جہاں کے درد سے دل بھر گئے
جستجو کی جب سن فصلی میں سال وصل کی — یہ صدا آئی لب اعظم سے اعظم مر گئے
۱۲۸۲ف

ایضاً

میر اعظم نے ماہ ذی الحج میں — اس جہاں سے جو ارتحال کیا
بھر کے آنسو علیم نے فی الفور — مصرعۂ سال کا خیال کیا
آب ٹپکا کے رو اٹھا دل زار — میر اعظم نے انتقال کیا
۳ ۱۲۹۵ ۱
۱۲۹۱ھ

قطعہ تاریخ غرقی مسمی جھگڑا خانہ زاد شیخ کمال احمد صاحب رئیس کڑا

جب کمال احمد کا جھگڑا خانہ زاد — غرق دریا خود بخود جھگڑا ہوا
ہر کوئی دوڑا سوئے بازار گھاٹ — آیا ایک غواص بھی بکھڑا ہوا
بیل محسن کے اگرچہ بیچ گرے — اور برآمد آب سے جھگڑا ہوا
پر نہ اوچھلا قعر دریا سے غریب — رہ گیا پانی ہی میں اکڑا ہوا
سال غرقی تب علیم زار سے — خضر بولے ختم ہے جھگڑا ہوا

قطعہ تاریخ وفات جان محمد مرید حضرت عمی و مرشدی و مولائی مولانا حکیم رشیدہ

فخر الدین احمد صاحب فاضل حکیم باشندہ

ہے ہے وہ مرید فخر دیں وہ جان محمد نیک سیر
سب توڑ کے بند علائق کو اس دنیا سے آزاد ہوا

Marfat.com

تاریخ کی مجھکو فکر ہوئی اوسدم جو علیم خستہ جگر
آئی یہ درون جاں سے صدا کیا باغ ارم آباد ہوا
۱۲۹۶ھ

قطعہ تاریخ قتل ارل آف میو صاحب بہادر گورنر جنرل و وائسرائے ہند

کچھ پوچھئے نہ چرخ ستمگر کا ماجرا — کیا اس زمین شور میں کار زبوں کیا
آمادہ کرکے شیر علی کو براہ بغض — در پردہ اس نے آپ گورنر کا خوں کیا
خوں وائسرائے ہند کا ناحق کیا حلال — ظالم نے اپنے عقل کو صرف جنوں کیا
جو جو کہ خیر خواہ تھے سب نے براہ غم — جسموں پہ زیب پارچۂ نیلگوں کیا
دیکھا گزٹ میں میں نے جو یہ حال جاں گزا — تاریخ عیسوی کے لئے سرنگوں کیا
دل نے سر بکا سے یہ مجھ سے کہا علیم — شیر علی نے آہ گورنر کا خوں کیا
۱۸۷۴ع

قطعہ تاریخ رسالہ من تصنیف حضرت عمی محترمی مولانا و مرشدنا جناب سید شاہ فخر الدین احمد صاحب سجادہ نشین دائرہ حضرت سید شاہ رفیع الرمان قدس سرہٗ

حضرت عم قبلۂ کون و مکان — فاضل بے مثل و فخر اتقیاء
یعنی سید شاہ فخر الدین نے — ردّ اقوال مضلّیں جب لکھا
یادگاری کے لئے مجھکو علیم — وصیان آیا ایک بیک تاریخ کا
ہاتف غیبی نے مجھ سے سال رد — ردّ اقوال مضلّیں ہے کہا
۱۲۸۶ ہجری

Marfat.com

قطعہ تاریخ اختتام رسالہ ازالۃ الشکوک والاوہام مصنفہ حضرت ممدوح

شکر یزداں کہ اس زمانہ میں — یاوری کی جو بخت اسعد نے
یعنی کہتے ہیں جن کو فخر الدین — مستجاب جناب واجد نے
عالم باعمل یگانۂ حق — متقی وجہان کے ارشد نے
ہوگئے رفع جب شکوک بشر — کیا کہوں کیا مزے دئے رد نے
ایک عالم کو کردیا بے چین — اس رسالے کے شوق بجد نے
بہر تاریخ کھائے جب چکر — سیکڑوں گنبد زبرجد نے
لب دیں سے صدا ہوئی یہ بلند — رد کیا فخر دین احمد نے

۱۲۹۶ھ

قطعہ تاریخ طبع دیوان جناب استادی معظمی میر اعظم علی اعظم الہ آبادی

جو دیوان استاد کا چھپ چکا — بمضمون رنگین وخط جلی
ہوا اسقدر اس کے پڑھنے کا شوق — نکل قبر سے روح فیضی چلی
ہوا جب یہ عالم تو بہم علم — لگی پڑھنے حسادکی بیکلی
جلانا جو اعدا کا منظور تھا — مرے کلک نے پھر تو مہلت نہ لی
بدیہی لکھا اس نے مصراع سال — ہوا طبع دیوانِ اعظم علی

۱۲۸۵ھ

Marfat.com

ہوا مطبوع جب دیوان اعظم ایضاً سزاوار ثنا و مدح و تحسین
صفائے بندش مضموں سے یکسر بنی آئینہ چشم نادرہ بیں
کہا ہاتف نے سال طبع اس کا یہ دیواں چھپ گیا ہے پر مضامیں
۱۲۸۵ھ

ایضاً

ہوا طبع استاد کا جب کہ دیواں ہوئی طبع کے سال کی فکر پیہم
بخواہش سر بیت دل سے علیم لکھی اس کی تاریخ ارکان اعظم
۱۲۸۵ھ

قطعہ تاریخ حفظ کلام اللہ شریف برائے نور چشم سیدہ شاہ حافظ منظور احمد حفظہ اللہ الصمد

قرۃ باصرہ منظور احمد لخت دل ہے جو جگر پارہ ہے
للہ الحمد کہ فضل حق سے ان دنوں حافظ سی پارہ ہے
نظر بد سے بچانا یارب یہ مری پتلیوں کا تارہ ہے
حفظ قرآن کی تاریخ علیم کہدو یہ حافظ سی پارہ ہے
۱۲۹۷ھ

دوہا تاریخ تعمیر چاہ پختہ

ہجری سن کی کار نو ہر دے ہے بتیا سمند سما نو بوند ماں اچرج بہلو دکھات
۱۳۰۲ھ

Marfat.com

تاریخ وفات ابوالحسنات حافظ حاجی مولوی محمد عبدالحی صاحب فرنگی محلی رح

ہائے کمہلا گیا گلِ خوبی — زرد ہے آج رنگ باغ ہند
حضرت مولوی عبد حئی — جن سے لبریز تھا ایاغ ہند
پھول تھے گلشن شریعت کے — یادی بن گئے ہیں داغ ہند
ان کے اندر کون اب ہوگا — اب کہاں اس قدر دماغ ہند

سال رحلت تو پوچھتا ہے حلیم
کہہ نہ دوں بجھ گیا چراغ ہند
۱۳۰۴ھ

قطعہ تاریخ رسالۂ نافعہ بتردید رسالۂ ناصحہ

(جو مولانا فخر الدین صاحب کے رسالۂ فائحہ فی جواز الفاتحہ کے جواب میں لکھا گیا)

واہ کیا ردِ کتاب ناصحہ ہے بے نظیر — مضمون کو جس سے حاصل لطف ہے تردید کا
کیوں نہ ہو پر رد کنندہ بھی اسکے کون ہیں — جن کے اوصاف حمیدہ کی نہیں کچھ انتہا
کون وہ یعنی امیر الدین احمد خوش خصال — معدن فضل و کمال و مخزن فہم و ذکا
لکھیے اب از روئے دانش مصرع تاریخ رد — حمد خالق ہے کہ رد ناصحہ سب ہو گیا

Marfat.com

شاہ محمد زمانؒ
اور
اُن کا دائرہ

از

مولانا سیّد شاہ فخرالدّین احمد (حکیم بادشاہ)

Marfat.com

طباعت زیر نگرانی :- سیّد جلیل احمد
نور العین اشرف

Marfat.com

حضرت مولانا فخرالدین احمدؒ (حکیم بادشاہ) کے جو دو رسالے پیش کئے جا رہے ہیں ان کا اقتباس دوسری کتابوں میں ملتا ہے اسی لئے ان کی عرصہ سے بہت تلاش تھی اور کہیں سے دستیاب نہیں ہو رہے تھے۔ میں اپنے دوست مولانا مفتی محمدؒ رضا انصاری صاحب کا بہت شکرگذار ہوں کہ انھوں نے حضرت مفتی محمدؒ نعیمؒ فرنگی محل کے کتب خانہ سے اسے فراہم کیا اور غالباً یہ رسالے حضرت مفتی صاحب کے "ارشاد گرامی پر ہی لکھے گئے ہیں جیساکہ دوسرے رسالہ کے آخر میں دیا ہوا ہے۔

ان رسالوں کے سامنے آجانے سے ان تمام باتوں کی تصدیق ہو جاتی ہے جو خاندان میں قصہ کہانی کے طور پر مشہور چلے آتے ہیں اور بعض باتیں جو ان رسالوں میں نہیں ہیں ان کی بھی بنیاد مل جاتی ہے مثلاً خاندان میں یہ دستور چلا آتا ہے کہ ختنہ کے بعد جس دن لڑکے کو نہلایا جاتا ہے اس دن لالہ جی کا فاتحہ ہوتا ہے اور یہ مشہور ہے کہ لالہ جی حضرت شاہ محمدؒ زمانؒ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے اور انھوں نے بڑی عمر ہونے پر بھی اپنے ہاتھ سے اپنا ختنہ کیا تھا۔ اس رسالے سے معلوم ہوا کہ لالہ جی جن کا پہلے گنگا پرشاد نام تھا اور مسلمان ہونے کے بعد عبداللہ نام رکھا گیا راجہ ٹکیت رائے

Marfat.com

کی اولاد میں تھے اور وارا گنج میں متصل دھرم شالہ راجہ صاحب مذکور ان کا قیام تھا۔ ان کے مسلمان ہونے اور حج کرنے اور حضرت شاہ محمد زمانؒ کے اجلۂ خلیفہ ہونے کا ذکر اس میں ہے لیکن اس ختنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔ اسی طرح حضرت شاہ محمدؐ زمانؒ اور آپ کی اولاد پر جو جادو کیا گیا تھا اس کا ذکر ہے۔ لیکن اس سلسلے میں جو یہ شعر مشہور ہے کہ بعد مراقبہ کے انھوں نے پڑھا کہ ؎

اے روبہک چران نشستی بجائے خویش ٭ از شیر پنجہ کردی و دیدی سزائے خویش

وہ اس رسالے میں نہیں ہے۔

ارادہ یہ تھا کہ اس کا ترجمہ اُردو میں کرا لیا جائے اور اصل و ترجمہ دونوں ہی ایک ساتھ طبع ہوں لیکن اس میں وقت صرف ہوتا اس لئے فی الحال بغیر ترجمہ کے ہی پیش کئے جا رہے ہیں تاکہ محفوظ ہو جائیں اور بعد میں ترجمہ ہوتا رہے گا۔

رسالوں میں کوئی تاریخ نہیں دی ہوئی ہے لیکن اندرونی شہادت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مولانائے موصوف کی زندگی کی درمیانی دور میں لکھے گئے ہیں اسی لئے اس میں مولانا کے کئی اہم تلامذہ اور خلفاء کا ذکر نہیں ہے جیسے کہ جناب خواجہ محمدؐ سلطان لاہوری عرف سلطان شاہ صاحب جن سے پنجاب کی طرف سلسلہ چلا۔ حکیم سید شاہ محمدؐ رضا

Marfat.com

جن کا مزار ناصری گنج ضلع گیا میں ہے اور جن سے پورب میں سلسلے کی اشاعت ہوئی۔ اسی طرح جناب مولانا عبدالکافی صاحب کا بھی ذکر نہیں ہے۔ مولانا عبدالکافی صاحب الہ آبادی مدرسہ سبحانیہ کے بانیوں میں تھے اور انھوں نے علاوہ اپنے چچا مولوی عبدالسبحان کے حکیم بادشاہ صاحب سے بھی کتابیں پڑھیں اور انھیں کے مرید اور خلیفہ بھی تھے۔ یہ دوسری بات ہے کہ حضرت مولانا شاہ مسیح الدینؒ کے مشعورہ سے انھوں نے اپنے شجرہ میں مولوی عبدالسبحان صاحب کا نام بھی ڈال لیا تھا تاکہ ان کا نام بھی جاری رہے (اور شاگردوں میں مولانا کے بھتیجے) خان بہادر مولوی سید شاہ امیرالدین احمدؒ حافظ سید شاہ احمد حسن اور ڈپٹی محمد عسکری جد سید صدیق حسن آئی۔ سی۔ ایس جو مولانا کے بڑے بھائی کے داماد بھی تھے کے علاوہ مولوی اشرف علی صاحب وغیرہ وغیرہ۔

رسالہ

ان رسالوں کا کوئی نام بھی نہیں دیا گیا تھا اس لئے یہ خیال کیا گیا کہ چونکہ پہلا خاص طور سے حضرت شاہ محمد زماںؒ کے حالات میں ہے اور ضمناً پورے خاندان کا مختصر حال آگیا ہے اور دوسرا رسالہ خود حکیم بادشاہ صاحب کے اپنے حالات میں ہے اور وہ بھی اسی ضمن میں آتا ہے اس لئے رسالہ کا نام "شاہ محمد زماں اور ان کا دائرہ" تجویز کیا گیا۔

حکیم بادشاہ صاحب یا دوسرے بزرگوں کی تاریخ پیدائش کا کوئی ذکر کہیں نہیں ملتا لیکن اندرونی شہادت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سال پیدائش ۱۲۲۷ھ ہے۔ حالانکہ خود انھوں نے اپنا سنہ پیدائش ۱۲۳۳ھ لکھا ہے۔ سنہ وفات ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ

Marfat.com

مطابق ۲۹ جنوری ۱۸۸۶ء ہے۔

یوں تو ان کی وفات کے سلسلہ میں بہت سی قطعہ تاریخ، نظم اور نثر لکھی گئیں۔ یہاں ایک نثر اور چند قطعات تاریخ دی جا رہی ہیں۔

نثر از منشی خواجہ غلام غوث خاں بیخبر

"افسوس صد ہزار افسوس موت العلما ظلمۃ"۔ جو کانوں سے سُنا کرتے تھے وہ آنکھوں سے دیکھا کہ آفتاب فلک فضیلت دارشاد کے غروب ہونے سے الہ آباد تیرہ و تار ہو گیا یعنی ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۳ ہجری روز جمعہ کو شام کے بعد حضرت مولانا فخر الدین احمد عرف حکیم بادشاہ علیہ الرحمۃ والغفران سجّادہ نشین دائرہ حضرت شاہ رفیع الزماں نے اس جہان گذران سے عالم جاودان کی طرف انتقال فرمایا، کچھ ایسے علیل بھی نہیں ہوئے دو تین دن خفیف سا بخار آیا کچھ چھالے پڑ گئے مگر چونکہ اُن کا قلب نورانی آئینۂ حقیقت نما تھا حضرت کو پہلے ہی سے یہ مکشوف ہو گیا تھا کہ اس خاکدان پر کدورت سے دامن افشانی کا وقت آگیا ہے، چنانچہ زمانۂ علالت میں ایک دن اپنے بھتیجے مولوی امیر الدین احمد صاحب سے مزاج پُرسی کے جواب میں بلا تقریب ارشاد کیا کہ میں چلنے کو تیار رہوں مجھے کچھ عذر نہیں لوگوں کو اُسی وقت سے کھٹکا ہو گیا تھا آخر وہی ہوا جس کا تصوّر دل کو خون

Marfat.com

اور عقل کو جنوں کیے دیتا تھا سچ یہ ہے کہ جتنے صفات حمیدہ اور کمالات متعددہ حضرت کی ذات بابرکات میں جمع تھے شخص واحد میں مجتمع نہیں ہو سکتے۔ شرافت نسبی تو یہ تھی کہ اشرف الانبیاء حبیب ایزد منان حضرت پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد امجاد میں سے تھے جلالت حسبی کا احصار مشکل ہے۔ عالم تھے صاحب تصانیف تھے حافظ تھے حاجی تھے طبیب تھے صاحب ارشاد تھے کمالات باطنی کا یہ حال تھا کہ ایک ادنیٰ توجہ میں مریدوں کے قلب کو آفتاب بنا دیتے تھے تھوڑے سے تصرف میں مسترشدوں کو شاہد معنی کا جلوہ دکھا دیتے تھے غرض کیا کہوں کیا کیا تھے صبر توکل قناعت استقامت سخاوت حلم اخلاق انکسار کہاں تک لکھوں کہ کن کن محاسن اور محامد کے جامع تھے، حضرت اگر ذرا بھی خواہش کرتے تو روسا رعالی حوصلا اور جوہر شناس اپنی آنکھوں میں جگہ دیتے لیکن ہمیشہ جاہ طلبی سے نفرت رہی، دنیا کو ہرگز لائق التفات نہ سمجھا کبھی اس کی طرف توجہ نہ کی گوشۂ فقر و قناعت سے قدم باہر نہ رکھا ہیہات موت کسی کو نہیں چھوڑتی، اس سے نہ انبیاء بچے نہ اولیاء، نہ بادشاہ چھوٹے نہ گدا، اُسے کبھی یہ خیال نہیں آتا کہ ہم کس پھولے پھلے باغ کو ویران کرتے ہیں کبھی اس کا افسوس نہیں ہوتا کہ کس جمی جمائی بزم کو پریشان کرتے ہیں تمناؤں کو خاک میں یہی ملاتی ہے، مُراد والوں کو

Marfat.com

ناشاد و نامراد بھی بناتی ہے اسی کے ہاتھ سے جو کل زیب جہان تھے وہ آج زیر زمین ہیں اسی کی بدولت جو کل مرجع کہین و مہین تھے وہ آج کہیں بھی نہیں ہیں۔ جن کا طنطنہ تمام دنیا کو گھیرے ہوئے تھا اُن کا افسانہ خواب فراموش ہے۔ جن کی شہرت سے گوش عالم پر تھا اُن کی یاد صفحۂ دل پر داغ خاموش ہے ہر چند ان حضرات کے واسطے موت روز عید وصال ہے مگر ہم لوگوں کیلئے ان کی صحبت سے محرومی موجب حرمان و ملال ہے آفتاب کہیں جا کے اُس کی ضیا میں فرق نہیں آیا لیکن دنیا اندھیری اُس کی آنکھوں میں ہے جس سے وہ دور ہو رقت اُسی کے حال پر ہے جس کا روز روشن شب دیجور ہو، سوئم کے دن اکابر شہر مثل مولوی شکر اللہ صاحب اور مولوی وہاج الدین حیدر صاحب وغیرہ حضرات نے انکے خلف الصدق حکیم مولوی مسیح الدین احمد صاحب کے سر پر حضرت مغفور کا عمامہ بندھوا کے اُن کو جانشین کیا، واقعی حق نے اپنے مرکز پر قرار لیا وہ اسی کے لائق تھے ایسے جوان صالح بھی کم ہوتے ہیں وہ علوم ظاہری اور باطنی اور کمالات صوری و معنوی میں بفحوائے الولد سر لابیہ قدم بقدم اپنے والد ماجد کے ہیں خداوند عالم ان کی عمر میں برکت دے اور جو فیض حضرت مبرور کی ذات سے لوگوں کو پہنچا تھا ان کی ذات سے پہنچائے۔" (فغان بیجر)

Marfat.com

قطعہ تاریخ از جناب سید شاہ محمد علیم برادر زادہ حکیم بادشاہ صاحب

ماہِ ربیع الثانی طے کرچو روزِ بست و سوئم
حضرت تمی فخر الدین فیض و ہدایت را ملزم
نیر علم حکمت دفتر گشت چو مہر مغرب گم
درغمِ ہجرش شد ز زمیں نالہ من بر چرخ نہم
مصدر رحمت خاکش باد نشر شود تا شور قیم
جوش بگورش زد چو علیم خون سر شکم ہمچو یمی جم
سال وصالش پرسیدند گفتم نور تر بتہم
سنہ ۱۳۰۳ ہجری

ولہ

فخر دیں افتخار گیتی — ملجائے شیوخ و مرجع شاب
سجادہ نشین حکیم و حافظ — سیدؐ نسب افتخار انساب
بست و سوئم از ربیع ثانی — قطعش شدہ از اجل خور و خواب
شد تیرہ ز رحلتش زمانہ — در چشم عزیز و خویش و احباب

بنوشت علیم مصرعہ سال
پوشید بخاک مہر اقطاب

از جناب سید محمد علی منتظم خاں ابن محمد علی مظفر خاں رئیس امروہہ

چو مولانائے فخر الدین احمد — ازیں جا رفتہ در جنت قدم زد
نامش منتظم سال وصالش — عیاں شد شاہ فخر الدین احمد
سنہ ۱۳۰۳ ہجری

Marfat.com

ایضاً

از جناب شاہ ابرار عالم صاحب ابرار

بود ابرارِ خلق تابع او | از رہِ فضل و عزّت و تمکین
ہم گرفتہ بزورِ فضل کمال | ملکِ عقبیٰ جناب فخر الدین

۱۳۰۳ ہجری

ایضاً

از جناب سیّد محمّد منیر الدّین متخلص بہ وحشی الہ آبادی

چو فخر الدیں مسیحائے زمانہ | ازیں دارِ فنا بنمود رحلت
زفوتِ آں حکیم و عالمِ دین | شدہ ویران دارِ علم و حکمت
بخواں وحشی ز روئے فخر تاریخ | حکیم بادشہ شد سوئے جنّت

۱۲۲۳
۸۰
۱۳۰۳ ہجری

ایضاً

مادۂ تاریخ وفات و دفن از نظم جناب سیّد وارث علی صاحب رئیس موضع کراری ضلع الہ آباد

فکر سن وفات میں وارث نہ جان کھو | کہہ آہ آہ مشائخ کا بادشاہ
اور دفن لاش کا ہے مجدّدیہ مادہ | آباد اب مزار ہے ویرانہ خانقاہ ۱۳۰۳ ہجری

۵ فارسٹھ روڈ لال باغ، لکھنؤ - مظفر حسن - المرقوم ۲۳ دسمبر ۱۹۷۰ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

فصل اوّل دربیان نسب شریف حضرت ایشاں وغیر ذلک رحمۃ اللہ علیہ

مظہر انوار الٰہی مصدر آثار حضور و آگاہی قیم طریقہ قادریہ فرید العصر والدوراں حضرت سید شاہ محمد زماں رضی اللہ تعالیٰ عنہ از سادات حسنی اند نسب شریف حضرت ایشاں بہ چند واسطہ توسط زید بن حسن با امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ میرسد و ولادت حضرت ایشاں در سن یکہزار ویک صد و ہفتاد و دو است و نسب شریف ہنوز از عنایت الٰہی محفوظ۔ آبائے کرام حضرت ایشاں پیوستہ بر جادہ توکل ماندند معیشت دائرہ ایشاں از معافی سلاطین تیموریہ بود ہر چند کہ سلاطین در وقت خود ہا معافی کثیرہ مقرر می فرمودند مگر چند مواضع کہ برائے قوت لایموت مکتفی شود قبول فرمودند چنانچہ تا عہد طفولیت فقیر آں ہمہ مواضع بحال بودند آخر از عرصہ قلیل بہ سرکار انگریز ضبط شدند۔ منجملہ آنہا یک موضع کہ درسال دوازدہ صد روپیہ ازاں حاصل می شود باقی است و بصرف فرزنداں حضرت ایشاں است در قرابت حضرت ایشاں بخاندان عالی شان سیدنا و مولانا و مرشدنا سید جلال الدین بخاری است کہ اولاً نبیرۂ شاں سید محمد نصیر الدین

Marfat.com

و سید محمد عبدالقادر در بلدہ الہ آباد صانہ اللہ عن الفساد را از قدوم میمنت لزوم خود مشرف فرمودہ و در مصطفیٰ باد عرف دارا گنج کہ قریب بقلعہ الہ آباد است سکونت فرمودند و کافراں را تہ تیغ کردہ و تجانہا شکستہ پیوستہ بیاد الٰہی مشغول و موظف ماندند اولاد امجاد ہر دو صاحبان در مقام مذکور ہنوز باقیست چنانچہ والدۂ ماجدۂ راقم الحروف ازیں خاندان عالی است تا روحی فداہ باوصاف حمیدہ و خصائل گزیدہ موصوف بودند و بمروت و عدالت و سخاوت و کمال تقویٰ و دین داری معروف بارہا بچشم خود مشاہدہ کردہ ام گدایاں کہ بر در حضرت ایشاں می آمدند و شکایت از نان شبینہ و پارچہ مینمودند اگر طعام در خانہ موجود بودی ازاں سیری فرمودند و اگر صرف یشد حصّہ خود نخینۂ می دادند و خود گرسنہ می ماندند و ہمچنیں پارچہ کہ در بقچۂ حضرت ایشاں می بود یک یک عندالحاجت بفقرا عطا می کردند و خود برہنہ در خانہ می نشستند آخر والدۂ ماجدہ باز طیار کنانیدہ می دادند حتیٰ کہ در ایام سرما لحاف و توشک بفقرا حاضرین کہ از صولت برد عاجز بودند تقسیم می کردند و خود پردۂ پلاس کہ بردر صحن و دالان شریف آویختہ می بود وقت برد شدید برخود می کشیدند و آنقدر مروت بود کہ حضرت ایشاں را مسمی حسن علی خادمی بود روزی شکایت قلت معاش خود پیش حضرت آورد مبلغ پانصد

Marfat.com

روپیہ قرض گرفتہ باو عطا کردہ فرمودند کہ ایں را بناء تجارت ساختہ ہر انچہ
کہ منفعت ازاں حاصل شود بضرورت خود صرف ساختہ اصل
بحفاظت
مال محفوظ باید داشت چند سال ازاں خرید و فروخت کرد آخر
فساد نیتش جملہ مال تلف شد و چیزی بصرف خود آورد از
غایتہ وسعت اخلاق و فرط اشفاق کہ برخادمان مبذول بود چیزی
نفرمودند و عجب ترا اینکہ زکوٰۃ چندیں سال خود ادا فرمودند عرض کردم
کہ زکوٰۃ ذمہ حضرت نیست فرمودند کہ گو برمن زکوٰۃ نیست مگر بکدام
حیلہ چیزے براہ خدا باید داد و نیز خالی از عزیمت نیست الحق ع
"کار بر رخصت بود حیض رجال" شعر کار پاکاں را قیاس از خود مگر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر کمال عدالت و راستے در امور
دینیہ و دنیویہ منظور نظر بود نماز آں چناں می گذارند کہ اطمینان
و تعدیل ارکان گاہی بروئت راقم حروف فوت نشدہ واگر احدی
پیش حضرت ایشاں در نماز تعجیل می کرد میفرمودند کہ ہمچو مرغان
نقار بر زمین زدہ دانہ از زمین می چنید اللہ تعالیٰ از چنیں
نماز شما بے نیاز است کلام سخت ناحق بکسی نمی گفتند و گاہی دشنام
بر زبان حضرت ایشاں نگذشتہ و اگر از کسے ناخوش شدند بجز
مرغ مصلی زاید نمیفرمودند و حال تقوی انچناں بود کہ طعامیکہ گاہے
ہدیتہ میرسید مادامیکہ طہارتش معلوم حضرت ایشاں نمیشد اصلا
نمیخوردند و میفرمودند کہ دریں راہ اکل حلال وصدق مقال می باید

Marfat.com

و خوش الحان بودند و حضرت قرآن شریف را به تجوید تمام و بخوش
الحانی مالاکلام ادا میکردند بعد فراغ از نماز صبح مشغول بذکر
می ماندند چوں آفتاب بلند شدی نماز اشراق در مسجد مقبرهٔ اجداد
امجاد که متصل مکان حضرت ایشان است ادا می فرمودند و حضرت
قران را بخوش الحانی تمام میخواندند و کسانیکه زیر مسجد مذکور
بشاهراه میرفتند چه از قسم مسلمین و چه از قسم هنود تا دیر استادهٔ
سماعت قراں کرده بهرهٔ وافر میداشتند و باز می رفتند
و تا چاشت بحسب توفیق میخواندند و نماز مذکور در غایت تابش
آفتاب چنانچه در حدیث شریف حتی یرمض الفصیل واقع است
می خواندند و بعد فراغ نماز ماحضر تناول فرموده بموجب قیلوا
فان الشیطان لا یقیل و قیلوله میکردند و قبل از زوال برخاسته
بعد فراغ از حاجت بشریه و تطهیر نماز فی الزوال میگزارند و
فضیلت نماز مذکور که در حدیث وارد است اکثر بیان می فرمودند
بعد ازاں یکساعت خواه کم و زاید بذکر و فکر مشغول بودی باز نماز
ظهر بجماعت گذاردی بعد ازاں اگر از طالبان حاضر بودی بتعلیم
ایشان و ذکر حکایت سلف صالحین مشغول بودی و اگر احدی برائے
ملاقات حضرت ایشان آمدی بخلق تمام پیش آمدی و آنچناں بحالش
التفات فرمودی که اصلا قصد برخاستن نمیکرد گو که آں مرد دنیا
دار و کافر بودی مگر تا زمان جلوس از دنیا و مافیها یاد نیا وردی

Marfat.com

و اگر کدام کس از اولاد امجاد خواه طلاب حاضر نبودی باز بذکر و فکر مشغول بودی و اکثر مراقب بقلب نشستی و درود بسیار خواندی و کم از ہزار نکردی و وقت عصر نماز مذکور بجماعت خواندی و باز تا مغرب مشغول بذکر بودی و اکثر تواصل عشائین کردی و گاہے ترک فرمودی و اگر طعام بعد عصر خوردی بسیار خوش شدی و میفرمودند کہ طعام بعد عصر موئد قیام لیل است و بعد نماز عشاء میفرمودند کہ سلطان اللیل شدم و بعد نماز زود خفتی و راقم حروف در زمانیکہ کودک بودم ہفت سالہ خواہ ہشت سالہ خواہ کم وزیادہ خداداند ہم بستر حضرت ایشان می شدم و چون نصف اللیل میشد از بستر شریف سبک برخواستہ اولاً از حاجت بشری فراغ حاصل ساختہ تا دیر بنماز تہجد مشغول می ماندند بارہا معائنہ کردم کہ نیت را شکستہ چند قدم پیش رفتہ چیزی از خود دفع میکردند و کلمہ طیبہ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) بر زبان مبارک میراندند و ہم پیش باز نیت می بستند و باز میشکستند چونکہ گستاخ بخدمت حضرت ایشان بودم عرض کردم کہ چرا این چنین میفرمائید فرمودند کہ چہ کنم مجبور ام ابلیس لعین وقت نیت شعلۂ آتش تا دہنم می آرد ناچار آں را از خود دفع کردہ باز از سر نو بتکبیر تحریمہ پرداختہ تجدید نیت میکنم و بعد نماز قدری استراحت و آرام می فرمودند غرضیکہ سحر خیز بودند و از دیدہ محبت اشک ریز و در عین گریہ و زاری اکثر

Marfat.com

از زبان فیض ترجمان حضرت ایشان شنیده ام که این دعا می خوانند
اللهم اغفر ذنوبی واستر عیوبی ولا تحزنی فی الدنیا والآخرۃ
انک علی کل شیئٍ قدیر۔ و چوں صبح صادق طلوع میشد باز بحاجت
میرفتند و وضو کردہ طفلاں را بیدار ساختہ نماز صبح بجماعت گذاردی
سوز عشق و محبت خمیر مایہ طینت حضرت ایشان بود در اوائل عشق و محبت
بر حضرت ایشاں غالب آمدہ ریاضات شاقہ کشیدند واز مجاہدہ برتبہ
مشاہدہ رسیدند با خاندان حضرت علیہ قادریہ نسبتے بکمال بود از
نیجہت از تحصیل علوم رسمیہ باز ماندند و ہر چند کہ از علوم رسمیہ
خبر نداشتند الا مالا بد منہ من مسائل الصلوۃ والصوم تا امانشان
از علوم و معارف مناسب مقام میدادند بارہا از زبان در بیان
مولوی محمد شکراللہ صاحب محب اللہی الہ آبادی دام برکاتہٗ کہ
برحصہ من الزمان بخدمت حضرت ایشاں اکتساب علوم باطنیہ و
حقائق و معارف الہیہ فرمودہ اند شنیدہ ام کہ کلمائیکہ از حضرت
ایشاں بمعارف عالیہ سر میزد بگوش ہوش میشنیدم و بحافظہ می سپردم
گو بحقیقت آں ترسم۔ و باز تفصیلش از کتب تصوف خواستم ہماں
می یافتم کہ اجمالش بر زبان فیض ترجمان گذشتہ بود دیوان حافظ
خوب میدانستند و در سینہ شریف آں قدر سوزش ذکر می بود
کہ اگر شخصے در پئے ادراک آں میشد تاب احتمالش نمیداشت
حکایت روزی درویشی گلیم پوش برائے زیارت و نیز بجہت

Marfat.com

ادراک نسبت حضرت ایشان تشریف آورد چونکه حضرت بدولت سرا
تشریف میداشتند ایشان را باعزاز تمام نشانیده خواستم که اطلاعش
نمایم چوں بخانه رفتم حضرت را مشغول بذکر و فکر یافتم لیکن ازگستاخی
خود چیزی تکلم کردم که ازاں حضرت ایشان مطلع شدند مگر ازیں
اطلاع که در عین مشغولی بطور آمده ملالے روداد و از عرض و
معروض من طوعًا و کرہًا برآمد شده و محاذی درویش مذکور
نشستند درویش بلا استفسار مزاج مبارک بجهت دریافت احوال
نسبت بحال حضرت ایشان مراقب شد ساعتے نگذشته بود که از
گرمی نسبت باطنی حضرت ایشان بدریائے عرق غرق گردیده برخواست
هرچند فرمودند که بنشنید نه نشست و راه خود گرفت ظاهرا
معلوم می شود که ازیں بے باکی و سوء ادبش قصد سلب نسبتش
فرموده بوند لهذا نه نشست و راه خود گرفت و حضرت ایشاں را
معرفته حقیقه وجدانیه بود نه استدلالے زیرا که آں از معرفت
عامه است و مسلک حضرت در توحید مسلک سید الطائفه محی الدین
بن عربی است بیانش انشاء الله عنقریب خواهد آمد و کراماتؒ و
خوارق عاداتیکه از حضرت ایشان صادر شده بسیار اند .. فاما
چیزیکه فقیر بنظر خود یا بزرگانم مشاهده فرموده اند بریں اوراق
می نگارم ازانجمله ایں است که روزی خادمه حضرت ایشان زیر
دیوار نشسته چوب نمدی سائید فرمودند [illegible] که باران می آید

Marfat.com

عرض کرد که بر آسمان سحاب نیست و نه گرد و غبار هنوز این سخن تمام نشده بود که پارهٔ سحاب بر آسمان پیدا شد و بارش شروع گردید آن قدر بارش شد که اندکے از زرد چوب برنگ نماند و هم بر زمین همراه آب افتاد ازانجمله است که روزی بوقت مغرب موذنی اذان داد فرمودند که نماز مغرب زیر سقف خوانده شود و اسباب و چارپائی وغیره از زیر آسمان برداشته زیر سقف نهاده شود بعضی مردمان هیچ خادمه مذکوره قیل و قال باخودها آغاز نموده فرمودند که زود برداریدکه باراں می آید ناچار مردمان امتثال امرا آنحضرت فرمودند من بعد بنماز مشغول شدند آن قدر بارش شد که حیراں بماندند ازاں روز عقیدت و نیاز مردماں درحق حضرت ایشاں زاید از حد گردید و هر یکے قلاده اطاعت وانقیاد درگردن خودها انداختند و ازانجمله است که فقیر بچشم خود معائنه نمودم که بتاریخ هفتم خواه دهم محرم الحرام شربت جهت نیاز فاتحه امامین رضی اللہ عنهما طیار شده بود بعد فاتحه همه تقسیم فرمودند قدری ازاں درظرفی نهاده بود ناگاه گذر آنحضرت ازاں سو افتاد از صدمه لگد همه شربت برزمین افتاد والدهٔ ما جده بغیظ آمده فرمودند که بار دیگر مرا تکلیف تیاری شربت بظهور آمد آن حضرت نیز خشمگیں شده فرمودند که شما نمی بینی که تمام ظرف از شربت پر و مملواست فقیر و بعض برادرانم و والدهٔ

Marfat.com

شریفه در آں مجلس حاضر بودند بچشم خود معائنه نمودیم که تمام شربت
بر زمین ریخت و باز ظرف شربت از شربت پر بود و ازانجمله
این است که بعضی از حاسدان بعداوت ناحق که با اهل الله می باشد
بر اولاد حضرت ایشان سحر نموده بودند آں حضرت وقت ثلث
شب اخیر بر آں مطلع شده فی الفور همه اهل بیت خود را بیدار
فرموده ارشاد کردند که زود وضو کنید و همه نزد من بنشینید
چنانچه همچناں کردند و تا سحر آیات قرآن مجید و دیگر رقیه که
معمول حضرت ایشان بود بر هریک دم فرمودند حتی که صبح گردید
بعد ازاں نماز بجماعت ادا فرموده ارشاد کردند که فلاں کس بر همه
اهل بیت من سحر کرده بود مگر چونکه عنایت الهی شامل حالم بود
آں سحر بر ساحر ملعون باز رفته اودا رلادش را خواهد کشت همچناں
بظهور آمد که فرموده بودند ازانجمله این است که رنگسازی مبروص
آشنای حضرت ایشان بود و در محلی گنج که در راه دارا گنج
واقع است سکونت میداشت و گاه گاه که حضرت ایشان بدارا گنج
تشریف می بردند ازاں ملاقات می شد روزی فرمودند که چرا
علاج مرض برص نمیکنی عرض کرد که جناب میدانند که ازیں عارضه
همه اطبا عاجز اند از کدام طبیب علاج کنم و چنداں استطاعت هم
بخود نمی بینم عاجز لیش پسند خاطر حضرت افتاد فرمودند که روزانه
وقت اشراق در ظرفی طاهر قدری آب نزد من فرستاده باشند

Marfat.com

ہم چناں کرد بران آیات شفا دم می فرمودند چیزے ازاں می خورد و قدری بر داغہا طلا می نمود چلہ نگذشتہ بود کہ شفا یافت و فقیر آنرا بچشم خود معائنہ نمودہ ام کہ اولاً مبروص بود بعد ازاں اثری ازاں ہویدا نبود ازاں جملہ ایں ست کہ سالے در بارش تاخیری رو نمود مردماں بمجذوبی کہ مسمی بہ میوہ لال بود رجوع آوردند اولاً از خود مدافعت نمود چوں مردماں اصرار کردند فرمودند کہ بروز دوشنبہ انشاء اللہ تعالیٰ بارش خواہد شد من بعد رجوع بحضرت ایشاں آوردند فرمودند کہ صبر کنید انشاء اللہ تعالیٰ بروز پنجشنبہ بارش خواہد شد ہم چناں ۔ بروز دوشنبہ ترشح قلیل گردید مگر بروز پنجشنبہ بارش کثیر شد کہ مردماں ازاں سیراب شدند - از آنجملہ ایں است کہ ہندوی کہ از اولاد نائب راجہ ٹکیٹ رائے بود و متصل دھرم شالہ راجہ مذکور بہ مصطفےٰ آباد عرف داراگنج سکونت میداشت ۔ روزی بمجلس شریف آمد حضرت ایشاں را نظر عنایت بر وی افتاد فی الحال زنار کفر شکستہ و خلعت ایمان پوشیدہ خود را از زیور کلمہ شہادت بیاراست و حسن را از غازۂ ایمان جلا دادہ برخاست و اولاً آں کس بہ لالہ گنگا پرشاد موسوم بود من بعد حضرت ایشاں بہ عبداللہ نامزد ساختند و تا حیات بخدمت بابرکت بود و شب و روز بہ نماز و درود و وظائف و ذکر و شغل معمول خاندان قادریہ مشغول و مواظب و دو مرتبہ بزیارت حرمین الشریفین

Marfat.com

زاد ہا اللہ شرفاً و تعظیماً مشرف شد یکبار ہمراہ فقیر در ۱۲۸۵ھ
و یکبار تنہا در ۱۲۸۶ھ ہجری ہنوز بفقیر خانہ موجود است و باز قصد
ہجرت میدارد و حالا عمرش زاید از ہفتاد رسیدہ و یکے از اجلہ
خلفائی آنحضرت ایشان است اللہم از زقنا زیارۃ جبتہ و بیت
حبیبہ و مرقد شریفہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم و ازانجملہ آنست کہ
روزی مولوی شیخ عطاء اللہ صاحب ساکن کڑا کہ بخدمت حضرت
ایشان رسوخ عقیدت میداشتند آمدہ عرض کردن کہ شخصے مرا
در مقدمہ خود بہ گواہان نوشتہ قصد احضار من بہ کچہری سرکار
انگریز میدارد گواہان بسیار اند مقدمہ موقوف بر شہادت من
نیست جناب دعا فرمایند کہ نوبت گواہی من نرسد دعا فرمودند
حاکم وقت ایشان را از شہادت معذور داشت ازانجملہ آن است
کہ مقدمہ دیہات معافی حضرت ایشان بکچہری صدر شہر بنارس
دائر بود و پیرویش جناب برادر بزرگوار سید شاہ علی حسن صاحب
مرحوم میکردند روزی وقت شب سر از مراقبہ برداشتہ سہ بار ارشاد
فرمودند خاتمہ بالخیر بعد سہ روز صحیفہ جناب مرحوم دمبرور از
بنارس در فتح یابی مقدمہ دائرہ رسید آنوقت معلوم شد کہ خاتمہ
بالخیر عبارت از فتح یابی مقدمہ مرجعہ سرکار بود اللہم ارزقنا من
برکاتہ الینا والی روس جمیع الطالبین من الحاضرین الغائبین بحرمت سید المرسلین
وآلہ الطیبین الطاہرین ازانجملہ این است کہ شبیکہ حضرت ایشان سر از مراقبہ بر می داشتند فی الفور

Marfat.com

نگہتے پیدا میشد و بہ ہوا آمیختہ بدماغ حاضرین میرسید مرداں درود میفرستند چنانچہ حضرت شاہ حبیب اللہ صاحب محب اللہی الہ آبادی تصدیق ایں معنی میفرمودند و نیز از بعض مریدین خود ایں قصہ را در مقام مدح حضرت ایشاں بیان میفرمودند و ایشاں از فقیر بیان نمودہ اند۔ ازانجملہ ایں است کہ از عرق شریف رائحہ طیبہ وہمچنیں از ملبوس شریف نگہتے پاکیزہ یافتہ میشد ازانجملہ ایں است کہ کلاہے و مسندے کہ ہر دو مستعمل بودند و بعد وفات شریف ہر دو تبرکاً بفقیر رسیدہ چوں آنرا نیک بوئیدم بوئی پاکیزہ ازاں شمیدم و از روزیکہ در بقچہ من است پیوستہ برکتے ازاں یافتہ میشود و گاہے از پارچہ خالی نمی شود ایں است شمہ از حالات کرامت باسعادت حضرت ایشاں

فصل سوم وچہارم

در ذکر تلمذ و بیعت حضرت ایشاں مخفی مباد کہ در عنفوان ایام طفولیت حضرت قرآن را از والد ماجد خود خواندند و از دیگراں نیز وہمچنیں کتب فارسیہ و قدری از مسائل دین خواندہ بودند کہ والد ماجد حضرت ایشاں یعنے حضرت سید شاہ محمد رفیع الزماں قادری الہ آبادی جناب موصوف را بہ بیعت مشرف ساختند اکثر اوقات بیاد شمع جمالی محبوب در ذوق و شوق میگذشت حتے کہ در اندک مدت بعد از بیعت ترک لباس فرمودہ تہمدے بستہ ردائے برسر کشیدہ دریں سوزش ترک وطن کردہ بکوہ و صحرا میگشتند و از

Marfat.com

انعکاس کیفیات ارباب وجد و حال اشک ریزاں می شدند و از حرارت و بیتابی مقام جذبہ گوہر اشک نقد وقت میشد چندے دریں آہ و نالہ گذشت و از شہری بشہری میشدند ناگاہ دریں سکر و مستے تا بہ لکھنؤ رسیدند روزے آواز چکارۂ گدائی کہ از در بدر دریوزہ ہا میکرد بگوش حضرت ایشاں رسید از استماع نغمات آں چناں سکر و مستے بر حضرت ایشاں غلبہ آورد کہ ہمراہش تمام روز بیخود ماندند و ایں سکر و مستے بیہوش فرما از ہوا گشت واحق شعرکسا نیکہ یزداں پرستے کنند، بآواز دولاب مستی کنند باز چوں از سفر معاودت فرمودند بزیارت والد ماجد خود کہ شیخ و مرشد حضرت ایشاں بودند متبع سنن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم متخلق باخلاق خدا سبحانہ انوار صحبت مبارک عمدہ بخش دل و راحت افزای جان گردیدہ مشرف شدند بیک نگاہ تیز نسبتیکہ عطا فرمودہ بودند سلب کردند فی الفور آتش شوق و نائرہ ذوق بافسردگی یافت آہ و نالہ را مجال نماند و بے ذوقی دست داد شکایت حال بحضرت ایشاں بردند فرمودند تنگے ظرف شما موجب سلب نسبت شما گردید چندے توقف کنید و صبر نمائید باز معشوقہ مقصود بکنار شما خواہد آمد چندے توقف کردہ بموجب النکاح سنتی نکاح حضرت ایشاں نمودہ دادند حتیٰ کہ نوبت توالد و تناسل رسید چوں گریہ و زاری بسیار

Marfat.com

فرمودند بعد چندے باز توجہ بحال زار جناب ممدوح فرمودند بتوجہات پیر و مرشد از نسبت خاصہ آباء کرام خود حظ وافر اندوختہ تا بکمالات رسانیدند و با اجازت آنحضرت صاحب ارشاد راہ مولی شدند و از تاثیر توجہات جد امجد قدس سرہٗ العزیز باطن حضرت ایشان را برنگے متاثر گردانیدہ بود کہ از ہر بن موئے آواز نفی و اثبات شنیدہ میشد و فقیر بچشم خود معائنہ کردہ ام کہ نسبت مذکورہ آں قدر غلبہ کردہ بود کہ در گفتن آواز شخص غیر شنیدہ نمی شد مگر وقتیکہ ہر دو دست شریف بر ہر دو گوش مبارک می نہاد ندا بستہ میشنیدند عرض کردم سبب چیست کہ حضرت بلا وضع ید بر ہر دو گوش جواب کلام نمی دہند فرمودند کہ اکنوں صوت الا اللہ برمن آں قدر غلبہ کردہ است کہ دیگر آواز ہا اصلا بگوشم نمیرسد الحق مصرع ہرجا کہ سلطان خیمہ زد غوغا نماند عام را، و آں چناں فنای نفس و تہذیب اخلاق و استہلاک و اضمحلال و زوال عین و اثر و فنار اناہم رسیدہ کہ جملہ صفات و کمالات را منسوب باصل یافتہ خود را عدم محض مشاہدہ می فرمودند و شیخ حضرت ایشان حظے از علوم ظاہر نیز میداشتند و علم طب در دہلی حاصل کردہ سرآمد اطباء زماں شدند۔ حکایت روزی پیش دروازہ مع چند کس معتقدین حضرت ایشان نشستہ بودند کہ ہندوی ناز دریائی جمن غسل کردہ دستقہ

Marfat.com

بر پیشانی کشیده جانب مکان خویش میرفت چوں نگاه حضرت ایشاں بر پیشانیش افتاد فرمودند بمجرد رسیدن بخانه خویش ازیں جہاں خواہد گذشت بمجرد ارشاد آں حضرت دو کس از مریداں برخاسته عقب آں رواں شدند چوں بمکان خود رسید در دہلیز لنگی خود را که تر بوده نہاده خود بر چارپائی دراز شد و جان داد ایشاں از دور حالش معائنه می کردند ناگاه مادرش از درون خانه آمده آواز داد جوابے نشنید شور و فغاں آغاز نہاد ہر دو کساں بخیال تہمت بیجا از آں جا گریخته خود را تا جناب اقدس رسانیدند و حال وفاتش بیان کرده پرسیدند که جناب ایں خبر از کشف و کرامت خود بدولت ارشاد فرموده اند یا از راه علم طب فرمودند که از راه علم طب گفته ام وجهش ایں ست وقتیکه نظرم بر پیشانی او افتاد دیدم که قشقه او باوجود قطع چندیں مسافت که ازینجا دریائے جمن ربع کروه است خشک نشده دانستم که حرارت غریزیش منقطع شده وقتیکه خواہد نشست جاں خواہد داد و کرامات حضرت ایشاں بسیار اند ناما دو سه حکایت ازاں بقید کتابت بیارم که موجب ترغیب تحریص خلق گردد ۔ حکایت روزی مریداں حضرت ایشاں نشسته بودند که حضرت وضو می کردند باز وضو بعجلت تمام فرموده ظرف آب که بدست حضرت بود دو چہار قدم رفته سه مرتبه صوت دفع کلب از زبان فیض ترجمان ارشاد

Marfat.com

فرموده ظرف آب را بزور دست هم چو کلوخ دور انداخته باز
بشکستند مردمان خاموش ماندند و بعد چند ماه همچنان نشسته بودند
که مریدی از مریدان آں حضرت آمده تسلیم بجا آورده عرض کرد
که اگر جناب خبر من نمیگرفتند گرگان مارا ہلاک میساختند آں وقت
مردمان دانستند که دفع گرگاں از راه کرامت و کشف حضرت
ایشاں بود۔ حکایت شبی حضرت ایشاں در حجره خویش بنماز
مشغول بودند که دزدی در آمد بمجرد دخول چشمش کور شد شعر

سگیں خرآز زدی دم کرد نا یافته دم دو گوش گم کرد

مصداق حالش گردید فرمودند کیستی عرض کرد که من برائے
دزدی آمده بودم بمجرد دخول به حجره حضرت دو چشم کور شده
دعا فرمایند که بینا شوم فرمودند که عهد کنید که باز از من و نه از
اولاد من کسے بخانه شما حضرت نخواهد آمد چوں عهد کرد دعا
فرمودند بینا شد فرمودند راه خود گیر و سوائے ازیں هیچ نفرمودند
الحق دوستاں را کجا کنی محروم + توکه با دشمناں نظر داری
حکایت۔ در عهد نواب وزیر بسبب سرکشی و بدحالی عاملاں
دیہات حضرت ایشاں هم بضبطی عام مضبوط سرکار میشد چنانچه
سالی دیہات حضرت ایشاں بضبطی در آمده چندی بریں نمط گذشت
چوں عاملی از عاملاں سرکاری در شہر الہ آباد وارد شده روزی
جهت زیارت حضرت ایشاں حاضر شده بحضور آنجناب نشست

Marfat.com

ساعتے مکالمۂ زبانی نمود حضرت ایشاں شکایت ضبلی فرمودند و
درعین شکایت دستی بر زانوی عامل مذکور زوند چه از عادت حضرت
بود که در حین مکالمه گاه گاه دست بر زانوی سامع میزدند چوں
بالائے کرسی نشسته بود از صدمۂ دست بر زمین افتاد ایں وقت
حضرت ایشاں فرمودند که دستخط بر پروانه واگذاشت نموده دہند
آں قدر ہیبت برو طاری شده که سر بالا نمیکرد ناچار در عین
ہمیں حالت قلمدان خود طلبیده دستخط نموده از حضرت ایشاں رخصت
شده روانه گردید در اثنائے راه سرہنگان از عامل موصوف
عرض کردند که جناب چرا از درولیش ترسیده در عین افتادگی بر
زمین دستخط بر پروانه فرمودند بجوابش گفت که اگر نمی کردم شیراں
مارا پاره پاره میساختند سرہنگان عرض کردند که شیراں کجا بودند
که از ایشاں ایں چنیں حرکت بظہور می آمد عامل مذکور جواب داد
که وقتیکه حضرت ایشاں ہر دو آستین خود افشاندند ازاں دو شیر
بر زمین آمدند و برمن قصد حمله می کردند من بجز دستخط کردن
بر پروانه چاره ندیدم چوں از دستخط فارغ شدم آں وقت ہر
دو غائب شدند۔ و من بر کرسی راست نشسته از حضرت
رخصت شدم و دو چہار کس از سرہنگان ہم تصدیق قول
عامل مذکور کردن و حضرت ایشاں طریقه قادریه از سید شاه
مولانا مولوی عبداللطیف صاحب پدر بزرگوار خود و ایشاں از

مولوی محمد عمر صاحب از حضرت... (handwritten marginal note)

Marfat.com

حضرت راجو محمد جونپوری و ایشان از حضرت سلطان قاسم و ایشان
از حضرت شاه محمود و ایشان از حضرت خواجه مبارک و
ایشان از حضرت خواجه قوام الدین عاشق و ایشان از حضرت
قوام الدین صادق و ایشان از حضرت جلال الدین بخاری و
ایشان از حضرت ابوالفرح رکن الدین وایشان از حضرت ابوالفضل صدرالدین و
ایشان از حضرت بهاء الدین و ایشان از حضرت شهاب الدین
و ایشان از حضرت نجیب الدین دہائی و ایشان از حضرت
محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی و ایشان از حضرت شیخ ابو
سعید و ایشان از حضرت عبدالواحد یمنی و ایشان از حضرت
شیخ عبداللہ ابوبکر الملقب بشیخ شبلی و ایشان از حضرت خواجہ
جنید بغدادی و ایشان از حضرت سری سقطی و ایشان از حضرت
معروف کرخی و ایشان از حضرت علی موسیٰ رضاؓ و ایشان از
حضرت امام کاظمؓ و ایشان از حضرت امام زین العابدین و ایشان
از حضرت سیدالشہداء امام حسینؓ و ایشان از حضرت علی کرم اللہ
وجہہ و ایشان از حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
مخفی مباد کہ جد بزرگوار حضرت ایشان مطلع انوار طریقت
منبع اسرار حقیقت مقتداء ارباب یقین و عرفان تبصرہ عارفان
مولانا حضرت سید شاہ عبداللطیف صاحب از سادات عظام و
مشائخ کرام بلدۂ الہ آباد بودند در عہد سلطنت جلال الدین محمد

Marfat.com

اکبر بادشاہ صوبۂ بنگال بودند چون فضل الٰہی شامل حال بود وقتیکہ
بزیارت حضرت راجہ محمد جون پوری مشرف شدند از فیض صحبت
حضرت ایشاں ترک ریاست و ثروت حاصلہ فرمودہ بخاندان
قادریہ بر دست جناب ممدوح توبہ نصوح فرمودند و دریں شہر
بہ محلی یحییٰ پور بدائرۂ متبرکۂ خود نشستہ ریاضات شاقہ نمودہ
از مجاہدہ برتبہ مشاہدہ رسیدند و مظہر کشف و کرامات شدند
روزی ہندوی کیمیاگر جہت زیارت حضرت ایشاں آمد چونکہ طینت
حضرت ایشاں بمر با اخلاق کریمانہ بود ہند و مذکور از اخلاق و
تواضع حضرت ایشاں خوش نود گردید وقت رخصت نارجیلی کہ
پر از اکثیر بود از نزد خود بر آوردہ بطریق ہدیہ پیشکش حضرت
ایشاں نمود پرسیدند کہ چیست عرض کرد کہ اکثیر است مصرع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

حضرت ایشاں فی الفور آں را بدست خود گرفتہ بزور دست بر دیوار ی
زدند کہ ہمہ برباد رفت و اثری ازاں باقی نماند ہندوی مذکور
بمعائنہ ایں حال عرض کرد کہ اگر احذان منظور حضرت نبود چرا
برباد دادند ارشاد فرمودند کہ کرا دماغ کہ اول مس جمع نماید و من
بعد آنرا چرخ دہد و باضافہ اکثیری طلاء خالص سازد بعد
ازاں ارشاد فرمودند کہ کلوخیکہ بسیار کلاں باشد پیش من بیار
ہندو ہم چناں کرد و پیش حضرت ممدوح نہاد آنحضرت بیک نظر

Marfat.com

و توجه خاص خود آں را طلای خالص فرموده ارشاد کردند که گرفته راه خود بگیرهند و مذکور بمعائنه قدرت الهی متعجب شده راه خود گرفت۔ و تصنیفات حضرت ایشاں بجز یک رساله توحید که در خاندان راقم الحروف متداول است و حضرت ایشاں بجز مرید و معتقد خاص خود دیگراں را نمیدادند دیگری بروبته فقیر نرسیده لیکن این رساله برای دفع حجاب کاینست حضرت ایشاں نهایت مهیب بودند وقتیکه در خانه تشریف می آوردند همه کس بر جائے خویش ساکت و صامت می بودند ۔ روزی رونق افزای خانه شدند که مولوی محمد قائم صاحب فرزند ارجمند حضرت ایشاں طعام می خوردند ناگاه نگاه حضرت ایشاں بر ایشاں افتاد پرسیدند که چیزی از علوم خواندی مولوی صاحب ممدوح خاموش ماندند زیرا که تا جوانی هیچ نخوانده بودند و حضرت ایشاں را از مشغولی بطالبان فرصتے نمیشد که خود تعلیم مولوی صاحب ممدوح میکردند چوں جوابی نیافتند از غایت غیظ و غضب نزد ایشاں آمده مستلقی نموده بر صدر ایشاں نشسته فرمودند که چرا چندیں عمر گرامی مایه خویش ضائع ساختے مولوی صاحب ممدوح از صدمه جلوس حضرت ایشاں بهلاکت رسیدند و از هیبت حضرت ایشاں احدی دم نزد ناچار کنیزے که بر در خانه رفته فریاد بمریدان و معتقدان حضرت ایشاں نمودند که زود خبر صاحبزاده گیرید که حضرت ایشاں کار شاں تمام کرده اند شخصی مرید خاص بعد حجاب آهالی خانه

Marfat.com

وردن خانہ در آمدہ دست حضرت ایشاں گرفت کہ اینک عفو تقصیر فرمائید
از آئندہ ایں چنیں غفلت در تحصیل علوم نخواہد کرد آں وقت
آنحضرت از صدر مولوی صاحب ممدوح فرود آمدہ بیرون خانہ
تشریف آوردند چوں معائنہ کردند رمقی از جان باقی ماندہ بود سہ روز
تخت بالا پوس ماندند چوں حرارت بنہ اثر کرد و برد حاصلہ زائل
گردید چشم وا کردند و اشارہ بہ بول فرمودند بعد فراغ بول باز
بیہوش شدند چوں ہوش آمد بعد علاج و تقویت اعضا رئیسہ بعد
چہل روز صحیح و سالم شدند. کتابے از طاقچہ گرفتہ روانہ دارالعلم
جونپور شدند و چنداں در طلب علم سعی و کوشش فرمودند کہ در
عرصۂ قلیل سر آمد علمائے زماں شدند ہرچند کہ اوستاد مولوی صاحب
ممدوح ارشاد میکردند کہ اکنوں حاجت تحصیل نیست مگر ترک سبق
نمیکردند چوں اصرار از حد گردید رخصت شدہ سمت دہلی برائے
ملاقات علمائے آں دیار روانہ شدند و عند المناظرہ از علمائے زماں
آں وقت غالب آمدند ہم چناں ازاں جا بہ بیت السلطنت لکھنؤ آمدہ
از مشاہیر علمائے آں وقت مناظرہ فرمودند آخر فتح یاب شدند
من بعد ازاں جا روانہ شدہ چوں قریب موضع عالم چند پرگنہ چائل
ضلع الہ آباد رسیدند در آنجا خیمہ نواب نجف خاں نصب یافتند
از غایت تشنگی از ملازم شاں کہ بر دروازہ خیمہ بود آب خواستند
نداد اشعار عربیہ و فارسیہ میخواندند و راہ می رفتند و نواب صاحب

Marfat.com

زیر خیمه چهل قدمی میکردند چون اشعار جناب ممدوح پر مضمون و حسرت الود بود نواب صاحب شنیده مشتاق ملاقات شدند و به یواب اشاره کردند که باز آرند چون تشریف نیاوردند نواب صاحب خود بیرون خیمه برآمد شده آواز دادند و از فرط شوق طلب کردند باز آمدند و ایشان دست مولوی صاحب ممدوح گرفته درون خیمه برده حکم دادند که طعام آورند بمعیت نواب صاحب از طعام و آب فراغ حاصل ساختند محفل مذاکرۂ علوم گرم گردید هر آنچه که نواب صاحب پرسیدند جواب شافی یافتند و محظوظ شده عرض کردند که اگر چندی جناب ما را سرفراز فرمایند بعید نیست که از علوم معقول و منقول بهره یاب شوم فرمودند که بلا اجازت والد بزرگوار خود قیام نمی توانم کرد آں وقت نواب صاحب موصوف بمعیت جناب ممدوح تا اله آباد بدائرۂ متبرکہ حضرت ایشان رسیدند ۔ حضرت شاہ عبداللطیف صاحب قدس سرہٗ العزیز را در مراقبه یافتند مولوی صاحب ممدوح پیش حضرت ایشاں دست بسته استادند و نواب صاحب موصوف بهمیں هیئت یکسو استادند چون سر از مراقبه بر داشتند نگاه حضرت ایشاں بر مولوی صاحب افتاد فی الفور پرسیدند که چیزی از علوم دینیه خواندی عرض کردند که آنچه جناب پرسند انشاءالله تعالیٰ جواب شافی خواهم داد حضرت ایشاں هر سوالیکه میکردند جواب شافی می یافتند تا دیر مذاکره علوم شده من بعد برخواسته

Marfat.com

معانقہ فرمودہ بر پیشانی مولوی صاحب بوسہ دادہ فرمودند کہ خوب آمدی حالا ایام حیاتم قلیل ماندہ من بعد فرمودند کہ تعریف ایشان یعنی نواب صاحب نمایند کیفیت حال ایشان بیان کردند بجوابش فرمودند کہ فرزند فقیر کجا رود نان جویں خوردن و بر زمیں نشستن بہ است در خدمت سلطان دست بستہ ایستادن اجازت معیت نواب صاحب نفرمودند نواب صاحب ناچار شدہ از حضرت رخصت شدند حضرت ایشان در طریقہ قادریہ بہ بیعت مشرف ساختہ بہ تصفیہ قلب از گرفتاری ما سواد دوام علم باللہ و تزکیہ نفس از رزائل و تہذیب اخلاق توجہ فرمودند از برکات ذکر و شغل کیفیات و حالات و استغراق و سکر تجلیات محبت دست داد و حضور و جمعیت با اذواق قلبی میسر شد بالجملہ ذات با برکات ایشان باکمالات ظاہر و باطن موصوف بود اوقات بطاعت و عبادت مامور جناب موصوف را بجہت قطع علائق از ما سوا و دوام علم باللہ نوبت تصانیف نرسیدہ کہ ذکرش نمودہ آید و بعد تشریف آوردی مولوی صاحب حضرت ایشان چندے بقید حیات ماندند من بعد علیل شدند و بروز پنجشنبہ اقارب و احباب خود را طلبیدہ بخوبے ملاقات کردند و فرمودند کہ انفاس چند باقیست اگر بحضور و آگاہی بسر شود زہے نصیب چون مردمان از نماز جمعہ فراغ حاصل ساختہ بخدمت با برکت

Marfat.com

حضرت ایشان فائز شدند بحضور جماعت اعیان اہلبیت و احباب چادر بر سر کشیدند و بعد ذکر شہادتین جان بحق آفریں سپردند و ہمانروز در مقبرہ خود مدفون شدند و وفات حضرت ایشان قبل از وفات جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی است تعین یومی و سن وفات حضرت ایشان و ولادت وغیرہ ہا بنظر فقیر نرسیدہ و وجہش اینکہ جملہ کتب خانہ حضرت بآتش زدگی سوختہ شد این است مبتدی از حالات پیر و مرشد حضرت ایشان قدس سرہٗ العزیز با دیگر حالات مشائخ سابقین رحمہم اللہ و شیخ حضرت ممدوح در سنہ یکہزار و دو صد و ہشت (۱۲۰۸) از ہجرت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از بار عنصری سبکدوش شدہ واصل بحق شدہ چنانچہ تاریخ وصال حضرت ایشان الاورع الاحسن حضرت سید شاہ محمد حسن صاحب برادر مکرم و معظم مرحوم متخلص بہ اشرف این چنیں تحریر فرمودند

رفیع الزماں شاہ عالی علم بدیع الزماں و سر اہل دید
ز خمخانۂ عشق در جام شوق چو او بادۂ وصل کمتر کشید
ہمہ دید از بہر دیدار حق چو او عارف چشم گیتی ندید
گذشت از جہاں بر تمنائے وصل چو در گوش خود مژدۂ حق شنید

بتاریخ او کرد اشرف چو فکر
بگفتم بلے در بہشت آرمید

۱۲۰۸ھ

Marfat.com

فصل پنجم در ذکر تصانیف و اولاد حضرت ایشان سابق بیان یافتہ کہ حضرت ایشان ضروریات دین خواندہ راہ عشق بر خود لازم گرفتند نوبت تعلیم و تعلم علوم ظاہریہ رسمیہ نرسید فا بادر اولاد حضرت ایشان روحی فداہ برکت بسیار شدہ ہفت پسر پس خود گذاشتہ وفات یافتند حضرت شاہ سید ظہور الحسن صاحب مرحوم کہ پسر اکبر و مرید حضرت ایشان بودند در سن یکہزار و دو صد و ہفتاد و شش رحلت فرمود تاریخ وفات جناب مغفور این ست

قطعہ

ظہور الحسن شاہ اہل صفا زہے عابد پاک و قدسی نژاد
بتاریخ بستم زماہ صفر دریغا سفر کرد سوئے معاد
سن وصل آں واصل ذات حق بگفتا فلک واصل خلد باد
۱۲۷۶

و جناب مرحوم را سہ پسر اند فرزند اکبر مولوی حافظ شہید سید شاہ احمد حسن فرزند اوسط سید شاہ حسین احمد فرزند اصغر سید شاہ احمد حسین و ایشان ہم صاحب اولاد اند ، دویم حضرت سید شاہ نور الحسن صاحب کہ از جناب مرحوم خرد اند حی القیوم و جناب ممدوح را دو پسر اند فرزند اکبر سید شاہ ابن حسن و فرزند اصغر سید شاہ سراج الحسن و ہر دو صاحب اولاد اند سلمہا اللہ سیوم حضرت سید شاہ علی حسن صاحب کہ از جناب موصوف خرد و مرید حضرت ایشان بودند چندے اکتساب علوم کردند و بہرہ

Marfat.com

از علم ضروریه برداشته نوکریهائے جلیله سرکار انگریز هم چو سررشته داری
و تحصیلداری کردند و بعد بلوغ عظیم در سنه یکهزار و دو صد و هفتاد
و شش برائے زیارت حرمین شریفین زادهما الله شرفاً و تعظیماً
روانه شده قریب جده رسیده مرکب آں حضرت از صدمهٔ جبال
شکسته در راه حق رتبه شهادت یافتند و غریق دریائے رحمت شدند
انا لله و انا الیه راجعون جواد بودند و مولع زهد و پرهیز از نعمت
خاندان قادریه و نقشبندیه بهره وافر بر داشتند لطایف ستة
شاں اجرا یافته نوبت به سلطان الذکر رسید که اتفاق سفر افتاد
باقی ماندگان در تاسف و حسرت گذاشتند و جناب ممدوح را پنج
پسراند فرزند اول مولوی سید شاه امیرالدین احمد و فرزند ثانی
مولوی سید شاه رفیع الدین احمد و فرزند ثالث حافظ سید شاه
رضی الدین احمد و فرزند رابع حافظ سید شاه نصیرالدین احمد و
فرزند خامس سید شاه معین الدین احمد سلمه الله تعالیٰ - چهارم
فرزند حضرت ایشاں حضرت سید شاه محمد حسن صاحب مرحوم که
اجل خلیفه و مرید و سجاده نشین حضرت ایشاں قبل فقیر بودند و
از صرف و نحو و ضروریات دین آگاه و کتب فارسیه و تصوف بوجه
کمال میدانستند ذات مبارک بکمال زهد و توکل موصوف بودم
بگاہے صوم ایام بیض ترک نمی فرمودند وسته شوال و دیگر
صوم که در سنت واقع شده بموجب آں بعمل می آورند و شعرو

Marfat.com

سخن عارفانہ خوب می فرمودند چند تصانیف جناب ممدوح ہمچو
مثنوی معدن فیض در نصائح و احوالہا و کلام اشرف در نعت
و منظومہ کیدانیے و دیوان فارسی وغیرہ آں ہا موجود است و
جناب موصوف را قدم در مقام تحقیق بود و علمائے ظاہر اکثر
با جناب ممدوح در علم توحید کہ ایشاں را از والد ماجد قدس
سرہٗ العزیز رسیدہ مناظرہ میکردند آخر مغلوب میشدند فقیر بعد
تحصیل دہ سال بخدمت حضرت ایشاں اکتساب علوم باطنیہ نمودہ
ام و مباحثہ بسیار میکردم و بمطلب فائز میشدم جناب ممدوح
بفنا و بقا مشرف گشتہ در مشاہدہ حق استغراق می داشتند و در
وسعت نسبت باطن و ازدیاد جمعیت باطن و نفی خواطر
از دل و دماغ ترقیات می نمودند تصفیہ و تزکیہ از رزائل نقد
حال ایشاں بود لذت و حلاوت در طاعت و نفرت از بدعت و
معصیت داشتند آداب ظاہر و باطن و انوار و برکات کہ در صحبت
جناب مرحوم و تہذیب نفوس سالکان مینمود غالب است کہ در
وقت بزرگان سلف طالبان را دست میدادہ باشند و جناب ممدوح
مرید کم میگرفتند اجل خلیفہ و مرید شیخ ہدایت اللہ اد نامی برادر
زادہ شاہ نذر محمد صاحب اد نامی کرمّ اللکانوری ہستند و جناب
ممدوح را حیات چنداں دفا نکرد در عمر چہل سالگی بمرض تپ
دق و سل مبتلا شدہ در سنہ یکہزار و دو صد و شصت و پنج

Marfat.com

داعی اجل را لبیک اجابت گفتند و شربت وصل چشیدند منشی محمد قاسم صاحب مرحوم منشی محکمہ لفٹنٹی تاریخ وفات جناب ممدوح بایں نہج ارشاد کردہ اند۔ قطعہ

صوفی صافی کہ بود شاہ محمد حسن — عابد عزلت گزیں و عارف عرفان پناہ
عاشق حق حق پرست و مست از جام الست — ساغر وحدت بدست ساقی جادو نگاہ
حیف کہ بست و دوم از مہ شعبان بُد — رخت بگلگشت خلد وائے ازیں بزمگاہ

زود ز دل دردمند گفت ز روئے الم
سال وصالش بمن واصل ذات اِلٰہ

و جناب ممدوح را یک فرزند ارجمند کہ متصف بصفات حمیدہ اند المسمی بہ سید شاہ حیدر حسن سلمہ اللہ من آفات الزمن و ایشاں ہم صاحب اولاد اند۔ پنجم فرزند حضرت ایشاں من ننگ و عار خلائق فخر الدین احمد عرف حکیم بادشاہ کہ مرید حضرت ایشاں است و ہم در خاندان نقشبندیہ خلافت یافتہ ام بجز یک فرزند المسمی بہ حکیم مولوی سید مسیح الدین احمد کہ جامع صفات علمیہ و عملیہ است و مدرس دارہ حضرت ایشاں دیگری ندارم سلمہ اللہ تعالیٰ و جعل اللہ آخرتہ خیر من اولاہ فرزند ششم حکیم سید علی حیدر المعروف بہ حکیم نواب کہ در علم طب تجربہ تام میدارند ایشاں را سہ پسر اند فرزند اکبر سید شاہ اولاد حسن و ایشاں ہم صاحب اولاد اند و فرزند اوسط سید شاہ عشرت حسن و فرزند اصغر سید شاہ محمد ظہور سلمہ اللہ تعالیٰ و القاہ و فرزند ہفتم سید شاہ

Marfat.com

مولوی محمد عباس که در سرکار انگریز نوکریهائے جلیله بجو پیشکاری و سررشته داری و تحصیلداری مدتی نمودند مگر از ایام بلوه خانه‌نشین اند و بعبادت و وظایف خاندان قادریه مشغول و هر روز درود کمتر از پنج هزار بار نمیخوانند و در خاندان نقشبندیه طریقه از راقم حروف گرفته بتوجهات فقیر لطائف سته شان ذاکر گردیده نوبت به سلطان الاذکار رسیده و باجازت تعلیم طریقه وارشاد سلوک باطنی اشتغال دارند دو فرزند دارند فرزند اکبر سید شاه محمد علیم که در علم فارسی ید طولیٰ دارند و شعر و سخن هندیه و فارسیه خوب میگویند و نثر فارسی می نویسند و صاحب بولد اند و فرزند اصغر سید شاه محمد یوسف که بسن دوازده سال رسیده اند و در حفظ قرآن مشغول۔ **فصل ششم** در ذکر مریدان تلامذهٔ مشاهیر مالاً باکمالاً حضرت ایشان را در عنفوان شباب بعلت عشق صادق افتاد فرصت تعلیم و تعلم علوم رسمیه بجز ضروریات دین نیافتند هم چنانکه سابق ذکر یافت و مریدان حضرت ایشان بسیار بودند منجمله آنها چند مریدان اند که ذکر او شان در بیان اولاد گذشته و ازاں جمله شیخ احسان علی صاحب مرحوم تعلقه دار سید سراداں که مرد دیندار و تقویٰ شعار بودند ذاکر و شاغل و تهجد گذار و شب خیز و از دیده محبت و اخلاص اشک ریز حضرت الشان از ایشان بسیار راضی بودند و عنقریب از بار عنصری سبکدوش شدند و ازاں جمله مولوی شیخ ثابت علی صاحب ساکن سید سراواں که حی القیوم اند

Marfat.com

دور ایام جوانی از اجل خلیفہ حضرت ایشان حضرت سید شاہ محمد حسن صاحب تعلیم یافتہ و بیمن صحبت حضرت ایشان از ارباب حضور و آگاہی گردیدند و ازانجملہ شیخ شیر علی صاحب ساکن ڈیہہ مذکور کہ مرد حلیم و دیندار ہستند و بصوم و صلوٰۃ اشتغال میدارند و ذکر ہریک طوالتے دارد لہذا سکوت ورزیدم۔ **فصل ہفتم**
در ذکر مدفن و تاریخ وفات حضرت ایشان پوشیدہ نماند در سالیکہ حضرت ایشان وفات یافتند و بحضرت حق پیوستند فقیر دراں سال بہ بیت السلطنت لکھنؤ بطلب علوم مشغول بودم فقط مسلم الثبوت در تحصیل علوم باقی ماندہ بود کہ ایام صیام برسرم رسید و از سبق کتاب محروم ماندم کہ عنایت نامہ شریفہ برادر صاحب مکرم و معظم سید شاہ علی حسن صاحب مرحوم از کان پور بطلب فقیر رسیدہ چونکہ بیکار و معطل بودم بمجرد معائنہ اش روانہ شدہ بخدمت بابرکت جناب ممدوح و مرحوم خود را رسانیدہ از زیارت جناب موصوف بہرہ اندوز سعادت شدم چندی قیام کردہ بودم کہ صحیفہ کرامت نصیبہ حضرت ایشان بطلب فقیر رسید بمجرد معائنہ اش پا از سر ساختہ خود را تا عتبۂ فلک رتبہ حضرت ایشان جبہ سائی نمودم در حین مراقبہ بودند بمجرد حضوری چشم مبارک وا فرمودند چوں مرا دیدند سبک برخاستہ بر پیشانی من بوسہ زدہ فرمودند خوب آمدی کہ ایام فرصت و وقت قلیل ماندہ ہرچند کہ از ایام طفولیت سخناں ایں طائفہ را

Marfat.com

در کام جان این حقیر ریخته تربیت باطنی ضمیمہ شفقت ظاہری میساختند و من نیز بحکم فطرت و مقتضائے جبلت والہ و دیوانہ آں کلمات بودم اگر اندکی خاموش می شدند خود را فراموش میکردم فاما اعادہ این چنین کلمہ کہ دریں وقت از زبان فیض ترجمان حضرت ایشان برآمدہ نقیر را بمرتبہ حائز گردانیدہ کہ زبان و قلم از بیان آں قاصر و کوتاہ ہست چوں ایام صیام منقضی شدہ از حضرت ایشان درخواست رخصت جہت اختتام مسلم الثبوت نمودند فرمودند کہ چندے توقف نمایند انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب رخصت می کنم و ہمچنیں اجازت روزانہ میخواستم و دربارہ روانگیم وعدہ امروز فردا می فرمودند حتیٰ کہ بستم ماہ شوال رسید آں روز قدرے خروج بفقیر عطا فرمودہ ارشاد فرمودند کہ اکنوں تدبیر سواری باید کرد من در فکر سواری شدم کہ بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور بعد عصر مرا بحضور خود طلبیدہ باب تلقین علم توحید و تحقیق مسئلہ وحدت وجود برد ہمکہ موافق علم و شہود است بر من کشودہ فرمودند اگر اکنوں دغدغہ و شبہ بمقتضائی علوم کسبیہ خود بلا قصد تحقیق عیان خواہند آورد تمام عمر بے نصیب و محروم شدنی است پس اعتقاد این مسئلہ را از اعتقاد الخواص باید شمرد انشاء اللہ رفتہ رفتہ پردہ ازروئے کار بکشاند و جمال یقین روی نماید ولیکن باید کہ دایم دریں خیال باشند و بر مقدار کہ دست دہد سعی کنند و نعم ماقال شعر

Marfat.com

نیک و ذکر و نغمۂ شکل و بے ادب
سوئے او میخزد او را می طلب

آں وقت شبہات من زائل شدند و ہمہ شکوک بیقین مبدل گشت
بعد ازاں وقت شب ارشاد کردند کہ امشب کھچڑی باجرہ پختہ شود ہم
چناں کردند ہمہ اہلبیت خود را طلبیدہ یک یک لقمہ تقسیم فرمودند من
بعد ہمچو عادت قدیمہ خود بعد نماز عشاء استراحت فرمودند و وقت
نیم شب برخواستہ بعد طہارت بہ نماز مشغول شدند بعد فراغ بذکر و شغل
مشغول ماندند تا قریب سحر باز برائے طہارت تشریف بردند من بعد وضو
ساختند و بعدہ اختلاج قلب کہ گاہ گاہ حضرت ایشاں را می شد
شروع گردید چوں دانستند کہ مرغ روح از قفس عنصری پرواز میکند
ذکر جہر کلمہ توحید آغاز کردند مگر در آواز آں حضرت دریں وقت کربے
شدید بود از اتفاق وقت آں روز برادرم معظم حضرت سید شاہ
محمد حسن صاحب مرحوم در خانہ خلاف عادت قدیمہ خود مغلوب النوم شدہ
و ملیدان خانہ در حجرہ خود برائے نماز و ذکر و شغل تشریف نبردہ بودند
بمجرد شنیدن آواز مضطربانہ حضرت ایشاں دویدہ خود را بخدمت آنحضرت
رسانیدہ باز پرسیدند حضرت حال چیست ارشاد فرمودند کہ نزع روح
بر سرم رسیدہ ہیچ تکلم بجز ذکر کلمہ توحید نکنند و ہر دو صاحبان
ذکر کناں تا پلنگ شریف کہ درون دالان بود رسیدند ببالین حضرت
ایشاں ذکر اسم ذات آغاز فرمودند و تا رسیدن ببالیں واصل حق

Marfat.com

شدند۔ برادر معظم مرحوم مضطربانه بدیوانخانه رسیده مرا بیدار فرمودند و ارشاد کردند که زود در خانه رسیده نبض حضرت ایشان معائنه نمودم روح شریف از عنصر لطیف پرواز کرده بود۔ انا للہ و انا الیہ راجعون در سنہ یکہزار و دو صد و پنجاہ و دو از ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بتاریخ بست و دوم ماہ مذکور بمقبرہ جد امجد کہ زیر دائرہ حضرت ایشان است مدفون شدند در دفن آنحضرت آں قدر کثرت شد کہ جنازۂ حضرت ایشاں بر ہوا میرفت و کم بدست مرداں رسیدند انم کہ مرداں از کجا آمدہ بودند واکثری را نمی شناختم بعد فراغ از دفن حضرت ایشاں و فاتحہ سیوم کہ معمول ایں دیار است روانہ لکھنؤ جہت تحصیل بعد مسلم الثبوت شدم و تاریخ وفات حضرت ایشاں برادر مکرم الاورع الاحسن حضرت سید شاہ محمد حسن صاحب مغفور بدیں نہج ارشاد فرمودند حوالہ قلم نمودہ می شود۔ **قطعات**

آں محمد کو ملقب بود بادشاہ زماں — نقل فرمود از جہاں بر طارم اعلیٰ برفت
ہمچو بلبل مست بر لحئے گل گلزار قدس — روح از جسمش بدست قدسیاں بالا برفت
واقف راز نہاں و کاشف سر حق — جان باکش ناگہاں در پردۂ خفا برفت
چوں بگوش قلب او آمد صدائے ارجعی — جست زیں بند قفس شاداں سوئے مولا برفت
زیں خراب آباد عالم بر فضاء لامکاں — از پئے دیدار جاناں بادل شیدا برفت
قطب عالم ہادی دیں قدوہ اہل صفا — زیں تن خاکی براوج منزل علیا برفت
آفتابی کز وجودش بود روشن ایں جہاں — وائے زیر تودۂ خاکی ز فرق ما برفت

Marfat.com

گفت لبیک اجابت چوں بدای اجل زود در وقت سحر در جنت الماوی برفت
سال تاریخش چنیں گفت اشرف زار و حزیں
ہائے واویلا جنید عصر از دنیا برفت
۱۲۵۴

ولہ

شاہ محمد زماں قدوہ اہل صفا زبدہ خاصان حق تبصرہ عارفاں
صوفی صافی درون پاک ز شرک وریا قطب حقیقت گزیں تاج سر مقبلاں
مجمع زہد وورع چشمۂ جود وکرم تارک دنیا و دوں شاہ ریاضت کشاں
ہادی راہ یقیں مرشد تقویٰ شعار بادہ کش معرفت حضرت شبلی نشاں
خسرو ملک فنا مست ز جام بقا ذاکر اسمائے حق کاشف سر نہاں
شوق وصال خدا چوں بدلش جوش زد بست قریب سحر رخت سفر زیں جہاں
سال وفاتش خرد از سرا نو س گفت
قبلہ اہل وفا رفت بدار جناں

ولاکن ہذا آخر ما اوردنہ فی ہذہ العجالہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم فی الاولے والآخرۃ ۔ فقط

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در ذکر بعضی از مبدا احوال کاتب حروف ختم اللہ لہ بالحسنی

والد ماجدم را در اواخر عمر کہ زمان ضعف پیری بود مشغولی خاطر
اکثر متوجہ در تربیت فقیر بود شب و روز در کنار مرحمت و جوار
عنایت حضرت ایشاں تربیت می یافتم و ہمدراں ایام طفولیت سخنان
حضرات صوفیہ را در کلام جان ایں حقیر ریختہ تربیت باطنی را ضمیمہ شفقت
ظاہری می ساختند اول از قرآن مجید چند پارہ پیش خود سبق سبق
تعلیم فرمودند بعد ازاں باثر تربیت و شفقت حضرت ایشاں چناں
قوت بہم رسید کہ ہر روز قدری از حضرت قرآن مجید میخواندم حتی کہ
در عرصۂ قلیل ختم کردم بعد ازاں کتب فارسی کریما و مامقیماں شروع
کنانیدند ببرکت حضرت ایشاں در اندک زماں باتمام رسانیدم و ہمچنیں از
گلستاں چیزی خود سبق دادندمن بعد بہ معلمان سپرد فرمودند باثر
توجہ و عنایت حضرت ایشاں بزود ترین اوقات کتب فارسیہ مثل
ابوالفضل و طاہر وحید وغیرہ برخواندم و از مختصرات صرف و نحو
فراغ حاصل ساختیم و دریں ضمن قدرت کتابت و سلیقۂ انشا ہم پیدا شد
وقتیکہ بسن چہاردہ سالگی رسیدم مارا با دختری از خاندان خویش نکاح
کردہ دادند بعد شش ماہ بعطاء قدری خرچ و زاد راہ بہمراہی برادرم
مرحوم الاورع الاحسن سید شاہ محمد حسن صاحب کہ در اواخر اجل خلیفہ

Marfat.com

حضرت ایشان بودند جهت تحصیل علوم روانه دار السلطنت لکھنؤ فرمودند
و درین سفر مجی شاہ حاجی محمد صاحب خلف مولوی محمد سیف اللہ صاحب
محب اللہی الہ آبادی با من شریک بودند بعد وصول شہر مذکور بوسیلہ
جمیلہ شیخ میر علی صاحب وکیل کہ جملا امکنہ میرزا حیدر بیگ نزد ایشان سپرد
بودند در مکانیکہ محاذی دروازہ محل سرائے جناب استاذی مولانا مولوی
محمد حیدر صاحب مرحوم است قیام کردم و دران وقت فقیر کافیہ حفظ
میکردم و تا بحث محل سیدہ بودم و اکثر بر بنگلہ دروازہ مولانا مولوی خادم احمد
صاحب آوردہ جلوس میفرمودند قرأۃ کافیہ از من شنیدہ بواسطہ ملاقات
سابقہ کہ جناب مرحوم را بشاہ حاجی محمد بود مستفسر حالاتم شدہ فرمودند
کہ ظاہرا شائق معلوم میشوند اگر در محل سرائے من قیام نمایند بہتر خواہد بود
چونکہ موقع حریص قیام فرنگی محل بودم حسب الارشاد فی الفور مع ہمراہیان
خود در محل سرا جناب مرحوم قیام کردم و جناب مولوی صاحب مبرور و کمال
عطوفت دراخت بر حال زارم میکردند و میخواستم کہ اگر احدی از علماء
فرنگی محل دستگیری بسبق می فرماید سبق آغاز نمائم و باین امید بخدمت
ہر یکی از علماء آندیار وجوار حاضر میشدم روزی در مسجدیکہ بیرون
فرنگی محل است جہت ادای نماز ظہر رفتم جناب مولائی و استاذی اخوند
شیر محمد صاحب ولایتی را بدرس و تدریس یافتم شخصی عبد الغفور نام
نسخہ مصباح میخواند دیر نشستہ سبق ایشان شنیدم و در اثنای درس
مقامی بہر موی الیہ دشوار آمد باوصف ارشاد مکرر جناب اخوند صاحب

Marfat.com

بفهمید شان نآمد و چونکه فقیر مصباح خوانده بودم و یاد میداشتم
جرات کرده عرض کردم که اگر جناب ارشاد فرمایند من این مقام
را بیان نمایم شاید بفهم شان در آید جرات ما را پسندیده ارشاد
فرمودند که بهتر است حسب الارشاد آنمقام را باحسن الوجوه ادا کردم
حتیٰ که بفهمید موی الیه در آمد ازان روز جناب اخوند صاحب نظر
عنایت بر من مبذول میفرمودند و من هر روز همو نوقت حاضر خدمت
حضرت ایشان میشدم آخر بموجب دو بامداد گر آید کسی بخدمت شاه
سیوم هر آئنه در وی کند بلطف نگاه ارشاد فرمودند که ظاہرا
رغبت تو در شروع سبق می بینم عرض کردم که آری فرمودند ساعت
سبق موی الیه باید کرد قبول کردم چندی ساعت کردم چونکه موی الیه
بطئ الفہم بودند ہمراہی ایشان نہ پسندیدہ سبق شرح ملا
مقرر فرمودند و آنچنان تربیت فرمودند که در عرصه دو ماه شرح
ملا تمام کردم و در اثناء قرارت کتاب مذکور چندی تیمنًا و تبرکًا
از مولانا و استادنا مولوی برہان الحق صاحب هم خوانده ام آنچه که
میخواندم روزانه با جناب مولوی خادم احمد صاحب تکرار میکردم مولوی خادم احمد
بارہا بیان نمودند که ایشان تلمیذ من اند از من خوانده اند نه آنکه صرف تکرار کرده اند چندی همیان
گذشت روزی با من و جناب مولانا صاحب برور و مرحوم در مسئله
بحث و تفتیش زائد از حد گزشت مولوی صاحب ممدوح فرمودند
که اکنون حاجت تکرار از من معلوم نمی شود زیرا که این آزردگی

Marfat.com

شما از من دال بر ترک نکرا راست چونکه منظور مطوی خاطرم همیں بود عرض کردم که فرصت کم می یابم ناچار وا گذاشتم و بجایش شرح وقایه از جناب مولانا و استاذنا افضل العلماء وافقه الفقہا مولانا مولوی محمد معین صاحب شروع کردم در عرصه قلیل آنرا باتمام رسانیدم غرض که تحصیل فقیر از چند علماء نامدار است اکثر کتب درسیه منطقیه و ریاضیه و حکمیه و علم ادب و معنی و بیان و علم کلام و تفسیر از اخوند صاحب مرحوم است و جناب مبرور سا تلمذ اول با رشید الدین خانصاحب دهلویست و ثانیا در لکھنؤ از امام علماء عصر و مقدام اجلاء دہر افضل الفقہا و اذکی الاذکیا و اکمل الکملا محقق امور عقلیه و نقلیه مدقق ادلهٔ اجمالیه و تفصیلیه نوّر من انوار الله استاذ الاستاذ مولانا مولوی محمد ظہور الله صاحب است و علم ریاضی از مولوی محمد اسماعیل المشہور دبلندنی است تحصیل بعض کتب ہمچو ہدایہ وغیرہ از جامع علوم عقلیه و نقلیه العالم الاجل الاکبر مولانا مفتی مولوی محمد اصغر و مولانا مولوی محمد ولی الله قدس سرہما است و قدری شرح مواقف از مولانا و استاذنا مولوی محمد نعمت الله صاحب خوانده باقی از اخوند صاحب قدس سره العزیز باختتام رسانیدم و اتفاق اخذ سند حدیث و قرارت آں از فرید المحدثین وا وحد الاتقیاء والمتقین مولانا مولوی حسین احمد صاحب رحمهم الله تعالی علیهم اجمعین افتاده وقت تحصیل علم حدیث مجی

Marfat.com

مولوی ابوالخیر محمد معین الدین صاحب کرڈی هم از مولانا مرحوم صحت حدیث میکردند و اتفاق تحصیل علم طب و مطب از مولوی حکیم اسد علی صاحب دارالشفائی گردیده غرضکه بود و باش فقیر در بیت السلطنت لکھنؤ باین تفصیل است تخمیناً پنج سال در محل سرا مولانا مولوی محمد حیدر صاحب قدس سره العزیز و سه سال در حجره مسجد بیرونی والد حضرت ایشان و دو سال بر باٹا ناله در مکان شیخ اسد الله صاحب تیر انداز در مدت باثر توجه حضرات موصوفین بر جمله کتب درسیه عبور کردم و برکت توجه باطن جناب والد ماجد مرحوم در العزیز هم آنقدر صفائی باطن بود که بیانش بتطویل است و باعث آن لقمه حلال بود که دران زمان بدست می آمد والحمدلله والمنة که الآن هم از لقمهٔ حرام بعنایت ایزد ذوالجلال والاکرام محفوظ ام پس مناسب وقت تحصیل این حکایت است که روزی شیخ اسد الله صاحب تیر انداز از من ارشاد کردند که فضل علی و برادر شان که از اولاد امجاد تفضل حسین خان صاحب نائب حضرت ظل سبحانی مرحوم [illegible] اده تحصیل علوم از آنصاحب یعنی فقیر میدارند اگر فرصت باشد بتعلیم ایشان باید کوشید و بجلدوی آن خدمت جناب از نقد و جنس بر ذمه ایشان واجب و متحتم چونکه در بادی الامر بوجهه از قبول امر پیش کرده شیخ صاحب موصوف ابا کردم فاما بلحاظ طالت خاطر معظم الیه آنرا قبول کردم چنانچه

Marfat.com

روزانه هر دو صاحبان بر مکانم تشریف آورده چیزی میخواندند روز
اول که وقت چاشت بعد فراغ از مطب بدر خانه ایشان که از
مکان شیخ صاحب موصوف متصل بود رسیدم فضل علی هم بر در
خود ایستاده بود چون مرا دید عرض کرد که میخواهم که این وقت
تیمنا و تبرکا درینجا طعام میل فرمایند من بعد در مکان حاضر خواهم
آورد همچنان کردم در اثنای نشستن در آوردن طعام رائحه
بقوت شامه من رسیده دماغم را پراگنده ساخت حالانکه مکان از
خس و خاشاک و جمله آلائش و کدورت و قاذورات پاک و صاف
بود باشکراه تمام لب باکل آن کشادم و بخانه باز آمدم همچنین
سه روز در آنجا طعام خوردم همین حالت پیدا بود آخر بروز چهارم
نرفتم و طعام بخانه من می آورد باز اثری ازان رائحه منتنه پیدا نشد
آنوقت معلوم شد که ظاهرا اثر لقمه حرام بود که ازان هویدا شد
چون نیک تحقیق کردم نفس الامر همان بود که دریافتم الحاصل
حق سبحانه تعالی در توجه باطنی حضرت والد ماجد مرحوم اثری و
خاصیتی نهاده بود که اگر هر چند کس در مرتبهٔ استعداد و قوت دور
تر افتاده بودی بتوجه و تربیت حضرت ایشان زود از قوت بفعل
آمدی مرا هر چه است اثر توجه و عنایت و دعائے حضرت ایشان
است و ایشانرا جمیع حقوق از ابوة و تربیت و تعلیم ارشاد بر ذمه
این هیچمدانست و اثر همان توجه و تربیت سابقه است که الآن

Marfat.com

تاریخ منزل حضرت قرآن بحافظه ام در آمده چه عجب که از برکت و
دعای حضرت مرحوم منزلین باقیئن هم طے نمایم مگر افسوس که از
کثرت مشاغل فرصت دست نمی دہد مگر ہمتم قاصر نیست اغلبکه توفیق
الہی رفیقم گردیده بمنزل مقصود رساند و ولادت این ہیچمدان درسن
یکہزار دو صد وسی ہجریست وکیفیت حصول بیعت بدین منوال که
وقتیکه کاتب حروف در لکھنؤ بودم و سلم الثبوت میخواندم ماه صیام
ظل خود بر سر مومنین گسترده و ہمه را از تحصیل علوم باز داشته
تعطیلی رو داد ہمدران عرصه فرصت وقت غنیمت انگاشته حسب الطلب
برادرم مکرم جناب سید شاہ علی حسن صاحب که درانوقت تحصیلدار
کان پور بودند بخدمت ایشان رسیدم و از زیارت شان بہره اندوز
سعادت شدم و چندی توقف کردم که درین اثناء اطلاع حضوریم
خدمت جناب برادر صاحب بحضرت والد ماجدم رسید بمجرد اصغاء این
خبر مفاوضه شریف بطلب فقیر نزول یافته فی الفور یارا سرساخته
خود را با فیض و برکت حضرت ایشان رسانیدم در مراقبه یافتم
ہمیکه ایستاده شدم چشم واکرده نگاہی بر من مہجور و دور از
حضور فیض نشور انداختند و ایستاده شده در وسط پیشانی ام بوسه
داده ہم آغوش شدند و فرمودند که خوب آمدی من منتظر تو بودم
و سروریکه در حضوری فقیر بحضرت ایشان مشاہده کردم کمتر ازان
در ایام ماضیه مشاہده کرده بودم پانزدہم ماه رمضان خواه کم و

Marfat.com

زیاده خواهد بود که من بزیارت حضرت ایشان مشرف شدم از آنروز
مارا در حضور پرنور خود نشانده توجه بلیغ می فرمودند وکلمات عارفانه
و حکایات عاشقانه زاید ازان که عادت حضرت ایشان بود بگوش
حقیقت نیوشم میرسانیدند و من هم خلاف عادت سابقه خود آنرا
بگوش شنوا می شنیدم و بحافظه می سپردم و سابقه ازاینچنین کلمات
که بظاهر خلاف شرع بود بنظر دلائل شرعیه منکر بودم مگر آنوقت
انکارم مبدل باقرار گردیده هر آنچه که می فرمودند آنرا کالوحی
من السماء تصور دیده از دلائل کتاب وسنت آنرا اثبات می کردم
اینهم از تصرفات حضرت ایشان بود آخر چون ایام صیام گذشت
طالب رخصت جهت تحصیل بقیه کتب شدم فرمودند چندے دیگر
توقف کنید انشاءالله تعالیٰ عنقریب رخصت میکنم حسب الارشاد
تابست و یکم ماه شوال اتفاق قیام افتاد من بعد بعطار خرج رخصت
فرمودند لیکن همانروز حضرت ایشان در صحن خانه بر سریری نشسته
بودند مارا طلبیده پیش خود نشانده آنچنان لطف باطنی برمن مبذول
فرموده ظاهر و باطن مرا همرنگ خود ساختند وبسلاسل کلمات توحید
وعشق پای عقلم را گرفتار ساخته طوق عشق ومحبت محبوب حقیقی
در گردنم انداخته مارا از غم کون و مکان و دنیاے ودل آزاد
فرمودند ناچار باین بیت مترنم شدم ؎
ما بعشق تو نه امروز گرفتار شدیم که گرفتاری ما باتو ز روز ازل است

Marfat.com

من بعد عرض کردم کہ امروز مارا در خاندان علیہ قادریہ دستگیری فرمائند ارشاد شد کہ من از قدیم دستگیر تو ام لیکن سنت سنیہ را ہم از دست ندہم پس دست من گرفتہ از بیعت مشرف ساختند و انچہ کہ گفتنی بود گفتہ مارا بمحبوب حقیقی سپردند الحق اگر دیگراں قطب انداد قطب الاقطاب است اگر ایشاں سلاطین او سلطان السلاطین محی الدین کہ دین اسلام زندہ گردانیدہ و ملت کفر محو کردہ اوست غوث الثقلین آنرا گویند کہ جن و انس ہمہ بوی پناہ جویند من بیکس نیز پناہ باو جستہ ام و بر درگاہ او فتادہ مرا جز عنایت او کس نیست و بغیر لطف از وی فریادرس نے۔

دستگیر دو جہاں حضرت غوث الاعظم ۔ ہادی گم شدگاں حضرت غوث الاعظم
مظہر ذات خدا سر رسول دو سرا ۔ نور عینین حسن حضرت غوث الاعظم
ہمہ غوثان جہاں یافتہ غوثیت ازو ۔ فخر اقطاب جہاں حضرت غوث الاعظم
دیں کہ بد مردہ حیات ابدی یافت ازو ۔ بود عیسیٰ نفسی حضرت غوث الاعظم
روزی در خواب نبی در دہنش انداخت لعاب ۔ زاں سبب بود فصیح حضرت غوث الاعظم
سامع از سرعت گفتار جہور ریش بہ عجب ۔ میشد از ہیبت آں حضرت غوث الاعظم
میشنیدند کلامش ہمہ از دور و بعید ۔ چوں بگفتار شدی حضرت غوث الاعظم
وقت گفتار ہمہ خلق شدندی خاموش ۔ آں قدر بود ہیبت حضرت غوث الاعظم
منتش بود بامرش ہمہ کس از رہ شوق ۔ حبذا شاہ جہاں حضرت غوث الاعظم
اولیا بندۂ درگاہ وے انداز رہ شوق ۔ خواجۂ جملہ ولی حضرت غوث الاعظم
نام تو چوں بپیر دانش نوشتند لئہ فخر ۔ شکر کن شیخ تو شد حضرت غوث الاعظم

Marfat.com

الحمد للہ ثم الحمد للہ چوں بعد حصول فراغ از تحصیل علوم از لکھنؤ
بفقیر خانہ رسیدم بعد یک سال یا کم و نباید ازاں در خاندان عالیشان
سید السادات منبع البرکات مصدر فیوضات گزیدہ اوقات سراپا خلق و
احسنات تارک دنیا، دوں با ہمہ و ازہمہ بروں صاحب کشف و کرامات
آیۃ اللہ من الآیات سیدنا و مرشدنا سید محمد عاشق النقوی النقشبندی
الکروی اعلی اللہ درجاتہ فی اعلی علیین شادی کتخدائے فقیر گردید
و محبت حضرت ایشاں میسر شد آں را فوز عظیم انگاشتم چہ اکثر
بتوجہات حضرت شاں بمقصود دلی خود رسیدند واز محمل مراد خودہا برچیدند
فقیر را نیز ہوائے حصول نعمت خاندان علیہ نقشبندیہ مجددیہ در سر افتاد
چونکہ گستاخ خدمت با فیض و برکت حضرت ایشاں بودم بے تکلف
راز نہفتہ را بحضور شاں کشف کردہ طالب بیعت از اوشاں شدم بالفور
ارشاد شد کہ در خاندان عالیہ قادریہ دست اندازی کردن نمی توانم بجرد
اصغاء، ایں معنی ملالتی رو داد چونکہ با فقیر نظر عنایت بدرجہ نہایت
میداشتند ملالت و دلگیریم را نہ پسندیدہ مراقب شدند ساعتی نگذشتہ
بود کہ مارا بحضور خود طلبیدہ ارشاد فرمودند کہ پیش من باید نشست
ہم چناں کردم بیک توجہ آئینہ خاطرم را از زنگ ماسوا پاک و صاف
ساختند لطائف ستہ در عرصہ قلیل بنور ذکر منور گردید و از صفائی
قلب و لمعان باطن نوبت بسلطان الذکر رسید الحمد للہ علی ذالک
من بعد ارشاد فرمودند کہ قدرے کثرت ذکر خفی کہ معمول خاندان علیہ

Marfat.com

نقشبندیہ است خواہند کرد منازل علیا ہم چو ولایت صغریٰ و ولایت کبریٰ و ولایت علیاً و مقامات اولوالعزم و حقیقت صلوٰۃ و کعبہ وغیر ذلک بر تو منکشف خواہد شد الحق ہم چنانکہ ارشاد فرمودہ بودند حالا آنرا بچشم دل مشاہدہ میکنم و میگویم ؎

اے خدا قربان احسانت شوم　　این چہ احسانست قربانت شوم

و شکر ایں نعمت علیا و موہبتِ کبریٰ کہ بتصدق حضرات نقشبندیہ و حضرت ایشاں نصیب من گردید عشر عشیر آں بجا آوردن نمیتوانم ؎

نقشبند عجب قافلہ سالارانند　　کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را
وجہ و گردنِ خود را از بار منت　　حضرت ایشاں برا شتن کے توانم
من کہ بر سر نیاورم بدکون　　گردنم زیر بار منت اوست
شیخ دیں کرد بندۂ احساں　　الغم روضۂ قبر باشدش شاداب
نسبت کو رسیدہ از شیخم　　سر بہ بالا کشید ہمچو طناب

غرضکہ قریب بست سال بخدمت بابرکت حضرت ایشاں بہرہ اندوز سعادت شدم و اکثر از نور باطن و توجہات آں یگانۂ روزگار ظاہر و باطن خود را منور بیساختم و جناب ممدوح ہم از قدوم میمنت لزوم ما را اکثر مشرف میفرمودند و کلبۂ احزان ما را رشک افزائے جہاں نجہانیاں میکردند و در توجہات حضرت ایشاں تاثیری بود کہ در توجہات دیگراں نمی یافتم شیخ سدو کہ عرف سدو میاں ساکن شہر کڑا کہ برائے اکتساب علم دہلی تشریف فرما شدند و بعد چندی خدمت بابرکت حضرت شاہ احمد سعید مجددی قدس سرہ العزیز مشرف شدہ بردست حضرت موصوف خاندان مجددیہ بیعت کردند و مدتے بخدمت ایشاں قیام کردند بجز ذکر

Marfat.com

قلبی بدیگر مقام نرسیدند چون باز آمدند و حال محرومی خود پیش حضرت ایشان بیان کردند ارشاد شد که اگر چندی نزد من نشینید البتہ ہمہ مقامات از عنایات الہی طے خواہند شد ایشان تکمیل حکم کردند آخر بمطلب خود رسیدند و در سنہ دوازدہ صد و ہفتاد و شش از ہجرت نبویہ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام از بار عنصری سبکدوش شدند انا للہ و انا الیہ راجعون حالاتی شگرف میداشتند و در صبر و توکل و غیرت راسخ القدم بودند جائداد حضرت ایشان بسیار قلیل بود مگر عنایات الہی آں قدر شامل حال حضرت ایشان بود کہ گاہے بدانست فقیر نوبت فاقہ نرسیدہ و اکثر گوشت و نان می خوردند و مسافر دوست و غریب نواز بودند و از ضیافت مسکیناں بسیار سرور و حبور می فرمودند و در کشف قبور ید طولی می داشتند میفرمودند کہ حصول ایں معنی ببرکت حضرت شیخ الشیخ من است یعنی مولانا مولوی مراد اللہ تھانیسری است زیرا کہ بسیار کفش برداری حضرت ایشاں کردہ بودم و بر حال زارم آں قدر عنایت میفرمودند کہ بیانش منجر بطوالت است و اکثر حضوری ام بحضرت ایشاں در شہر لکھنؤ در ایام رسالہ داری عبداللہ خاں قندہاری است میفرمودند کہ ہرچہ یافتہ ام از حضرت ایشاں یافتم می فرمودند کہ اول قصد بیعت از حضرت ایشاں میداشتم روزے عرض کردم فرمودند کہ زمان وصال من قریب ست اگر ظہور ایں معنی بردست مولوی ابوالحسن صاحب کہ اجل خلیفہ من اند بظہور

Marfat.com

آید خالی از فوائد نخواہد بود بلکہ حصول کیفیت چند سالہ من باکیفیت جدیدہ
مولوی صاحب ممدوح رنگے دیگر پیدا خواہد کرد حسب الارشاد ہمچنان
کردم و مدتے از برکات مولانا و مرشدنا مولوی ابوالحسن صاحب
قدس سرہ العزیز نصیر آبادی بہرہ ور شدم مستفید بودند وقتیکہ حضرت
شیخ الشیخ وصال یافتند بمجرد دفن شریف بر قبر شریف بتعلیم تمام
مراقب نشستم ناگاہ حضرت ایشان را بچشم دل با حسن صور مشاہدہ
کردم و ازاں روز کشف قبور بفقیر نصیب کردند ایں است کیفیت
بیعت فقیر۔ بسبب تدریس طلبہ علوم و طبابت و دیگر مشاغل
و ضروریات خانہ داری فرصت۔ تصانیف نیافتم مگر دریں عدیم الفرصتی
چند رسائل در اجوبہ علماء معاصر خود نوشتہ ام و بعض رسائل ابتدار
تالیف یافتہ۔ ازانجملہ رسالہ است مسمی بتفرقۃ السنۃ والبدعۃ
ازانجملہ رسالہ است مسمی ببرہان فی تعین الزمان لسماع الدعوی
من السلطان بجواب رسالہ مولوی عبدالرحمان مرزا پوری۔ و ازانجملہ
رسالہ است مسمی بقدم العمیق فی ردالتبصرہ الملقب التشقیق بجواب
رسالہ مولوی حافظ رحمت اللہ الہ آبادی ازانجملہ رسالہ است مسمی
تنذیرالبشیر وتبشیر الکافۃ الناس من الصغیر والکبیر فی اثبات المولد المبشر
بجواب رسالہ مولوی محمد بشیر سہسوانی ازانجملہ رسالہ است در مناسک حج
و ازانجملہ رسالہ است در ستر عورت ازانجملہ رسالہ الیست در اثبات
مولد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم بجواب رسالہ مولوی محمد ظاہر بریلوی مرحوم

Marfat.com

ازانجملہ رسالہ ایست بجواب مولوی سیف الدین نبیرہ مولوی محبوب علی دہلوی ازانجملہ رسالہ ایست در عدم تکفیر روافض بجواب رسالہ مولوی محمد فصیح غازی پوری ازانجملہ رسالہ ایست بجواب رسالہ مولوی شاہ محمد ولایتی در رد بعض مسائل فرائض ازانجملہ رسالہ ایست در مولد نبیا صلی اللہ علیہ وسلم بجز این رسالہ در سالہ ستر عورت دیگر رسائل بطبع در نیامدہ وکیفیت اولاد این است کہ در سن پانزدہ سالگی والد ماجد قدس سرہٗ العزیز عقد من کردہ دادند و بعد شش ماہ برائے تحصیل علوم روانہ لکھنؤ شدم بعد انقضائے چند سال اہلیہ من مبتلائے آلام و اسقام شدند و درہمین علالت لا ولد وفات یافتند و بعد از تحصیل علوم چون بفقیر خانہ رسیدم بعد یک سال عقد دیگر کردم کہ ذکرش سابق گذشت از عنایت الہی ہفت دختر و یک فرزند مسمی سید مولوی سیح الدین احمد متولد شدند منجملہ آنہا سہ دختر در حالت طفولیت انتقال یافتند و باقی از عنایت الہی ہمہ بقید حیات اند و دو دختر و بندہ زادہ ام کتخدا شدند و ہم صاحب اولاد اند سلمہم اللہ تعالیٰ و تلامذہ فقیر بسیار اند اما کسانیکہ بکمال ذاتی و مالی رسیدہ اند مولوی فریدالدین احمد وکیل صدر و مولوی رفیع الدین احمد وکیل عدالت شہر لکھنؤ اند ہرچند کہ ہر دو کسان تمام وکمال از فقیر نخواندہ اند اما از تلامذہ فقیر ہم اند و مولوی شیر علی و پسر شان مولوی عبدالغنی ساکن سید سراواں کہ ہر دو وکیل عدالت شہر الہ آباد اند اما پسر شان بکمال علمی نرسیدند اما پدر

Marfat.com

شان تا انتها از فقیر خوانده استعدادی پیدا کرده اند از انجمله از تلامذه من
مولوی حکیم سید مسیح الدین احمد که خلف الرشید فقیر است و سن هیجده سالگی
از تحصیل علوم عقلیه و نقلیه و حکمیه فراغ حاصل ساخته بجائے فقیر درس
و تدریس و مطب میکند و در همه علوم فائق اقران و امثال خود است
و نهایت خوش خلق و حلیم ست و طریقه هم از فقیر گرفته کیفیتی پیدا کرده
است فاما بجهت ضیق فرصت که باعث آن درس و تدریس است فرصت
اکتساب امور باطنیه نمی یابد انشاء الله تعالی بعد زمانے افتخار من و
دیگر صلحا و اتقیا خواهد شد اللهم بارک فی عمره و علمه و فضله و کماله
ازانجمله از تلامذه من بجهت کمال علمی مولوی حاجی عبدالرؤف
قندهاری اند که مطولات هم چون مطول و هدایه و بیضاوی وغیره
ها از فقیر خوانده راهی حرمین شریفین زادهما الله شرفاً و تعظیماً
شدند و بعد فراغت از زیارت امکنهٔ مشرفه داعی اجل را لبیک
اجابت خوانده در جنت المعلا مدفون شدند انا لله وانا الیه راجعون
مرد باکمال و اهل دل بودند و طریقه از شاه عبدالرحمان شاهجهانپوری
خلیفه شاه غلام علی قدس الله سره العزیز گرفته بودند و بعد اخذ طریقه
نزد فقیر رسیده بکمال علمی فائز شدند و ازانجمله از تلامذه فقیر مولوی
محمد مزمل ولایتی و مرشد حضرت شاه سلیمان تونسی اند و مطولات از
من خوانده راهی وطن شدند و ازانجمله از تلامذه فقیر مولوی محمد نذیر
جالندهی اند که مطولات هم چو شرح مواقف وغیره از من خوانده

Marfat.com

روانہ جائش شدند و ازانجملہ تلامذہ فقیر مولوی لطف اللہ لکھنوی اند و در علوم عقلیہ یہ طولی دارند و ازانجملہ از جملہ تلامذہ فقیر مولوی فتح الدین ساکن سید سرانواں اند و سوا ازیں لبسیار اند کہ برتبہ کمال علمی و عملی نرسیدہ اند کہ ذکر شان نمودہ آید و ازانجملہ از اجل تلامذہ و مرید فقیر مولوی حکیم حافظ محمد عبدالسبحان ساکن نارہ اند کہ در علوم عقلیہ و نقلیہ و فن ریاضی از ہم سران خود فایق و تمامی علوم سوا ریاضی از فقیر خواندہ اند و در آخر علم طب ہم از فقیر خواندہ مطب پیش من کردہ روانہ نارہ شدند خواستہ بودند کہ اخذ طریقہ از من کنند مگر چونکہ در خاندان ایشاں اخذ طریقہ از آبا و اجداد مولوی محمد معین الدین صاحب معمول است ازیں جہت آں زماں اتفاق بیعت از فقیر نہ افتادہ من بعد چوں بخانہ رسیدند بعد چندی در عالم رویا مامور بہ بیعت فقیر شدند و صبح آں برخواستہ نزد فقیر افتاں و خیزاں رسیدہ درخواست بیعت نمودند ہرچند ازاں خود را باز داشتم چوں مصر شدند ایشاں را داخل طریقہ کردم واعظ بے بدل اند و در علم حساب و فرائض و سفر و شاعری ہم مہارتے تمام میدارند روزے قصیدہ درشان فقیر تالیف کردہ آوردند ایں است

منزل عالی حضرت را بہ بیں سلے آسماں | در پہ بوسی آستانش رابنہ صد زباں
لطف و خلق و مردمیت جمع شد در سیرتش | وصف او را کہ تواند تا بیارد در بیاں
یاد حاتم رفت از دلہا کہ حاتم گر بودے | حکمت و فضل و کرم آموختی از دیگیاں

Marfat.com

کار او دائم توکل ہم رضا و شکر ہست | یاد حق گردیدہ خلقش در نہان و در عیاں
مرشد کامل برائے گمرہاں او ہست و بس | سید عالی نسب کس دیدہ مثلش در جہاں
یافتہ دین نبی از ذات او تجدید باز | در جنبش نور می تابد خور بر آسماں
شد چو شور فیض او تا ذروۂ چرخ بریں | ابر گریاں شد ز حسرت چرخ گرداں شد بر آں
ہم بفن طب تفوق برد بر لقمان دہم | فخر میسازند از نامش ہمہ پیر و جواں
خیر و برکت را پناہے نیست جز در کار او | رحمت حق میشود نازل برو در ہر زماں
آفتاب چرخ عظمت ماہتاب برج فیض | لذت ایماں ازو گیرید اے صاحبدلاں
دردمندی نہ کہ از درش رفتہ و محروم شد | یک نگاہ لطف او کافی بود داروی آں
نیکی و حلم و مروت ختم شد بر ذات او | آفریں گویند بر حالش تمامی مومناں
حبذا تو اے علوم جاردہ خوش آمدی | بامن و تو نیست جائے جز در والائے آں
در دل ممدوح ما صد گنجہائے علم ہست | مخزن اسرار سبحانی شدہ بیشک ہماں
دست جود او کمند انداختہ در بحر و بر | خلق فیض و فضل او مبسوط شد بر دو جہاں
لب بجنباند مگر وقتیکہ سازد ذکر خیر | جز وے ایں کارش نیابد بیگماں از دیگراں
چوں ادب گفتہ کہ ذکر او بیاید بر زباں | اسم او را اگر بخواہی حرفی از مصراع خواں
یا خدا دارش سلامت با ہزاراں خرمی | تا مزین چرخ را از انجم ست و خاک اندماں
از درش داعی رجا دارد بصدہا التجا | کہ بچشم لطف او منظور باشد جاوداں

وسوا ازیں تلامذۂ راقم بسیار اند مگر چونکہ منظور ذکر حال آں کسانست کہ بکمال علمی یا مالی رسیدہ باشند لہذا برہمیں قدر اکتفا نمودہ شد کیفیت مریداں ایں است کہ بعد خرقہ و عصا و تسبیح وغیرہ از حضرت شیخ

Marfat.com

قدس سرہٗ العزیز مجاز بہ اخذ بیعت از طالبین شدم ہرچند کہ در خود چنداں لیاقت نمی یافتم فاما ادب الشیخ قدس سرہٗ اخذ بیعت شریف ہم نمودم چنانچہ تا ازیں زماں دریں شہر از مریدان من بسیار اند و در شہر کلکتہ و در شہر مرزا پور و شہر بنارس و شہر کانپور و ہم در شہر بانس بریلی و دریں جوار بدگڈھ و شیخ پور چندہا و غیر ذالک ہم موجود مگر کسانیکہ علم و عمل دارند چند کسانیند ازانجملہ مولوی حکیم سید مسیح الدین احمد خلف الرشید فقیر اند ازانجملہ از تلامذہ و اجل مریداں و خلیفہ من سید شاہ مولوی محمد عباس کہ اخی عزیز راقم الحروف اند و مدتہا پیش فقیر نشستہ از کمالات طریقۂ مجددیہ و قادریہ بہرہ وافر اندوختہ رتبہ ہدایت و ارشاد پیدا کردہ اند اللہم بارک فی عمرہ و رزقہ و ارشادہ و ہدایتہ و مولوی حاجی سید محمد عبدالقادر کہ از اولاد عمہ من اند و ہم خویش برادر اکبر فقیر در صبر و توکل قدمی راسخ دارند و بمقامات عالیہ رسیدہ اند اللہم ثبت قدمی و قدمہ علی صراط المستقیم و ازانجملہ از اجل خلیفہ و مریدان فقیر کہ بخلافت ایشاں فقیر را افتخار ایست حافظ محمد عباس علی خاں صاحب ساکن شہر امروہہ اند کہ مدتے بخدمت فقیر ماندہ از فیوض ظاہریہ و باطنیہ بہرہ وافر برداشتہ و در طریقہ نقشبندیہ مجددیہ و قادریہ نسبت خود بکمال رسانیدہ از وجدان بمرتبہ مشاہدہ و عیاں رسیدہ اند و خلق کثیر در امروہہ و اطراف آں بر دست ایشاں توبہ نصوح کردہ صاحب ہدایت شدند و از ہدایت بہ نہایت رسیدند اللہم بارک

Marfat.com

فی عمرہٖ دہدایتہ وکمالہ وازانجلہ از اجل مریدان من سید علی مظفر خاں صاحب معافیدار شہر امروہہ اند و معافی ایشاں اغلبیکہ کم از کم پنجاہ ہزار نباشد واز اولاد حضرت شاہ ولایت امروہوی اند و مشہور لسادات ہنڈیہ و وجہ تسمیہ اش اینکہ چوں صاحبزادۂ حضرت شاہ ولایت جہت تحصیل علوم باجازت والد ماجد خود بشہر دہلی رونق افروز شدہ بجائے مقیم شدند و طعام وقتین برائے ایشاں از جائے مقرر گردید ہرچند کہ اینقدر آذوقہ برائے ایشاں کافی بود فاما طالب علمی کہ ہمراہ ایشاں بود در غیبت ایشاں ہمہ میخورد و ایشاں گرسنہ می ماندند ناچار شدہ بطالب العلم فرمودند کہ مناسب ایں است کہ طعام وقتین بر ذات خود و بر تو تقسیم نمایم پس یک وقت خود می خوردند و یک وقت بطالب العلم عطا می فرمودند لیکن ایں تقسیم ہم بروگراں آمد آنرا نہ پسندیدہ ہچو عادت قدیمہ خود طعام ہر دو وقت پاک می خورد روزی حضرت ایشاں نہایت گرسنہ شدند و طالب العلم مذکور در مجلس ایشاں حاضر بود بطرف او خطاب فرمودہ ارشاد کردند کہ شیر پدرمن بیا و ایں را بخور بمجرد ارشاد ایشاں شیری پیدا شد و آنرا طعمہ خود ساخت بظہور ایں کرامت شہرت کمالات حضرت ایشاں بشہر دہلی بلند شد حتی کہ دختر سلطان وقت مفتون حضرت ایشاں شدہ در ہم چشماں خود تذکرہ عقد خویش بمیان آورد حتی کہ شدہ شدہ ایں خبر بگوش سلطان وقت رسید ہرچند بوعظ و پند کوشید مگر آتش محبت و عشق در کانون سینہ اش زاید ازاں بجوشید آخر

Marfat.com

شاه وقت عقدش بصاحبزاده حضرت شاه ولایت بر بست بعد چندی نطفه
قرار یافت پس بر وقوع این واقعه بحضرت شاه ولایت پدر بزرگوار ایشاں رسید
فرمودند که فرزند من افشار راز نهفته من کرد همون وقت در حق ایشاں
بدعا کردند همو نوقت جاں بجان آفریں سپرد و از بار عنصری سبکدوش گردید
بعد ازاں دختر سلطان عریضه بخدمت حضرت ایشاں نوشت و درخواست
حضوری خود کرد چوں اجازت یافت بجاه وحشم خود را قریب امروهه
رسانیده باز استفسار حضوری خود با جاه وحشم نمود چوں اجازت نشد
ناچار خود را جریده در پالکی نشسته بحضور حضرت ایشاں رسانید بعد چندی
وضع حمل کرد چوں خلقتش باتمام نرسیده بود بلکه مضغهٔ گوشت بود بظهور
ایں معنی نهایت سوز و بکا کرد حضرت را بر بکایش ترحم آمد فرمودند
که ایں را در ظرفی گلی نهاده تا چهل روز در جائے گذارند هم چناں
کردند بعد مضی مدت مذکوره آوازی ازاں مضغه هم چو آواز کودکاں
که عند الولادت می شود بلند گردید چوں بر آورند کودکی حسین متناسب
الاعضا بود آخر بسن شباب رسید بعد عقد نکاح نوبت توالد و تناسل
رسید ازنسل شاں سید علی مظفر خاں صاحب اند و ازانجمله از مریدان
فقیر حافظ سراج الدین و پسران شیخ وهاج الدین بنارسی که از اولاد امجاد
حضرت شیخ عبدالحق توسوی قدس سرهٔ العزیز اند هرچند که هنوز بکمالی رسیده
اند مگر امید قویست که بطفیل جد بزرگوار سیما بطفیل حضرت غوث پاک و حضرت
خواجه بهاء الدین نقشبندی برتبهٔ عالیه سلوک فایز شوند و ازانجمله از

Marfat.com

مریدان من شیخ عبدالقوی فرزند ارجمند حکیم عبدالغفور ساکن تاره اند کہ از عنایت الہی مقامات ستہ راطے کردہ برتبہ سلطان الذکر رسیدہ اند اغلبیکہ مقامات علیہ را ہم طی کردہ براد رسند اللہم بارک فی عمرہ ورزقہ وکمالہ بمنہ وکرمنہ و ازانجملہ از مریدان من عبدالرحمان خان صاحب برادر زادہ خالائی غازی الدین حسین خان صاحب تحصیلدار شہر الہ آباد پرگنہ چایل اند و روزانہ نزد فقیر حاضر شدہ توجہات میگیرنہ و قریب بسلطان الذکر رسیدہ اند اغلبیکہ عنقریب بعنایت الہی براد خود فائز شوند و علاوہ ازین مریدان فقیر بسیار اند ذکر ہریک منجر بطوالت تذکرہ ہذا است حسب الارشاد گرامی برین قدر اکتفا نمودم ولیکن خذا آخر ما بدأت من المقال بعون الملک المتعال وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ واصحبہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا تم تم تم۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

تصحیح اغلاط (شاہ محمد زماں اور ان کا دائرہ)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	بسم اللہ الرحمٰن حسبیم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	۵	۱۲	خیحلہ	حیحلہ
۱	۲	مُسْلِمًا	مُسَلِّمًا	۵	۱۷	تبنکبیر	تکبیر
۲	۴	بتحانسا	بتخانہا	۶	۸	از ز	ازیں جہت
۲	۱۴	کنا پندہ	کنایندہ	۶	۹	ینجہت	
۲	۱۶	صخرہ	حجرہ	۶	۱۲	برحصہ	[illegible]
۳	۹	مگر	مگیر	۹	۳	ماسدان	حاسدان
۳	۱۰	باشد	ماند	۹	۴	ثلمت	ثلمث
۳	۱۳	مزغان	مرغان	۹	۵	مطاع	مطلع
۴	۹	میرمضی	یرمضی	۱۱	۳	اجلہ	اجل
۴	۱۱	و	×	۱۱	۴	ازرقنا	ارزقنا
۴	۱۴	فی	فیئ	۱۱	۵	حسبیہ	حبیبہ
۵	۶	موئد	مؤید	۱۱	۱۸	الینادالی ردس	علینا دلی ردس

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲	۵	راچِہ	رائحہ
۱۴	۵	برنگجے	برنگے
۱۴	۷	کر	کبر
۱۴	۱۶	خطے	حظے
۱۵	۱۲	قشعہ	قشقہ
۱۷	حاشیہ	حال	خال
۱۸	۹	وایشان	از حضرت بوعلی و ایشان از حضرت بوالفرح مردانہ طوسی و ایشان
۱۸	۱۳	وایشان	از حضرت امام جعفر صادق و ایشان از حضرت امام محمد باقر و ایشان
۱۹	۱	صوبہ بنگال	طرفدار صوبہ بنگال
۱۹	۵	محلی	محلہ
۱۹	۷	دوزی	روزی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۸	بحمر	مخمر
۱۹	۱۰	اکثیر	اکسیر
۱۹	۱۱	"	"
۱۹	۱۵	احذان	اُخذِ آن
۱۹	۱۷	اکثیری	اکسیری
۲۰	۶	کائیست	کافیست
۲۰	۱۹	آہالی	اہالی
۲۱	۵	تخت بالا	تحت و بالا
۲۱	۵	بیشہ	نیمہ
۲۱	۷	بعد	زود
۲۱	۷	رئیسہ	رئیسہ کردند
۲۲	۱۶	برداستند	برداشتند
۲۳	۱	حوب	خوب
۲۶	۷	ستتة	ستة
۲۶	۱۸	سوال	شوال

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶	۱۹	سوم	صوم	۳۲	۱	لیگ	لنگ
۲۷	۹	استفرا	استقراء	۳۲	۲	میخر	میخیز
۲۸	۱۰	افاۃ	آفات	۳۲	۳	سکوک	شکوک
۲۹	۳	وظائف	ووظائف	۳۲	۱۴	دیلوال	دیوان خانہ
۲۹	۱۶	نقوی شعار	تقوی شعار	۳۳	۱۳	بادشاہ	بادشاہِ زمانہ
۳۰	۳	ڈیبہ	دیہہ	۳۳	۱۴	جمش	جسمش
۳۰	۴	سلیم	حلیم	۳۳	۱۶	شادان	[illegible]
۳۰	۱۹	سخنان	سخنانِ	۳۴	۱۰	انیس	[illegible]

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۲	مردو	برور	۱۱	۷	نقشبند	نقشبندیہ
۳	۶	دردی	دزدی	۱۱	۱۲		
۴	۱	نکرار	تکرار	۱۳	۱۶	المولد	مولد
۴	۱۰	مدفق	مدقق	۱۵	۱۰	وغیرہ	وغیرھا
۴	۱۲	المشہود	المشہور	۱۵	۱۱	ہا	×
۵	۵	سہۃ	سہہ	۱۵	۱۷	ٹولی	تونسی
۶	۵	تبمنا	تیمنا	۱۶	۱۷	زدبان	نردبان
۶	۱۱	متقنے	منتنی	۱۷	۳	جنبش	جبینش
۷	۲	متنزلین	منتزلین	۱۷	۴	ذرروزہ	ذروۃ
۷	۲	بافئین	باقین	۲۰	۱۶	سان	شان
۷	۱۶	الیستا	ایستادہ	۲۱	۴	کرنہ	کرہہ
۹	۱۹	بمرردانش	بمُریدانش	۲۱	۱۰	اصحبہ	اصحابہ
۱۰	۹	یز	نیز	-	-	-	-

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com